

شیر علی

دیوبند

نویسنده: مولانا مفتی محمد ظفیر الدین "مفتاحی"

مترجم: بسم اللہ "یادگار" بلخی



الله أكبر
الحمد لله
والصلاة والسلام
على رسول الله
آله وصحبه
وآلِه
الطاهرين
السلام



شاسامه

مشاهیر علماء دیوبند

مولانا مفتی محمد ظفیر الدین «مفتاحی»

مؤلف

بسم الله «یادگار» بلخی

مترجم

مهد فرهنگ

مرکز چاپ

انجینیر نور احمد «یادگار»

حروف چینی

وزیریں ، ۱۰۰۰ نسخہ

قطعہ و تیراژ

چاپ اول

نوبت چاپ

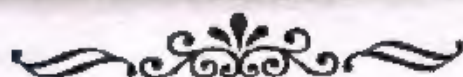
تابستان، ۱۳۹۹ هجری شمسی

سال چاپ

انتشارات امام مسلم

ناشر

حق چاپ و نشر محفوظ است!



فہرست

- مقدمہ ی مترجم..... ۱
- مقدمہ ی مؤلف..... ۱
- (۱) سند المحدثین حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۱
- (۲) قطب الإرشاد فقیہ امت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ..... ۶
- (۳) حضرت مولانا ذوالفقار علی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ..... ۱۱
- (۴) حضرت مولانا فضل الرحمن عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ..... ۱۳
- (۵) حضرت حاجی سید محمد عابد دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ..... ۱۵
- (۶) حضرت مولانا رفیع الدین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ..... ۱۸
- (۷) استاذ العلماء حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۲۰
- (۸) حضرت مولانا ملا محمد محمود دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ..... ۲۳
- (۹) حضرت مولانا میر باز خان تھانوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۲۴
- (۱۰) حضرت مولانا فتح محمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۲۶
- (۱۱) حضرت مولانا عبد الحق پور قاضوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۲۷
- (۱۲) حضرت مولانا عبداللہ انصاری الہیوئی رحمۃ اللہ علیہ..... ۲۸

- (۱۳) حضرت مولانا محمد مراد فاروقی مفتقر لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۳۰
- (۱۴) شیخ الحدیث حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ..... ۳۲
- (۱۵) حضرت مولانا حبیب احمد محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ..... ۳۶
- (۱۶) حضرت مولانا قاضی عیسیٰ الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ..... ۴۰
- (۱۷) حضرت مولانا قحرا الحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ..... ۴۱
- (۱۸) حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ..... ۴۳
- (۱۹) حضرت مولانا مفتی محمد صدیق انتہوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۴۵
- (۲۰) حضرت مولانا عبدالعلی مروتی رحمۃ اللہ علیہ..... ۴۶
- (۲۱) عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ..... ۴۸
- (۲۲) حضرت مولانا منصور علی خان مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۲
- (۲۳) حضرت مولانا حکیم رحیم اللہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۳
- (۲۴) حضرت مولانا حکیم محمد حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۴
- (۲۵) شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالرحمن امروہی رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۵
- (۲۶) حضرت مولانا حکیم جمال الدین لکھنوی ثم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۷
- (۲۷) حضرت مولانا حکیم عبدالوہاب بخاری ہزاری رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۸

- (۲۸) حضرت مولانا حافظ محمد احمد قاسمی مہتمم دارالعلوم رحمۃ اللہ علیہ..... ۵۹
- (۲۹) حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ..... ۶۱
- (۳۰) حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۶۳
- (۳۱) حضرت مولانا غلام رسول ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ..... ۶۴
- (۳۲) حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ..... ۶۷
- (۳۳) حضرت مولانا محمد یاسین سرہندی رحمۃ اللہ علیہ ثم بریلوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۶۹
- (۳۴) مجاہد جلیل حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ..... ۷۱
- (۳۵) حضرت مولانا گل محمد خان بجنوری رحمۃ اللہ علیہ ثم دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ..... ۷۴
- (۳۶) حضرت مولانا محمد اسحاق کٹھوری رحمۃ اللہ علیہ..... ۷۵
- (۳۷) حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ..... ۷۷
- (۳۸) حضرت مولانا شاہ وارث حسن کورہ جہان آبادی رحمۃ اللہ علیہ..... ۸۰
- (۳۹) حضرت مولانا امین الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۸۱
- (۴۰) حضرت مولانا محمد صادق کراچوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۸۳
- (۴۱) مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ..... ۸۴
- (۴۲) محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ..... ۸۷

- (۴۳) حضرت مولانا ماحد علی جوتپوری رحمۃ اللہ علیہ ۹۱
- (۴۴) حضرت مولانا سید احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۹۲
- (۴۵) شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ۹۳
- (۴۶) حضرت مولانا کریم بخش منہلی رحمۃ اللہ علیہ ۹۶
- (۴۷) حضرت مولانا عبدالسمیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ۹۷
- (۴۸) حضرت مولانا محمد سہول بھاگلپوری رحمۃ اللہ علیہ ۹۹
- (۴۹) حضرت مولانا احمد منوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۰
- (۵۰) حضرت مولانا سید میا اصغر حسین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۱
- (۵۱) حضرت مولانا عبدالاحد جالوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۳
- (۵۲) مجاہد کبیر حضرت مولانا محمد میا منصور انصاری ابیتھوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۴
- (۵۳) شیخ الادب والفقہ حضرت مولانا اعزاز علی امروہوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۶
- (۵۴) حضرت مولانا احمد بزرگ صاحب سورتی رحمۃ اللہ علیہ ۱۰۸
- (۵۵) حضرت مولانا عبدالوہاب درہنگوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۰
- (۵۶) حضرت مولانا رسول خان ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۲
- (۵۷) شیخ الاسلام حضرت مولانا شہراحد عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۳

- (۵۸) رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۶
- (۵۹) حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۱۸
- (۶۰) شیخ الحدیث مولانا سید فخرالدین احمد مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۰
- (۶۱) حضرت مولانا شایق احمد عثمانی بھاگلپوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۳
- (۶۲) حضرت مولانا مفتی سید مہدی حسن شاہ جہانپوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۵
- (۶۳) حضرت مولانا مبارک حسین منہلی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۷
- (۶۴) حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالعلی رائی بریلی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۸
- (۶۵) حضرت مولانا محمد زکریا محمودی رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹
- (۶۶) حضرت مولانا شبیر علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۰
- (۶۷) حضرت مولانا مفتی ریاض الدین افضل گمرھی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۱
- (۶۸) حضرت مولانا عبدالحفیظ علوی درہنگوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۲
- (۶۹) حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم مظفر نگری رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۳
- (۷۰) حضرت مولانا احسان اللہ خان تاجور نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۴
- (۷۱) حضرت مولانا مفتی عبدالحفیظ سیدھولی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۵
- (۷۲) حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۶

- (۷۳) حضرت مولانا عبدالرحیم درہنگوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۸
- (۷۴) حضرت مولانا عبدالرحمن کیمیل پوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۹
- (۷۵) مُصلح الأمت حضرت مولانا شاہ وصی اللہ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۱
- (۷۶) مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۳
- (۷۷) حضرت مولانا مفتی اسماعیل بسم اللہ گجراتی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۵
- (۷۸) حضرت مولانا شکر اللہ مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۶
- (۷۹) حضرت مولانا محمد ادیس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۷
- (۸۰) حضرت مولانا مفتی محمود احمد نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۴۹
- (۸۱) حضرت مولانا ظہور احمد دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۰
- (۸۲) حضرت مولانا حبیب الرحمن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۱
- (۸۳) حضرت مولانا اظہر علی سلہتی بنگالی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۲
- (۸۴) حضرت مولانا بدر عالم مرقی لم للدنئی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۳
- (۸۵) حضرت مولانا محمد حلیل علوی کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۵
- (۸۶) میر واعظ حضرت مولانا محمد یوسف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۷
- (۸۷) حضرت مولانا سید میا اختر حسین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ ۱۵۸

- (۸۸) مجاهد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوهاروی رحمته ۱۵۹
- (۸۹) حضرت مولانا محمد عثمان درهنگوی رحمته ۱۶۱
- (۹۰) سیدالملت حضرت مولانا سید محمد میا دیوبندی رحمته ۱۶۲
- (۹۱) حضرت مولانا محمد بن موسی افریقی رحمته ۱۶۴
- (۹۲) حضرت مولانا اسلام الحق کویاگنجی رحمته ۱۶۶
- (۹۳) حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمته ۱۶۸
- (۹۴) حضرت مولانا سید حسن دیوبندی رحمته ۱۷۰
- (۹۵) حضرت مولانا عبدالاحد دیوبندی رحمته ۱۷۱
- (۹۶) حضرت مولانا محمد شریف حسن دیوبندی رحمته ۱۷۳
- (۹۷) حضرت مولانا شیخ محمد اعظمی رحمته ۱۷۴
- مختصری زندگانی مولانا ظفر الدین رحمته از رشیدی قلم یادگار بلخی ۱۷۵
- نام کتاب‌ها به خاطر مطالعهی بیشتر زندگانی علمای دیوبند ۱۸۰

مَشَاهِيرُ عُلَمَاءِ دَارِالْعُلُومِ دِیُوبَنْدِ

تألیف مولانا مفتی محمد ظفیر الدین «مفتاحی»

مُرتَّب فتاوی دارالعلوم دیوبند

مترجم: بِسْمِ اللّٰهِ «یادگار» بلخی

مقدمه‌ی مترجم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَافْضَلُ الصَّلَاةِ وَاتَمُّ التَّسْلِيمِ عَلَى سَيِّدِنَا وَسُنْدَنَا وَنَبِيِّ الْمُرْسَلِينَ
وَحَاجِّ النَّبِيِّنِ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَكْرَمِ الْبَشَرِ وَعَلَى خُلَفَائِهِ الرَّاشِدِينَ الْمُهَدِّدِينَ وَعَلَى ذُرِّيَّتِهِ
وَأَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ وَسَائِرِ أَصْحَابِهِ الْمَرْضِيِّينَ وَأَوْلِيَائِهِ، وَعَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ إِلَى
يَوْمِ الدِّينِ أَمَّا بَعْدُ:

هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد به عشق

ثبت است در جریده‌ی عالم دوام ما

هنگامی که صفحات تاریخ را برمی گردانیم، می بینیم که الله تبارک و تعالی در ادوار
مختلف زندگانی بشر در روی زمین، از میان انسان‌ها، بندگان مخلص خود را به خاطر
اعلای کلمه الله و نجات بشریت از گمراهی و ضلالت و دعوت آن‌ها به سوی توحید برگزیده
و آنان با تمسک به فرامین الهی برای از بین بردن کُفر، شرک و بدعات سعی و تلاش نموده
و برای روشنی اذهان مردم از هیچ چیزی دریغ نورزیدند.

سفیران الهی در گام نخست در میان بشر، انبیای عظام بودند. این فرستاده‌گان
خداوند حکیم، مطابق فرامین خداوند متعال برای خیر و فلاح انسان‌ها، قانون آسمانی را در
سرزمین الهی مرعی‌الاجراء نموده و از وظیفه‌ی بس مهم و عظیم، فائق بدر آمدند. پس از
پیامبران این وظیفه مستقیماً به دوش علماء و اولیای خدا قرار گرفت؛ و آن‌ها نیز مطابق
به فرمان الله جل مجده و ارشادات انبیای کرام، برای بیداری مردم و دعوت آن‌ها به سوی
صراط‌المستقیم، جدوجهد نموده و رضای خداوند را کسب نمودند که الله متعال، از همه‌ی
آن‌ها راضی گردد.

در صفحات تاریخ می‌خوانیم که بسیاری از مصلحان، مجاهدین و علمای برجسته جان‌های شیرین خود را در راه احیاء و تجدد دین الهی از دست داده و جام شهادت نوشیدند؛ و چه‌بسا از آن‌ها که تمام خطرات را به جان خریده و از آرامش و سکون خود گذشتند؛ و با طوفان حوادث اجتماعی و سیاسی عصر خود مبارزه کردند و خواستند تا مسلمانان برای همیشه سعادت دارین داشته باشند.

همانا در قرن هفتم هجری قمری، زمانی که در سرزمین هندوستان کفر و ضلالت به اوج خود رسیده بود، در این هنگام بهترین و مخلص‌ترین بندهی خدای متعال، حضرت رئیس الأتقیاء، شیخ الاسلام والمسلمین، امام الأولیاء الکاملین، مُعین المِلَّة و الدِّین، سلطان‌الهند شیخ‌المشایخ مُعین‌الدِّین چشتی اجمیری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ به مشیت الهی بدان جا رفته و این محبوب خدا، به‌مجرد رسیدن به هندوستان، به دعوت دین حق و توحید شروع نموده و مردم آن سرزمین دسته، دسته و گروه، گروه به‌سوی حضرت شیخ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ شتافتند و به روایت تاریخ، صدها هزار نفر به دست حضرت شیخ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ مسلمان گردیده و عقاید کُفری و شرکی آنان جای خود را به توحید و یگانه‌گی خدا تبدیل کرد و در قرون بعدی نیز بندگان مخلص خدای متعال این خدمات را انجام دادند.

تقریباً اضافه‌تر از یک و نیم قرن پیش از امروز، در شبه‌قاره‌ی هند باز هم شرک، بدعات، رسومات، استثمار اجانب و غلبه‌ی فرهنگ‌های بی‌هوده غرب و ادیان دیگر؛ و جهل و بی‌علمی دامن‌گیر مسلمانان شده و تقریباً علوم اسلامی از هندوستان رختِ سفر بسته بود، چنانچه مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ در مقدمه‌ی امداد المقتنین نگاشته‌اند: «مشهور این است که: در آن زمان (در منطقه‌ی دیوبند) اگر در چاه جانوری می‌افتید، کسی با این قدر

علم وجود نداشت که طریقه‌ی پاک کردن چاه را بیان می‌کرد. از این‌رو مردم به شهرهای دیگری سفر کرده و مسائل را دریافت می‌نمودند».

اما رحمت حضرت باری تبارک و تعالی شامل حال آنان گردیده و بهترین فرزندان دلیر، دلسوز، حق آگاه اسلام عزیز با تدبیر عالمانه و بُنیادی برای بیداری‌شان شروع به فعالیت نموده و در روز پنجشنبه یازدهم محرم الحرام سال ۱۲۸۳ هجری قمری در قصبه‌ی دیوبند، مدرسه‌ی توسط حضرات قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی، قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا ذوالفقار علی، مولانا فضل الرحمن عثمانی، حاجی سید عابد حسین و دیگر اساتید و احباب شان رحمہم اللہ به نام دیوبند بنا گردید.

در ابتدا نه عمارتی بود و نه پشتیبان مالی، نه ملازمی بود و نه امکانات دیگر. خلاصه هیچ چیزی وجود نداشت و صرف یک استاد محمود (مولانا ملا محمد محمود صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ) با یک شاگرد محمود (شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ) به داخل مسجد چھت، در زیر سایه یک درخت انار با خاموشی نشسته و دروس را با سادگی ولی معلو از اخلاص، جذب درون؛ و با عشق و محبت الہی شروع نمودند که بعدها با سعی و تلاش شبانہ روزی آنان، دارالعلوم دیوبند به یک مرکز علمی، دینی و سیاسی مبدل شد؛ و آوازی این مدرسه بہ زودی در اکثر نقاط جهان از جمله: افغانستان، ایران، سمرقند، بخارا، برما، اندونیزیا، ترکیہ و افریقا طنین افکند و طالبان و شایقان علوم گروہ، گروہ از ہر گوشتہ و کنار برای برطرف نمودن عطش علمی‌شان بہ آنجا شتافتہ و دل و دماغ خویش را با نور ایمان و تہذیب اسلامی منور گردانیدند؛ و با تأسیس این مدرسہ، قصبہ‌ی عادی دیوبند بہ یکی از مناطق نامی جهان مبدل گردید و دیری نیاید کہ پرورده‌گان و فیض یافتہ‌گان این

مدرسه به‌زودی در نانوته، جهنجهانه، کاندھله، رأی پور، گنگوه، میرتھ، مدارس، ندوه، دهلی، کراچی، لاهور و غیره بلاد اسلامی، غلم دین را به اهتزاز درآورده و با تعلیم و تدریس، جهاد و تبلیغ، تقریر و تحریر، خطبات و ملفوظات رهنمای اُمت مسلمہ گردیدند.

یک چراغ است درین بزم که از پرتو آن

هر کجـا می‌نگرم انجمنی ساخته‌اند

این مدرسه بر مبنای فقه حنفی شروع به فعالیت نموده و مشکلات مردم را در پرتو فقه حنفی رفع می‌نمودند؛ و از خدمات درخور توجه حضرات علمای دیوبند یکی هم این است که: مدرسین این مدرسه، علوم شریعت و طریقت را با هم یکجا نموده و در بارور شدن آن، سعی بلیغ نمودند. اگرچند حضرات علمای دیوبند به هر چهار طریقه‌ی تصوف ارادت داشتند، ولی اکثراً به طریقه‌ی چشتیه شریف بودند.

حضرات علمای دیوبند در میدان تصنیف و تألیف در موضوعات همچون: ترجمه، تفسیر، علوم قرآنی، شروح احادیث، علوم حدیث، عقاید، فقه، فتاوا، سیرت، تصوف، ردّ فتنه‌ها، اصلاح و تزکیه، چنان خدماتی را انجام داده‌اند که معرفی آثارشان ایجاب چند جلد کتاب ضخیم را می‌نماید؛ و در واقع شاهکارهای علمی‌شان بهترین سرمایه جهان اسلام است که از آن جمله:

❖ ترجمۃ القرآن مع فوائد تفسیریة، تکملة فوائد شیخ‌الہند، تفسیر بیان القرآن،

فتح المنان فی تفسیر القرآن، معارف القرآن و غیره ...

❖ النفع النذی، العرف النذی، لامع الذراری، الکوکب الذری، المعلق المحمود.

بذل المنجهد، فتح الملهم، فضل الباری، فیض الباری، انور الباری و غیره ..

❖ نشر الطیب، ماهتاب عرب، خاتم الانبیاء، بلاغ المبین، رسول کریم ﷺ، حسان

نبویه، بجلالت مدینه، النبی لخاتم، اخلاق النبی ﷺ، مسک الحتام و غیره ...

❖ احکام القرآن، جواهر الفقه، بغة الاریب، نیل الفرقدین و غیره ...

❖ فتاوی رشیدیہ، فتاوی دارالعلوم دیوبند، فتاوی مظاهرالعلوم، کفایت المفتی.

فتاوی رحیمیہ، فتاوی محمودیہ، امداد الفتاوی، احسن الفتاوی و غیره ...

❖ مسائل السلوک، التشرف، التکشف، تکمیل الیقین، حقیقة الطریقة، یوادرالنور.

حاشیہ مثنوی، کلید مثنوی (شرح مثنوی مولانای بلخ) و غیره ...

❖ خاتم النبیین، إکفار الملحدين، ختم نبوة، الخطاب الملیح فی تحقیق المهدی

والمسیح، حیات عیسی علیہ السلام، نزول عیسی علیہ السلام، المتنبی القادیانی و غیره ...

❖ اغلاط العوام، اصلاح الرسوم، زیور جنتی و غیره ...

هزاران ستایش، هزاران سیاس

که گوهر سپارد به گوهر شناس

اگرچند مقصد اصلی حضرات علمای دیوبند تحفظ علوم دین، تبلیغ، نشر و اشاعہ آن

بود؛ اما از مسائل اجتماعی و سیاسی نیز غافل نبوده و در این میدان، از همه پیشتاز بودند؛

و هرگاه برای امت مسلمہ ضرورتی پیش می آمد، آن حضرات از همه، پیشگام شده و با

جدوجهد و ایثار و فداکاری وارد عرصه شده و از فدا کردن جان و مال خویش هم دریغ نمی‌ورزیدند.

در آن زمان که بزرگ‌ترین قدرت دنیا (حکومت انگلیس) با تمام دسایس خویش، وارد صحنه‌ی عمل شده بود و هیچ شخصی، حتی در خفا کلمه‌ی آزادی را به زبان آورده نمی‌توانستند، در این هنگام حضرات علمای دیوبند رحمهم‌الله با قلم و عمل، برای بیداری مسلمانان به مبارزه پرداختند و این مبارزه به‌صورت دوام‌دار ادامه داشت تا اینکه امام‌الحریت حضرت شیخ‌الهند مولانا محمودالحسن دیوبندی رحمته‌الله و حضرت شیخ‌الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمته‌الله با ایجاد تحریکی «ریشمی رومال»، نعره‌ی آزادی‌خواهی را بلند کرده و حلقه‌ی غلامی را از گوش ملت به دور انداختند و به همین خاطر، ایشان با سایر علمای دیگر رحمهم‌الله مشقت‌ها و زحمات زیادی را متقبل شدند و سال‌ها را در کُنج میله‌های زندان سپری نمودند؛ اما از اینکه تمام مبارزات آن حضرات، خالص برای اُله متعال و به خاطر رضامندی او بود، از همه عرصه‌ها کامیاب و موفق بدر آمدند.

بنا کردند خوش رسمی، به خاک و خون غلتیدن

خدا رحمت کند، این عاشقان پاک‌طینت را

حضرات علمای دیوبند زندگی درویشانه‌ی داشتند و راه و روش زندگانی‌شان با سیرت رسول‌الله صلی‌الله‌علیه‌وآله‌وسلم و صحابه‌ی کرام رضی‌الله‌عنهم مزین بود و در همه‌ی امورات، اندکی هم از آن فاصله نمی‌گرفتند؛ و از صفات بارزهی دیگر آنان این بود که هرگز ایشان در پی نام و نشان و شهرت دنیایی نبودند، تواضع و فروتنی در سرشت‌شان عجین شده بود و از غرور و تکبر

سخت پرهیز می‌کردند؛ چنانچه از حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ منقول است کہ: حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ہر گاہ برای طالب علم آثار تکبر را مشاہدہ می‌کردند، گاہ گاهی خود آن جناب، کفش‌های آن طالب را انتقال و نزد پا ہایی او می‌گذاشتند.

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ واقعہی را از حضرت فقیہ النفس قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیان کردہ اند:

یک مرتبہ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تدریس حدیث می‌کردند کہ ناگہان بارش شدید باریدن گرفت و تمام طالبان کتاب‌ها را گرفته با شتاب بہ اتاق‌ها رفتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ تمام کفش‌های آنان را جمع کردہ و کفش ہر طالب را نزد اتاقی شان انتقال دادند و این حالت را طالبان مشاہدہ کردہ شرمندہ شدند؛ و با این ترتیب حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تکبر، غرور و عجب آنان را از بین می‌بردند.

احقر ہیچمدان از چندین سال بدین طرف با ذوق و شوق سرشار از محبت و احترام دربارہی زندگانی اکابرین و علمای دارالعلوم دیوبند صفحات کتاب‌ها را ورق گردانی کردم و روزی رسالہی مختصر؛ اما جامع بہ نام «مشاہیر علماء دارالعلوم دیوبند» از جملہی تألیفات حضرت مولانا مفتی محمد ظفر الدین مفتاحی رحمۃ اللہ علیہ مُرتَّب فتاوی دارالعلوم دیوبند بہ زبان اردو یا عبارات سلیس و روان بہ دسترس قرار گرفت و آن را از نظر گذراندم. این رسالہ کہ بہ مناسبت اجلاس صدسالہ دارالعلوم دیوبند، بہ زبان اردو بہ رشتہای تحریر درآمده بہ شمارہ (۱۱۳۹۲۱) فہرست کتابخانہ دارالعلوم دیوبند ثبت است.

در حین مطالعه شوق و علاقه‌ی بنده بر این شد تا این رساله را به زبان فارسی ترجمه نمایم تا مورد استفاده و استفادگی فارسی زبانان قرار گیرد.

صحبت نیکان اگر یک ساعت است	بہتر از صدسالہ زہد و طاعت است
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا	گو نشیند، در حضور اولیاء
از حضورِ اولیاء گر بگلی	تو ہلاکی زانکہ خُزوی نی گلی
یک زمانی صحبت با اولیاء	بہتر از صد سال بودن در تقا
گر تو سنگِ صخرہ و مَرمر شوی	چون بہ صاحبِ دل رسی گوہر شوی
دسترن در ذیلِ صاحبِ دولتی	تا ز انعامش بیایی رعتی
صحبت صالح ترا صالح کند	صحبت طالح ترا طالح کند

در هنگام ترجمہی این رسالہ حتی الامکان سعی بر این داشتم تا ترجمہ را با همان اسلوب خاصی کہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ نگاشته دنبال نمایم و در این کار دقت ستری نمودم و بعضی جاہا کہ نیاز بہ تفصیل و تشریح داشت، آنہا را در میان ہلالین (. .) حا دادہ و در جاہایی کہ ضرورت بہ معرفی و توضیح بود در حاشیہ آنہا را مستند تحریر نمودم.

مرا عہدیت با جانان کہ تا جان در بدن دارم

ہواداران کوی اش را، جو جان خوشن دارم

بنہا ترجمہی این رسالہ خالی از اشباہ و نوافس نخواہد بود، و اگر ہوسدگان عزیز اشتباہات و نوافسات را منشاہدہ می نمایند، بہ تصور بدہ خط عمر کنندہ و بہ اصلاح آن ہمکاری فرمایند.

در آخر به بارگاه رب العزت عاجزانه دعا می‌کنم تا این خدمت ناچیز من بی‌علل
 قلیل‌المصل را به درگاه بی‌نیازیش قبول نموده و به حسناتم بفزاید و زندگی و اخلاق احقر
 را مطابق به سنت رسول ﷺ و اولیای خود رحمة الله عليهم مزین نموده و به رحمت و
 بخشایش خویش قرین سازد. و این رساله را برای والدین مشفق و مهربانم، اساتذہی
 بزرگوار، مشایخ عظام و خصوصاً حضرات علمای دیوبند رحمہم الله و جدّ مکرم عارف
 بالله، محی السنّة و قاصع البدعة، فقیه جلیل‌القدر حضرت مولانا رحمت‌الله مشهور به ایشان
 آخوند قدس الله سره العزیز متوفای ۱۱۹۴ هجری قمری، مدفون در گورستان بحبوحة‌ی
 ولسوالی دھدادی ولایت بلخ، صدقہ‌ی جاریہ قرار دھد. آمین

تازہ خواہی داشتن گر داغ‌هایی سینہ را

گاہ گاہی باز خوان این دفتر پاریتہ را

وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى ﷺ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ
 وَاتَّبَاعِهِ أَجْمَعِينَ.

خادم طلبہی دارالعلوم دیوبند

بسم الله «یادگار» بلخی

مقدمه‌ی مؤلف

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ.

در هنگام برگزاری اجلاس صدساله دارالعلوم دیوبند مشورت بر این شد که تذکره‌ی مختصر اکابر دیوبند چاپ و نشر گردد و این خدمت را به این خاکسار (مولانا مفتی محمد ظفر الدین «مفتاحی» رحمته) سپردند.

حسب اصرار و مشورت محترم مولانا ازهر شاه قیصر و حکم صاحب زاده‌ی محترم مولانا محمد اسلم صاحب قاسمی زیند مجده ناظم اعلی اجلاس صدساله به عجله‌ی تمام در چند روز حالات مختصر و اجمالی اکابر دیوبند را با رجوع به چند کتاب جمع‌آوری کردم و از اینکه تأکید اختصار نهایت زیاد بود، از این رو آنچنان‌که تمام گوشه‌های زندگانی بزرگان دیوبند را روشنی انداخته می‌شد، متأسفانه که نشد.

در اول حالات سرپرستان و اعضای مجلس شورای ابتدائی دیوبند و در ثانی فضلاء دارالعلوم دیوبند، آنانی که در دارالعلوم دروس را با ضابطه ختم نموده و فراغت حاصل کردند، آن‌ها را از نگاه سال فراغت ردیف نمودم و افسوس که در این حصه حالات تمامی اکابرین درج نگردید و ان شاء الله در حصه‌ی دوم، بقیه تمام فضلاء مشهور شامل خواهد شد.

در این عجله نهایت مختصر و به‌صورت اجمال، تذکره‌ی مشاهیر دارالعلوم دیوبند تحریر یافته و از مطالعه آن، ان شاء الله معلوم می‌شود که اساتید دارالعلوم، بسیاری از علمای کرام، اولیاء عظام، مُفکرین سیاسی و دیگر اساتذہ مدارس دینیہ را به خاطر تعلیم و

تربیت در آغوش خود گرفته و با سعی و تلاش خستگی‌ناپذیر، آنان را به نبوغ فکری و عقیدتی رسانیده و هریک آنان صاحب فضل و کمال گردیده و در زندگی خویش خدمات شایان را در عرصه‌های علوم و فنون، کتاب و سنت، اعمال و اخلاق انجام داده و از اثر توجه و محنت آن‌ها، دل و دماغ، ذهن و فکر جامعه‌ی انسانی آبیاری گردیده و بیداری دینی در اجتماع به وجود آمد که این تلاش‌ها بر هیچ‌کسی پوشیده نیست.

در این هیچ شک و شبهه‌ی نیست که: از اثر جدوجهد، درس و تدریس، تصنیف و تألیف، وعظ و تبلیغ، تعلیم و تربیت حضرات اکابرین و علمای دیوبند، در پیکر مرده‌ی زندگی انسان‌ها روح تازه دمیده شد. و یقیناً که اگر وضعیت اجتماعی چنان ادامه پیدا می‌کرد و آن بزرگان با خدمات دینی، تعلیمات اسلامی در آن سرزمین حصه نمی‌گرفتند، به‌زودی تفریق حلال و حرام، جایز و نا جایز، خوب و بد از بین می‌رفت.

امروزه الحمدلله در قاره‌ی آسیا و سایر کشورهای دنیا، بسیاری از مدارس دینی، انجمن‌های اصلاحی، ادارات تعلیمی و تصنیفی، خانقاه‌های تزکیه باطن، مجالس وعظ همه و همه ثمره‌ی محنت‌ها و توجهات نفوس قدسیه آن حضرات است.

برای من جای افسوس است که: در فرصت کم و قیود اختصار، نتوانستم تا زندگانی مشاهیر اُمت را از هر زاویه روشنی بیندازم؛ ولیکن شرح این متن ان شاء الله به بسیار زودی غرض مطالعه علاقه‌مندان، چاپ و نشر و در آن زمان خدمات علمای دیوبند به‌طور واضح و مفصل بیان خواهد شد.

دیگر مایه تأسف این حقیر این است که: تنها حالات و زندگانی مرحومان قید صفحات گردید و در حالی که به همگان معلوم و هویدا است که: آن عده از بزرگان اُمت که فعلاً در قید حیات اند همه و همه مُفسرین، مُحدثین، مُتکلمین، مُبلغین و فقیهان اُمت اسلامی هستند؛ و فیوضات و برکات شان در روی زمین زنده و تابنده و نعره‌ی قال الله و قال الرسول آن‌ها، گوش‌های همه‌ی مسلمین را نوازش می‌کند و از اثر توجهات آنان در دل انسان‌ها نور الهی منور و دماغ آن‌ها از لمعات سنت رسول الله ﷺ روشن است.

اگرچند در این رساله حالات زندگانی چندین تن از بزرگان به‌طور مختصر و اجمال بیان شده، ولی اگر عمیقاً غور نماییم، هر یک از آنان در هر میدان ماهر و کامیاب و از همه‌ی معاصرین ممتاز بودند و اهل دنیا از ایشان بسیار چیزها را آموخته و حاصل کردند.

در خاتمه از الله تبارک و تعالی مسئلت می‌نمایم تا این خدمت ناچیز حقیر را به بارگاه بی‌نیازی‌اش قبول نموده و به این حقیر توفیق خدمت بیشتر را عنایت فرماید.

طالب دعاء محمد ظفیرالدین غفرله

پنجم ذی‌الحجّة سال ۱۳۹۹ هجری قمری

(۱) سند المحدثین حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته

قاسم العلوم والخیرات، الامام الاکبر، حضرت اقدس مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته در سال ۱۲۴۸ هجری قمری در نانوته^۱ به دنیا آمده و دروس ابتدائی را در وطن مآلوف خود شروع و سپس به دیوبند سفر و در مکتب مولانا مهتاب علی رحمته شامل گردیدند. پس از آن در سهارنپور نزد مولانا نواز علی رحمته تنها کتابهای صرف و نحو ابتدائی را خوانده و در سال ۱۲۵۹ هجری قمری به همراهی استاذالعلماء حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمته به دهلی رسیدند؛ و در آنجا کافیه تا اخیر کتابهای درسی را در خدمت ایشان درس گرفته و کتابهای حدیث را به مشورت حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمته نزد حضرت مولانا شاه عبدالغنی مجددی دهلوی رحمته فراگرفتند.

مولانا نانوتوی رحمته بیعت و خلافت را از نزد سیدالطائفه شیخ العرب والاعجم حضرت مولانا امداد الله مهاجر مکی رحمته حاصل کردند.

۱ - سلسله نسب حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته به ۴۴ واسطه به حضرت قاسم ابن محمد ابن ابی بکر صدیق رضی الله عنه می رسد. جلد هشتم حضرت مولانا نانوتوی رحمته، جناب حضرت مولانا شیخ محمد هاشم رحمته که ساکن بلخ شریف بودند، از بلخ روانه هندوستان گردیده و در دربار شاهی منصب حاصل کرده اند. مولانا محمد قاسم ابن شیخ اسد علی ابن شیخ غلام بخش ابن محمد بخش ابن شیخ علاء الدین ابن شیخ أبو الفتح ابن شیخ محمد مفتی ابن شیخ عبدالسمیع ابن مولانا شیخ محمد هاشم بلخی رحمهم الله.

رجوع کنید: عکس احمد، سوانح حیات فخر الإسلام حضرت مولانا محمد احمد صاحب مهمم خامس دارالعلوم دیوبند، تألیف محمد شکیب قاسمی و محمد نوشاد قاسمی صفحه ۵۰.

۲ - نانوته در جانب غربی دیوبند به فاصله ۱۶ میل موقعیت دارد. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/۱۰۲.

حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت دروس، در مطبعه‌ی حضرت مولانا احمد علی محدث سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ (مطبعه احمدی) در دهلی به تصحیح کتاب‌ها پرداخته و حسب فرمایش حضرت مولانا احمد علی سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۶۸ هجری قمری حاشیه‌ی به بخاری شریف نگاشتند که تا اکنون چاپ و نشر می‌گردد^۱ و در دیگر مطابع نیز خدمات شایانی را انجام داده‌اند.

بالای سرش ز هوشمندی

می‌تافت ستاره‌ی بلندی

۱ - حضرت مولانا احمد علی محدث سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ این شیخ لطف‌الله رحمۃ اللہ علیہ ابن شیخ محمد جمیل رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۲۵ قمری در سهارنپور به دنیا آمده و علوم را نزد حضرات مولانا سعادت علی، مولانا مملوک علی نانوتوی، مولانا وجیه الدین و مولانا وصی الدین رحمهم الله حاصل نموده و غرض فراگیری حدیث به مکه‌ی مکرّمه رفته و کتب حدیث را نزد حضرت شاه محمد اسحاق دهلوی رحمۃ اللہ علیہ خواندند. حضرات مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا سید محمد علی مونگیری، علامه شبلی نعمانی و دیگر علمای نامور احناف رحمهم الله از جمله‌ی تلامذ ایشان است. حضرت مولانا احمد علی سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ بهروز شب در ششم جمادی‌الاول ۱۲۹۷ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و در گورستان آبائی‌شان قریب عید گاه در سهارنپور دفن خاک گردیدند. اکابر علمای دیوبند ص ۴۰ و حاشیه تاریخ دارالعلوم ۱۰۷/۱.

۲ - بتدای این حاشیه توسط مولانا احمد علی سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ شروع و بیست و چهار یا بیست و پنج جزء آن به دست مبارک ایشان تحریر شده و سپس حسب فرمایش آن حضرت، در سال ۱۲۶۸ قمری مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ پنج یا شش جزء حاشیه‌ی باقیمانده بخاری را تکمیل و چاپ نمودند. رجوع کنید: تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۰۸/۱ و مصباح القاری علامه محمد عمر سربازی رحمۃ اللہ علیہ ص ۶۴.

مولانا نانوتوی رحمته در پهلوی مصروفیت تصحیح کتاب‌ها، تدریس سلسله حدیث را نیز جاری ساخته و در سال ۱۸۵۷ میلادی مطابق ۱۲۷۳ هجری قمری در میدان کارزار گرم به‌خاطر رهایی هندوستان از اشغال متجاوزین انگلیس با عیسوی‌ها و یادریان^۱ به مقابله برخاستند و در میله‌ی خداشناسی که یکی از بزرگان شاه جهان پور برای تحقیق مذاهب با حضور هندوان، مسیحیان و مسلمانان برپا کرده بود، به‌خاطر برتری دین مبین اسلام، دلایلی در اثبات توحید و رد شرک و تثلیث آورده و همه مجلسیان را حیرت‌زده و قانع کردند.

حضرت مولانا نانوتوی رحمته در مقابل اعتراضات و تردید دیانند سرسوتی^۲ تقریر دلیلیز نموده و در ترویج عقد بیوگان در دیوبند سعی بلیغ کردند و در پانزدهم محرم الحرام

۱ - یادری، اصطلاحی برای کشیشان مبلغ مسیحی در کشورهای اسلامی است. واژه یادری از پرتغالی گرفته شده و به معنای اکشیش و روحانی مسیحی و هم‌ریشه با father لاتینی است.

۲ - دیانند سرسوتی از رهبران هندو در سال ۱۸۲۴ میلادی در هند تولد گردیده و در سال ۱۸۷۵ میلادی نهضت احیاکننده آیین هندو را به نام آریه سماج (جامعه آریایی) بنیاد نهاد. آریه سماج سریع در هند گسترش یافت و بیشترین مخالفت را با اسلام و مسلمانان داشتند و آنان را دشمن اصلی خود می‌دانستند. دیانند سرسوتی کتابی را به نام ستیارتیه پرکاش در اعتراض بر دین یهودیت و عیسائیت نگاشت و در ضمن در یک باب آن به انتقاد اسلام پرداخت که این شبهات او، توسط حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته پاسخ داده شد. دیانند سرسوتی در ۱۸۷۸ میلادی انتقادهای خویش را بر علیه اسلام در منطقه روکی (بخش سهارنپور) در بین عوام پراکنده نمود و هنگامی که مردم آنجا حضرت مولانا نانوتوی رحمته را به پاسخ‌گویی دعوت کردند، دیانند ناگزیر به میرته رفت و چون حضرت مولانا رحمته برای گفتگو با وی به میرته شتافتند، وی جرئت نیافت با آن حضرت رحمته دیدار کند (حاشیه باقیمانده در صفحه‌ی بعدی)

سال ۱۲۸۳ هجری قمری دارالعلوم دیوبند را با امداد اساتید و احباب تأسیس نموده و در دور اول دارالعلوم درس حدیث را شروع کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از تأسیس دارالعلوم دیوبند، مدرسه‌ی منبع‌العلوم گل‌آوته‌ی، مدرسه‌ی شاهی‌آباد، مدرسه‌ی قاسمیه نگین و دیگر مدارس را بنا کرده و به مدارس اصول هشت‌گانه تجویز فرمودند که قرار ذیل است:

۱. مخارج از کمک و تعاون مسلمانان جمع‌آوری گردد.
۲. امداد دولت گرفته نشود.
۳. در تغذیه طلاب هرچه بیشتر توجه شود.
۴. مشاوران باید همیشه به بهبودی و انتظام مدرسه توجه نمایند و از لجاجت کردن بر آرای شخصی خود اجتناب ورزند.
۵. کتاب‌ها از اول تا اخیر خوانده شود.
۶. اساتذہ متحد و هم‌مشرک باشند؛ و مانند علمای زمانه خودبین و در پی دیگران نباشند.
۷. دخالت دولت و یا امرای دیگر، بسیار مضر و موجب زیان مدرسه است. (از این‌رو از مداخله آن‌ها جلوگیری گردد).
۸. کمک مالی از کسانی اخذ گردد که از این اعانت خود، اراده‌ی ریا و تظاهر نداشته باشند.

== (باقیمانده حاشیه صفحه‌ی قبلی) و از مناظره با ایشان خودداری کرد. دیباند سرسوئی بالآخره توسط یک زن بدکاره با غذا منوم و در سال ۱۸۸۴ میلادی زندگی را بدرود گفت. رجوع کنید: دائرةالمعارف فارسی و فرهنگ دهخدا.

حضرات شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی، مولانا احمد حسن محدث امرہی، مولانا فخر الحسن گنگوہی، مولانا منصور علی مراد آبادی، مولانا رحیم اللہ بجنوری رحمہم اللہ و مانند این‌ها بسیاری از علماء شاگردان ایشان هستند.

«آب حیات»، «مصایح التراویح»، «تقریر دلپذیر»، «مکتوبات قاسمی»، «انتصار الاسلام»، «حجة الاسلام»، «هدیة الشیعة»، «جواب ترکی به ترکی» و غیرہ از مصانیف ایشان است کہ مطالعہ آن باعث ضیائی چشم و قوت قلب انسان می‌گردد.^۱

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (به عمر ۴۹ سالگی به روز پنجشنبه وقت نماز ظہر) در چهارم جمادی الاول سال ۱۲۹۷ هجری قمری وفات نمودند و مزار مبارک شان در قبرستان قاسمی در شمال دارالعلوم دیوبند است و این گورستان با مرقد متور ایشان بنا و به نام خود آن حضرت مسما گردید.

به منظور مطالعہ بیشتر زندگانی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ به کتاب‌های «سوانح قاسمی»، «انوار قاسمی» و «حضرت نانوتوی ایک مثالی شخصیت» («حالات طیب»، «بنانی دارالعلوم دیوبند»، «قاسم العلوم والخیرات») رجوع کنید.

۱ - تصنیفات دیگر حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ این‌هاست: (۱) الأجوبة الكاملة فی الاسئلة الجامعة. (۲) أجوبة أربعين ردّ روافض. (۳) تصفية المقاييد. (۴) قبله نما. (۵) تحفة الحبيب. (۶) مباحثه شاه جهان پور. (۷) جمال قاسمی. (۸) توثيق الكلام. (۹) فرائد قاسمیه. (۱۰) تحذیر الناس من انکاد اثر ابن عباس. (۱۱) شہادت امام حسین.

(۲) قطب الإرشاد فقیه اُمت حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

امام ربّانی، اُبی حنیفہ ثانی، فخر المحدثین، رأس الفقہاء، شیخ المتناہخ حضرت حافظ مولانا اُبی مسعود رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بہ روز شنبہ ششم ذی القعدۃ الحرام سال ۱۲۴۶ ہجری قمری در قصبہ گنگوہ ^۱ بہ دنیا آمدہ و قرآن شریف را در همان جا خواندہ؛ و پس از آن با مامای شان (مولانا محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ) بہ کر نال سفر و کتابہای فارسی را (از نزد مولانا عنایت و مولانا محمد تقی رحمہما اللہ) درس گرفتہ و در نزد مولوی محمد بخش رام پوری رحمۃ اللہ علیہ کتابہای صرف و نحو را فراگرفتند.

حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۶۱ ہجری قمری بہ خدمت حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در دہلی رسیدہ و تا سال ۱۲۶۷ ہجری قمری، بہ ہمراہی قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ تمام کتابہای درسی را بہ اتمام رسانیدہ و حسب ہدایت استاد مبارک شان، کتابہای حدیث را نزد حضرت مولانا عبدالغنی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ خواندند (و بہ عمر ۲۱ سالگی تمام علوم و فنون را تکمیل نمودہ و بہ وطن مآلوف برگشتہ و با دختر مامای شان مولانا محمد تقی رحمۃ اللہ علیہ عقد نکاح کردند).

۱ - والد ماجد مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جناب مولانا ہدایت احمد رحمۃ اللہ علیہ از علمای جبہ عصر خویش و از خلفای مجاز شاہ غلام علی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ در دہلی بودند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/ ۱۲۶.

۲ - گنگوہ از توابع سہارنپور تقریباً در ۳۳ میلی جنوب در ۱۶ کیلومتری سہارنپور و در ۱۳ کیلومتری تھانہ بہون واقع شدہ کہ بہ نام پادشاہ قدیم ہندوستان راجا گنگ منسوب است. این محل بہ اعتبار موجودیت مزار گہربار حضرت شیخ المشائخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ از شہرت تاریخی برخوردار است. حاشیہ تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/ ۱۲۶.

حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت و خلافت را از نزد سید الطائفة شیخ العرب والاعجم حضرت حاجی امداد اللہ مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ حاصل و روانہی گنگوہ شدہ و حجرہی شریف شیعہ المشایخ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ را (مجدداً) آباد نموده و سلسلہی درس و تدریس را شروع کردند.

پس از آغاز دروس توسط حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ طلاب و تشنہ گان علم از مناطق دُور، دُور جهت فراگیری کتاب های حدیث می آمدند و تقاریر درسی شان «لامع»

۱- امام ہمام، شمس العارفین، سلطان التارکین شیخ المشایخ حضرت شیخ عبدالقدوس گنگوہی ابن شیخ اسماعیل ابن شیخ صفی الدین ابن نصیر الدین ابن نظام الدین گنگوہی حنفی چشتی صابری رحمۃ اللہ علیہ از خلفای بزرگ شیخ محمد عارف بن حضرت شیخ احمد عارف رحمہم اللہ و از مشاہیر مشایخ ہند و از اولاد امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ است.

آباء و اجداد ایشان از ولایت غزنی بودند و یکی از اجدادشان بہ نام نظام الدین در عہد سلطان علاء الدین خلجی از غزنی بہ ہندوستان رفتہ آنجا مسکن گرین شدند. کتب (۱) انوار العیون، (۲) شرح عوارف، (۳) بحر الانشعاب، (۴) مظهر العجائب، (۵) اسرار العجائب و غیرہ از تصانیف ایشان است.

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ از روحانیت شیخ احمد عبد الحق رودلوی رحمۃ اللہ علیہ مستفید و مستفیض گردیدہ و حضرات شیخ جلال الدین تہانیسری بلخی، شیخ بہورا، شیخ عبدالغفور اعظم پوری، شیخ عبدالستار سہارنپوری و غیرہ رحمہم اللہ از خلفای ایشان ہستند.

حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ در بیست و چہارم جمادی الآخر بہ روز سہ شنبہ سال ۹۴۴ و بہ قوی ۹۴۵ ہجری قمری بہ دارالبقا شافتند و مزار مبارک شان با احفاد و اسباط شان در گنگوہ است.

رجوع کنید: تذکرہ اکابر گنگوہ (اردو) ص ۵۱، سفینۃ الاولیاء ص ۱۰۱، تحف خانہی تصوف (اردو) ص ۲۵۵، حالات و خدمات مشائخ چشتیہ صابریہ (اردو) ص ۹۵ و رود کوثر (اردو) ص ۷۳.

الدراری شرح جامع صحیح البخاری»^۱ و «الکوکب الدری» تفاریر ترمذی، توسط حضرت مولانا محمد یحیی کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ جمع آوری شده و به سعی و اهتمام برکھ اعصر حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ چاپ و نشر گردیده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۸۵۷ میلادی مطابق ۱۲۷۳ قمری در جنگ آزادی هندوستان از جنگل عناصر انگلیس و افراد مزدور ایشان شرکت کرده (و در ایام جهاد

۱ - نگارش و تحریر افادات و تفاریر، نخست از زمان حضرت امام الفقهاء مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ آغاز شده است که این کار توسط بسیاری از شاگردان ایشان انجام گرفته است و ارجملہی آن می توان به کتاب «لامع الدراری» اشاره نمود. مصباح القاری از علامہ محمد عمر سربازی رحمۃ اللہ علیہ ص ۵۹

تفاریر بخاری شریف حضرت شیخ المشایخ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ توسط حضرت مولانا شیخ محمد یحیی کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ برادر مولانا الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ بانی جماعت و تبلیغ و والد بزرگوار شیخ زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ به زبان اردو جمع آوری شده بود. سپس حضرت شیخ زکریا کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ با جد و جهد بسیار، آن را به عربی ترجمہ نموده و با کمی اضافات و حذف و تحریر حواشی و تعلیقات در مدت دوازده سال در ده جلد طبع نمودند. بسم الله «یادگار» بلخی.

۲ - حضرت مولانا یحیی کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ ابن مولانا اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۸۷ هجری قمری در کاندھلہ به دنیا آمده و پس از تکمیل تعلیمات، در شوال المکرم سال ۱۳۱۱ هجری قمری دورہی حدیث را نزد امام ربانی شیخ المشایخ قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ به اتمام رسانیده و به دست حق پرست مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت و در حضور ایشان تمام مراحل سلوک و تصوف را طی نمودند. ایشان تفاریر استاد و مرشد بزرگوار شان را، تفاریر بخاری شریف را به نام «لامع الدراری» شرح جامع صحیح البخاری، و تفاریر ترمذی شریف را به نام «الکوکب الدری» جمع آوری نموده و هر دو به زیور طبع آمده است. حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ۱۳۳۴ هجری قمری وفات نموده و به دیار ابدی شتافتند.

منصب قضا را به عهده داشته و واقعات شہامت و دلاوری های شان مشہور و بہ کتابها مسطور است) و بہ خاطر (قیام در مقابل انگلیسها) شش ماہ در محبس قید گردیدند.

حضرت شیخ گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پس از وفات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در چہارم جمادی الاول سال ۱۲۹۷ ہجری قمری سرپرست دارالعلوم انتخاب و سپس در سال ۱۳۱۴ ہجری قمری سرپرستی مظاہر العلوم سہارنپور را نیز بہ عہدہ گرفتند و از ایشان تصانیف متعدد^۱ بہ یادگار مانده است.

حضرات مولانا عبدالغفار منوی اعظمی، مولانا محمد یحیی صاحب کاندھلوی، مولانا ماجد علی صاحب جونپوری رحمہم اللہ و غیرہ از علماء شاگردان ایشان هستند.^۲

۱ - چہارہ تصانیف حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ قرار ذیل است.

(۱) فتاوی رشیدیہ، (۲) سبیل الرشاد، (۳) ہدایۃ الشیعہ، (۴) زبدۃ المتاسیک، (۵) فیصلۃ الاعلام فی دارالحرب و دارالاسلام، (۶) لطائف رشیدیہ، (۷) ہدایۃ المعتدی فی قرأۃ المقتدی، (۸) القطوف الدانیۃ فی تحقیق الجماعۃ الثانیۃ، (۹) الحق الصریح فی ثبات التراویح، (۱۰) فتاوی مولد شریف، (۱۱) رد الطغیان فی اوقاف القرآن، (۱۲) الرأی النجیح فی عدد رکعات التراویح، (۱۳) وثوق المعری فی تحقیق الجمعة فی القری، (۱۴) فتاوی احیاط الطہر.

رجوع کنید: بہ تألیفات رشیدیہ چاپ ادارہ اسلامیات لاہور.

۲ - بزرگان دیگر مانند: (۱) شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی، (۲) مولانا خلیل احمد سہارنپوری، (۳) مولانا عبدالرحیم لاجپوری، (۴) شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی، (۵) مولانا مظہر نانوتوی، (۶) مولانا قاری محمد ابراہیم بنگالی، (۷) مولانا قمر الدین سہارنپوری و غیرہم رحمہم اللہ از جملہی خلفاء و فیض یافتہ گان ایشان هستند.

حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ در نهم جمادی الثانی سال ۱۳۲۳ هجری قمری، پس از اذان نماز جمعہ (به عمر ۷۸ سالگی) داعی اجل را لبیک گفته و به رحمت ایزدی پیوستند و در قصبہی گنگوہ، در یک باغ دفن خاک گردیدند.

به منظور تفصیل بیشتر به کتاب «تذکرۃ الرشید»^۱ رجوع کنید.^۲

۱ - کتاب «تذکرۃ الرشید» سوانح قدوة العلماء، زبدة الفقہاء، فخر المحدثین، قطب العالم حضرت اقدس مولانا الحاج الحافظ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز در دو جلد، توسط حضرت مولانا محمد عاشق الہی میرتھی نور اللہ مرقدہ تحریر گردیدہ و بہ زبور طبع آراستہ شدہ است. «یادگار» بلخی.

۲ - همچنان بہ خاطر مطالعہ حیات حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بہ کتاب آبی الذکر رجوع کنید:

(۱) مولانا رشید احمد گنگوہی حیات اور کارنامی، تألیف مولانا اسیر ادروی صاحب، (۲) تذکرہ اکابر گنگوہ، تألیف مولانا مفتی خالد سیف اللہ صاحب قاسمی، (۳) تذکرہ اولیائی دیوبند، تألیف حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری، (۴) تذکرہ اکابر دیوبند، تألیف حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری، (۵) اکابر دیوبند کا زاهدانہ زندگی، (۶) اکابر کا مقام تواضع، تألیف مولانا محمد صادق آبادی، (۷) تاریخ دارالعلوم دیوبند جلد دوم، تألیف سید محبوب رضوی، (۸) دارالعلوم اور دیوبند کی تاریخی شخصیات، تألیف مولانا خورشید حسن قاسمی، (۹) عشق رسول اور علمائے دیوبند، تألیف ابوظلحہ محمد اظہار الحسن محمود، (۱۰) علمائے دیوبند کی واقعات و کرامات، تألیف حافظ مومن خان عثمانی.

(۳) حضرت مولانا ذوالفقار علی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ذوالفقار علی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۴۷ هجری قمری در دیوبند به دنیا آمد، و در دانشگاه دہلی از نرد مولانا معلوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (و مولانا مفتی صدرالدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ) و دیگر علمای معاصر شان علم حاصل کرده و پس از تکمیل دروس مدرسه و فراغت از آنجا، در دانشگاه برلین به حیث پروفیسور تقرر حاصل کرده و چند سال بعد، به صفت تفتیش مدارس ابتدائی تعیین گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در زبان عربی و فنون ادب، مهارت کامل داشته و علوم مغربی را نیز وافق بودند و به کتاب‌های دیوان حماسه، دیوان مُتَنَبِّی و سبعة معلمات شروح اردو نگاشته که همه به زیور طبع آمده و مورد استفاده‌ی علماء قرار گرفته است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بر علاوه‌ی کتاب‌های فوق، کتاب‌های دیگر همچون: «تذکرة البلاغة» و «تسهيل الحساب» را تصنف نموده است.^۱ ایشان در سال ۱۳۰۷ هجری قمری به منظور تعارف دارالعلوم دیوبند کتابی را به نام «الهدية السنية في ذكر المدرسة

۱ - حضرت مولانا ذوالفقار علی ابن فتح علی حنفی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد حضرت شیخ الہد مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ و برادر حضرت مولانا مہتاب علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ است. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/ ۱۲۳.

۲ - تصانیف دیگر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ این‌ها است، (۱) تسهيل الدراسة، (۲) تسهيل البيان، (۳) عطر الوردہ (۴) الإرشاد، رجوع کنید ایک هفته شیخ الہند کی دیس میں، تالیف مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ

الاسلامیة الدیوبندیة» تحریر نموده و حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از بنیان گذاران دارالعلوم به شمار می آیند.

حضرت مولانا ذوالفقار علی رحمۃ اللہ در روز دوشنبه پانزدهم رجب المرجب سال ۱۳۲۲ هجری قمری به عمر هشتاد و پنج سالگی وفات کرده و در قبرستان قاسمیه در بهلوی حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ جانب شرق مرقد آن حضرت به خاک سپرده شدند و در بهلوی چپ شان حضرت مولانا محمد احسن نانوتوی رحمۃ اللہ دفن هستند. چنانچه حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب عثمانی رحمۃ اللہ در این شعر، خوابگاهشان را معین کرده است.^۱

هان بخشب اسوده تر مابین دو یاران خویش

قاسم بزم مودت، احسن شایسته خو

۱- حضرت مولانا محمد احسن رحمۃ اللہ ابن حافظ لطف علی رحمۃ اللہ تقریباً در سال ۱۲۴۹ هجری قمری در نانوته چشم به جهان گشوده و پس از حفظ قرآن در نزد والد ماجدشان، علوم ابتدائی را در وطن مألوف حاصل کرده و به دهلی نزد مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ سفر کرده و کسب علوم نمودند. حضرت مولانا رحمۃ اللہ در نزد حضرات مولانا شاه عبدالغنی مجددی دهلوی، مولانا مملوک علی نانوتوی، مولانا احمد علی سهارنپوری و مولانا سبحان بخش رحمهم الله کتب حدیث را آموختند. مولانا رحمۃ اللہ پس از اتمام خدمات دینی در هنگام قیام در نانوته احسن المدارس را بنیاد گذاشته و به تدریس مشغول گشتند. حضرت مولانا رحمۃ اللہ در سال ۱۳۱۲ هجری قمری داعی اجل را لیک گفته و در قبرستان قاسمی دفن گردیدند.

رجوع کنید: مولانا محمد احسن نانوتوی، مؤلفه‌ی محمد ایوب قادری.

۲- به منظور تفصیل بیشتر حیات حضرت مولانا رحمۃ اللہ به کتاب «ترغف الخواطر و نهجۃ المسامح و التواظف» جلد هشتم شیخ ۱۳۷، تألیف حضرت مولانا عبدالحی حنی رحمۃ اللہ رجوع کنید.

(۴) حضرت مولانا فضل الرحمن عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا فضل الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی دیوبند به دنیا آمده و در شهر دهلی از نزد حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ علم حاصل کرده و از جمله‌ی بنیان‌گذاران دارالعلوم دیوبند و در تمام عمر از اعضای مجلس شورای دارالعلوم دیوبند بوده و ایشان به حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ عقیدت و محبت خاص داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ادب عربی، فارسی، در فن شعر و در استخراج مادی تاریخ، مهارت تام داشته و در این موارد از کمال و نبوغ فکری برخوردار بودند.

حضرت ایشان رحمۃ اللہ علیہ مدتی در محکمہ تعلیم دولتی به صفت معاون بازرس ایقاع وظیفه نموده و در شهرهای بریلی، بجنور و سهارنپور بود و باش کرده و در سال ۱۸۵۷ میلادی در بریلی مقیم بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به دست حضرت قطب‌الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت و تزکیه باطن نمودند.

مولانا فضل الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در سوم جمادی‌الاول سال ۱۳۲۵ هجری قمری وفات کرده و مشاهیر اهل علم و فضل و کمال، حضرات مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی مفتی اول دارالعلوم دیوبند، مولانا حبیب الرحمن عثمانی مهتم دارالعلوم دیوبند، مولانا شبیر

۱ - حضرت مولانا فضل الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ از نسل حضرت خلیفه‌ی راشد عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ

هستند. اکابر علمای دیوبند، تألیف حافظ محمد اکبر شاه بخاری رحمۃ اللہ علیہ ص ۸۹

احمد عثمانی صدر مهتم دارالعلوم دیوبند، مولانا مطلوب الرحمن عثمانی، سعید الرحمن عثمانی، بابو فضل حق عثمانی رحمهم الله فرزندان شان هستند.

حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن عثمانی رحمته الله از جملهی اعضای مجلس شورای دارالعلوم دیوبند، نواسه شان از دختر بزرگ مولانا رحمته الله بودند؛ و دختر دیگری حضرت مولانا رحمته الله از جملهی اهل علم و در زمان خود از افراد ممتاز بودند. فرزند آن بی بی، حضرت مولانا مطلوب الرحمن رحمته الله ترک تدریس و ملازمت کرده و به ارشاد و بیعت مسلمانان اشتغال داشتند و هزاران نفر به دست حق پرست ایشان اصلاح گردیدند.

در رو داد سال ۱۳۲۵ هجری قمری در مورد مولانا فضل الرحمن صاحب عثمانی رحمته الله چنین آمده است:

«مولانا فضل الرحمن صاحب رحمته الله از جملهی اعضای پاک دارالعلوم بودند که به دستان متبرک ایشان، ابتدای مدرسه شروع گردیده بود. حضرت مولانا رحمته الله تمام عمر عزیر را به خدمت گذاری، خبرگیری، جان نثاری و خیرخواهی صرف نمودند. ایشان در هر حالت با دل و جان به جدوجهد، سعی و جان فشانی در معاملات مدرسه سرگرم بوده و در امورات مدرسه همیشه از احتیاط، دیانت داری، راست بازی و انجام بینی کار می گرفتند.»

(۵) حضرت حاجی سید محمد عابد دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حاجی صاحب مولانا سید محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۵۰ هجری قمری در قصبه دیوبند، به عالم هستی پا نهاده و دروس ابتدائی را در همان جا حاصل و جهت تحصیل علوم دینی به دهلی سفر کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از تحصیل علوم، اشتیاق تصوف دامن گیر حال شان گردیده و از بزرگان متعدد، خلعت خلافت حاصل کردند.^۱

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از حضرت حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اجازت یافته و مدت هفت سال در مسجد چہت در حضور ایشان اقامت کرده و ابتدای بنای دارالعلوم از همین جا بود.

۱ - حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابتدا از حضرت میا جی کریم بخش رامپوری صابری رحمۃ اللہ علیہ خلافت ممتاز گردیده و سپس از حضرت مولانا حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جامه خلافت به تن پوشیده و به تربیه مریدان و سالکان پرداختند. تذکرہ اولیائی دیوبند صفحه ۱۵۱

۲ - حضرت شیخ العلماء سید العرفاء، حجة الله فی زمانه و آية الله فی اوانه، شیخ المشایخ الحاج الحافظ الشاہ محمد امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ در ۲۲ صفر المظفر ۱۲۳۳ قمری در مانوہ از توابع سہارنپور دنیا آمده و سلسلہ نسب شان از جانب عارف بالله حضرت ابراہیم ابن آدم رحمۃ اللہ علیہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ به حضرت میلہ عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ می رسد. حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ علوم ظاہری را نزد حضرات مولانا رحمت علی تھانوی، مولانا محمد قلندر محدث جلال آبادی، مولانا عبدالرحیم رحمہم الله فرا گرفته و مثنوی معنوی مولانای بلخ رحمۃ اللہ علیہ را نزد مولانا عبدالرزاق جہنجهانوی رحمۃ اللہ علیہ خواندند.

حضرت حاجی صاحب رحمته به ذکر و وظایف پابندی بسیار داشتند و (در فن عملیات و) اخذ تعویذات، رجوع عامه‌ی مردم به ایشان در آن زمان به کثرت بود.

(در مناقب حضرت مولانا رحمته نقل شده است که: مدت سی سال تکبیرِ اُولی و مدت هفت سال نماز تهجد شان فوت نگردیده بود).^۱

حضرت حاجی صاحب رحمته از بنیان‌گذاران دارالعلوم دیوبند بوده و حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته ایشان را بسیار تعظیم و تکریم می‌نمودند.

«(باقیمانده حاشیه صفحه‌ی قبلی)

حضرت شیخ المشایخ رحمته در سن هجده سالگی به دست حضرت مولانا نصیرالدین نقشبندی رحمته بیعت کرده و سپس به دست حق پرست حضرت شیخ نور محمد جهنجهانوی چشتی صابری رحمته بیعت نموده و مراتب سلوک را به اتمام رسانیدند. حضرات مولانا رحمت‌الله کبرانوی، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا خلیل احمد سهارنپوری، مولانا اشرف علی تھانوی رحمهم الله و غیره اکابرین از مریدان ایشان هستند.

حضرت حاجی صاحب رحمته به عمر هشتاد و چهار سالگی در سال ۱۳۱۷ قمری از دار فناء به دار بقاء رحلت نمودند و مزار مبارک شان در قبرستان جنت‌المعلی در مکه‌ی معظمه است.

به خاطر تفصیل بیشتر زندگانی حضرت شیخ المشایخ مولانا امداد الله مهاجر مکی رحمته به کتاب‌های «انعام الله فی تذکره امداد الله» و «امداد المشتاق الی اشرف الاخلاق» رجوع کنید.

حضرت مولانا سید محمد عابد رحمۃ اللہ علیہ به منظور بنای مدرسه‌ی دارالعلوم دیوبند، از همه اول‌تر کمک و معاونت مالی کرده و از دوستان و احباب خویش نیز کمک‌ها را جهت ترقی دارالعلوم دریافت نمودند.

جناب مولانا رحمۃ اللہ علیہ سه مراتب اهتمام دارالعلوم دیوبند را، مرتبه‌ی اول از یوم النسیس سال ۱۲۸۳ تا ۱۲۸۴ هجری قمری، مرتبه‌ی دوم از سال ۱۲۸۸ تا ۱۲۸۸ هجری قمری و مرتبه‌ی سوم از سال ۱۳۰۶ تا ۱۳۱۴ هجری قمری عهده‌دار گردیده بودند و در اعمار مسجد جامع دیوبند، سهم به سزایی داشتند.

حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در روز پنجشنبه بیست و هفتم ذی‌الحجۃ الحرام سال ۱۳۳۱ هجری قمری به عمر ۸۱ سالگی وفات یافته (او در روز جمعه بیست و هشتم ذی‌الحجۃ الحرام) در دیوبند دفن گردیدند.

برای تفصیل بیشتر به «تذکرۃ العابدین» رجوع کنید.

(۶) حضرت مولانا رفیع الدین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۵۲ هجری قمری به جهان هسی، پیدا شده و از خلفای مشهور شیخ الشیوخ حضرت مولانا شاه عبدالغنی مجددی محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ و از اولیای کامین بودند (و استاد مبارک شان حضرت شاه عبدالغنی محدثی دهلوی رحمۃ اللہ علیہ به مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ فخر و مباهات می کردند).^۱

حضرت مفتی عزیز الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ (و حضرت مولانا سید مرتضی حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ) از خلفای ممتاز ایشان بودند.

ایشان دو مرتبه به مسند اهتمام دارالعلوم دیوبند، مرتبه‌ی اول سال ۱۲۸۴ و ۱۲۸۵ هجری قمری و مرتبه‌ی دوم از سال ۱۲۸۸ تا ۱۳۰۶ هجری قمری فایز گشتند؛ و جمله مدت خدمت شان در این مقام ۱۹ سال بود. (حضرت مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ در ترقیات معنوی و تربیت دارالعلوم دیوبند همانند مولانا محمد قاسم نائوتوی و مولانا رشید احمد گنگوہی رحمهما اللہ علیہما سهم و حصه‌ی به سزایی داشتند).

۱ - والد ماجد مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا فرید الدین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ از علمای جنبه و از

نسل حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بودند. اکابر علمای دیوبند ص ۳۷.

۲ - حضرت مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ از شیخ الطائفة مولانا امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ نیز کسب فیض

نموده است. اکابر علمای دیوبند ص ۳۷ و تذکره اولیائی دیوبند ص ۱۴۸

سدهی عمارت بوده در زمان بنیان به سعی و همت آن جناب ساخته و در سال ۱۲۹۲ هجری قمری در هنگام عمارت سادات آن حضرت حاتم الاسماء محمد مصطفی (ع) به خواب دیدند که آن حضرت (ع) تشریف فرما گردیده و فرمودند که این احاطه بسیار مختصر است.

پس از این سخن به نفس نفیس خود شان، عصایی مبارک را گرفته و احاطه شانی کرده (نقشه کشیدند) و فرمودند: که این (محل) را عمارت ساخته (و مطابق نقشه کشیده شده آباد نمایند) صبح برخاسته و دیدند که نشانات (آن حضرت (ع)) موجود بود و به همان اساس بنیاد را بلند کردند.

مولانا بیتمه در سال ۱۳۰۶ هجری قمری به قصد هجرت به مدینه منوره تشریف بردند و مدت دو سال در آنجا سکونت و در سال ۱۳۰۸ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به رحمت ایزدی پیوستند و در جنت البقیع دفن خاک گردیدند.

۱ - حضرت نبی کریم (ص) در عالم رویاه برای مولانا رفیع الدین دیوبندی بیتمه به خاطر اعمار یک درسگاه نقشی کشیدند که چگونه گوی خواب در بالا ذکر گردیده و چندی بعد این خواب متحقق و در سال ۱۲۹۳ هجری قمری اولین سنگ تهادب یک عمارت، در دارالعلوم دیوبند به دستان مبارک حضرت مولانا احمد علی سهارنپوری گذاشته شده و سپس حضرات مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گگوهی، مولانا محمد مطهر نانوتوی رحمهم الله نیز در آن تهادب یک، یک خشت را گذاشتند و تمام حاضرین به خاطر بقاء و ترقی دارالعلوم دیوبند با نهایت خشوع و خضوع به بارگاه الهی دعا کردند.

این عمارت در دو بخش ۱ و هر بخش دارای ۹ دروازه است و از اینرو به نام «نور دره» نام گذاری شده و این مقام دارالعلوم به نام احاطه مولسری مسما می باشد. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/ ۱۸۳ تا ۱۸۵.

(۷) استاذالعلماء حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در سیزدهم صفر المظفر سال ۱۲۴۹ هجری قمری در نانوته به دنیا آمده و نام تاریخی شان منظور احمد است. ایشان در سن یازده سالگی از حفظ قرآن عظیم الشان فارغ گشته و به همراهی والد ماجد خویش حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۵۹ هجری قمری به دهلی سفر کرده و در آنجا از میزان منشعب الی تمام فنون را تا اخیر، نزد پدر بزرگوار شان حاصل و غرض تعلیم علم

۱- حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ از ارشد تلامید حضرت مولانا رشیدالدین خان رحمۃ اللہ علیہ و ایشان از شاگردان خاصی حضرت شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ بودند. حضرات مولانا احمد علی سهارنپوری، مولانا ذوالفقار علی، مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوهری، مولانا محمد یعقوب نانوتوی، مولانا مظهر نانوتوی، مولانا فضل الرحمن عثمانی، مولانا محمد تھانوی، مولانا عبدالرحمن پانی پتی و غیره رحمهم الله از جمله شاگردانشان بودند. ترجمه سنن ترمذی به زبان اردو از شاهکارهای علمی ایشان است. حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ یک پسر به نام حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی و دو دختر، یکی در حیالهی نکاح حضرت مولانا انصار علی رحمۃ اللہ علیہ پدر بزرگوار مولانا عبدالله انصاری رحمۃ اللہ علیہ (داماد مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) و دیگری به عقد نکاح حضرت شاه مجید علی رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد حضرت مولانا خلیل احمد سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ بودند. حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در یازدهم ذی الحجة الحرام سال ۱۲۶۷ هجری قمری وفات نموده و در گورستان مهندیان (قبرستان شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ) در دهلی کهنه در فاصله سه متری صحن مسجد مکی به خاک سپرده شدند و در فاصله چهار متری جانب شمالِ مرقدهشان، مزار گهربار حضرت مولانا شیخ عبدالعزیز شکرپار چشتی رحمۃ اللہ علیہ متوفای ششم جمادی الثانی سال ۹۷۵ هجری واقع است. الراجح الصنادید حصه اول صفحه ۲۰۸.

حدیث نزد حضرت مولانا شاه عبدالغنی مجددی رحمته^۱ روانه گردیدند و دوره‌ی حدیث را نزد حضرت شاه صاحب مجددی رحمته فراگرفته و آنچه از کتاب‌های حدیث مانده بود، آن را نزد حضرت مولانا قاسم نانوتوی رحمته خواندند.

حضرت مولانا رحمته در علوم منقول و معقول، ذهن و فکر عالی داشتند؛ و پس از فراغت، در دانشگاه دولتی اجمیر «اجمیر گورنمنت کالج» تقرر حاصل کرده و در این ایام برای شان وظیفه معاون فرماندار پیشنهاد گردید؛ اما حضرت مولانا رحمته انکار فرمودند.

پس از آن حضرت مولانا رحمته را به صفت معاون تفتیش در سهارنیور گماشتند و در شورش سال ۱۸۵۷ میلادی مطابق ۱۲۷۳ هجری قمری از ملازمت دولتی استعفا کرده و در میرته^۲ در یک چاپخانه به خاطر تصحیح کتاب‌ها ایفای وظیفه می‌کردند. در سال ۱۲۸۳ هجری قمری هنگامی که دارالعلوم دیوبند تأسیس گردید، نظر با بصیرت حضرت مولانا

۱ - حضرت استاذالمحدثین مولانا شاه عبدالغنی مجددی رحمته فرزند شاه ابوسعید مجددی رحمته بودند و حضرت والد ماجد شان از خواص شاگردان شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمته هستند. حضرت شاه عبدالغنی رحمته بعضی کتب را نزد پدر بزرگوار شان خوانده و سپس نزد حضرت شاه محمد اسحاق دهلوی رحمته رفته و پس از تکمیل دروس در سال ۱۲۳۵ قمری و پس از هجرت حضرت شاه محمد اسحاق دهلوی رحمته به حرمین شریفین به جانشینی ایشان سرفراز گشتند. حضرات مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی و غیره علمای نامدار رحمهم الله، از جمله‌ی شاگردان ایشان هستند. حضرت شاه صاحب رحمته به مدینه‌ی منوره هجرت کرده و در سال ۱۲۹۶ هجری قمری^۳ ندای حق لیک گفته و به رحمت ایزدی پیوستند و مرفد منورشان در قبرستان بقیع الفرقه^۴ است. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۹۵/۱.

۲ - میرته یک شهر تاریخی در بهارت، ابالت اثر پردیش هندوستان واقع است.

قاسم نانوتوی رحمته به طرف ایشان متوجه شده و به اشارہی آن جناب در سال ۱۲۹۷ هجری قمری به منصب صدارت تدریس انتخاب و تا آخر حیات به حجت شیخ الحدیث در دارالعلوم دیوبند درس حدیث گفتند.

حضرات شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مفتی عزیز الرحمن عثمانی، مولانا حبیب الرحمن عثمانی (حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی) و غیرہ کبار علماء رحمہم اللہ از شاگردان ایشان هستند.

حضرت مولانا رحمۃ (در طریقہ و سلوک دست ارادت بہ حضرت شیخ الطائفہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی دادہ؛ و پس از اکمال مراحل سلوک، بہ خلافت آن جناب سرافراز گردیدہ و) در تصوف صاحب نسبت بزرگ و ہمیشہ حالت جذبہ بر ایشان غالب بودہ و کشف و کرامت زیادی از ایشان دیدہ شدہ است. ایشان دو بار بہ زیارت حج بیت اللہ مشرف گردیدہ و در شعر و شاعری ذوق وافر داشتہ و در اشعار خویش «گُنام» تخلص می نمودند.

«حالات طیب سوانح حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ»، «مکتوبات یعقوبی» و «بیاض یعقوبی» از تصانیف ایشان است.

حضرت مولانا رحمۃ (تقریباً بہ ساعت یک بجہ شب دوشنبہ) سوم ربیع الاول سال ۱۳۰۲ هجری قمری در نانوتہ وفات کردہ و در یک باغ کنار سرک دفن گردیدند. طیب اللہ قُراءُ و جُعِلَ الْجَنَّةُ مَثْوًاء.

برای تفصیل بیشتر زندگانی حضرت مولانا رحمۃ بہ کتاب «حیات یعقوب و مملوک» (تألیف پروفیسور انوار الحسن شیرکوٹی رحمۃ) رجوع کنید.

(۸) حضرت مولانا ملا محمد محمود دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ملا محمد محمود رحمۃ اللہ علیہ پس از تأسیس دارالعلوم دیوبند، اول‌تر از همه به انتخاب حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ به حیث مدرس دارالعلوم تعیین و از یازدهم محرم الحرام ۱۲۸۳ هجری قمری تا آخرین ایام زندگانی در دارالعلوم به صفت مدرس ایفای وظیفه نمود و حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مدرس اول و پس از ایشان، حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ به حیث مدرس دوم تعیین گردیدند.

حضرت مولانا سید میا اصغر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ در کتاب حیات شیخ‌الهند، پس از تذکر وفات حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نوشته است: «دو سال پس (از وفات حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) از همه قدیم و با فیض عالم دارالعلوم دیوبند، حضرت ملا محمد محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ وفات یافتند». از این عبارت معلوم می‌شود که وفات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ اوایل سال ۱۳۰۴ هجری قمری بوده باشد.

از زندگانی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بیشتر از این چیزی دریافت نشد که مرقوم می‌گشت.

(۹) حضرت مولانا میر باز خان تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا میر باز خان تھانوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۵۸ هجری قمری (در قصبه‌ی بهوجپور ضلع مظفر نگر) پای به جهان هستی نهاده و تعلیمات ابتدائی و متوسط را نزد حضرات مولانا محمد ابن احمد الله تھانوی و مولانا محمد مظهر نانوتوی^۱ و دیگر اساتید رحمہم الله حاصل کرده و در اوایل تأسیس دارالعلوم در سال ۱۲۸۳ هجری قمری جهت تحصیل علوم شامل گردیده و در سال ۱۲۸۴ هجری قمری فراغت حاصل کرده و از جمله‌ی افاضل اولین دارالعلوم دیوبند است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال اول داخله دارالعلوم شرح الوقایة، نورالانوار، شرح عقاید نسفی، مقامات حریری، سبعة معلقة و مسلم شریف را خوانده و در سال دوم در پهلوی

۱ - حضرت مولانا محمد مظهر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ ابن حافظ لطف علی رحمۃ اللہ علیہ ابن محمد حسن صدیقی حنفی نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ برادر حضرات مولانا محمد احسن نانوتوی و مولانا محمد منیر نانوتوی رحمہما الله در سال ۱۸۲۳ میلادی در نانوته ضلع سهارنپور به دنیا آمده و حفظ قرآن کریم و تعلیمات ابتدائی را نزد والد بزرگوار شان به اتمام رسانیده و راهی دهلی شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در شهر دهلی، در نزد حضرات مولانا شاه محمد اسحاق محدث دهلوی، مولانا مملوک علی نانوتوی، شیخ صدرالدین دهلوی و شیخ رشیدالدین دهلوی رحمہم الله زانوی تلمذ ختم کرده و دستار فضیلت را به سر بستند. ایشان پس از فراغت از تحصیل علوم، در مدرسه مظاہر العلوم به تدریس علوم مشغول گشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در بیست و چهارم ذی الحجة الحرام به ندای حق لبیک گفته و به دیار ابدی شتافتند.

دروس خویش به تدریس کتاب‌ها پرداخته و پس از فراغت، (حسب درخواست مهمتم صاحب) در مدرسه‌ی مظاهر العلوم سهارنپور به حیث مدرس دوم تقرر حاصل کردند.^۱

حضرت مولانا میر باز خان رحمۃ اللہ علیہ با شیخ عبدالرحیم سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ (خلیفه‌ی معراج شیخ عبدالغفور سواتی المعروف به آخوند صاحب رحمۃ اللہ علیہ) بیعت کرده و بسیاری علماء از جمله‌ی شاگردان ایشان هستند.^۲

مولانا میر باز خان رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۵ هجری قمری وفات یافتند.

۱ - حضرت مولانا میر باز خان رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۸۸ هجری قمری، به خاطر علالت جناب حضرت مولانا محمد مظهر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ صدرالمدرسین مدرسه مظاهر العلوم سهارنپور، دو بار قائم مقام صدرالمدرسین انتخاب گردیده و انجام وظیفه نمودند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲/ ۲۴.

۲ - تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲/ ۲۴.

(۱۰) حضرت مولانا فتح محمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا فتح محمد صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تعلیمات ابتدائی را حاصل کرده و پس از تأسیس دارالعلوم (در سال ۱۲۸۳ هجری قمری) به دارالعلوم دیوبند آمده و از مختصر المعانی شروع کرده و بالآخره دروہی حدیث را در دارالعلوم به اکیال رسانیده و سند فراغت را در سال ۱۲۸۵ هجری قمری حاصل کرده و در آن سند چنین درج است کہ: «در امتحانات سالانہ نمرہی کامل را حاصل و جایزہ دریافت نموده و استعداد کامل، مناسبت تمام، طبع سلیم، فکر صائب، ذہن رسا داشتند. (حضرت مولانا) نیابت را بہ خوبی انجام می داد و دارای اخلاق حمیدہ بودہ و از برخورد و رفتار ایشان، ہمہی مدرسین و مہتمم راضی و ہم درسان و طلباء کہ از نزد وی چیزی می آموختند، ہمہ تعریف و توصیف کنندہ گان ایشان بودند».

از متن سند فراغت شان (بہ وضوح) معلوم می شود کہ ایشان در جریان تحصیل علوم بہ تدریس طلاب نیز اشتغال داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در (حوض والی مسجد) در تھانہ بھون کہ این مدرسہ جدیداً (توسط حافظ عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ) تأسیس گردیدہ بود، بہ حیث اولین مدرس انتخاب شدہ و این مدرسہ در تھانہ بھون از مدارس ممتاز بہ شمار می رفت.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بہ دست حضرت شیخ محمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کردہ و در تصوف صاحب کشف و کرامت بسیار بودند و یک کتاب («شرح حزب البحر» را بہ اردو) ترجمہ نمودہ اند. (متأسفانہ از سال وفات حضرت مولانا اطلاعی در دست نیست).

(۱۱) حضرت مولانا عبد الحق پورقاسوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبد الحق پورقاسوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۵۸ هجری قمری در قصبه پورقاسی، در شمال ضلع مظفر نگر به دنیا آمده و در سال ۱۲۸۳ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند جهت تحصیل علوم شامل گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۸۶ هجری قمری از دارالعلوم فراغت حاصل کرده (و در اولین جلسه‌ی دستار بندی دارالعلوم دیوبند در سال ۱۲۹۰ هجری قمری در کنار حضرت شیخ الہند و دیگر علماء رحمہم اللہ، دستار فضیلت را به سر بسته و پس از فراغت و دستار بندی در) ریاست رتلام به حیث سر محاسب تعیین گردیده و در تمام عمر در این منصب باقی ماندند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نمونه‌ی از علماء سلف بودند و (بالآخره) در هشتم صفر المظفر سال ۱۳۴۲ هجری قمری وفات کرده و مدفن مبارک شان در رتلام^۱ است.

۱ - رتلام از شهرهای ریاست مدھیہ پردیش در ایالت بہارت ہندوستان موقعیت دارد.

(۱۲) حضرت مولانا عبدالله انصاری البیتھوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالله انصاری البیتھوی رحمۃ اللہ علیہ تعلیمات ابتدائی را در زادگاه شان حاصل کرده و در سال ۱۲۸۵ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند شامل و در سال ۱۲۸۷ هجری قمری فارغ شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از جمله‌ی شاگردان مخصوص و ممتاز حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ به شمار می‌رفتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مدتی را در مکه‌ی مکرمه در خدمت حضرت مولانا حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بوده و از نزد ایشان مسائل سلوک را فرا گرفته و به خلافت آن جناب فایز گشتند. ایشان در طول مدت اقامت در حضور حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کتاب متوی مصوی مولانای روم قدس الله سره العزیز را (به صورت درسی) خواندند.^۱

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت، اولاً در مدرسه‌ی منبع‌العلوم گلاوته‌ی (در سال ۱۲۸۷ هجری قمری) به حیث شیخ‌الحديث تعیین و سپس در سال ۱۳۱۱ هجری قمری در دانشگاه علیگر به صفت ناظم دینیات ایفای وظیفه نموده (و تا آخر عمر در این منصب باقی

۱ - حضرت مولانا عبدالله انصاری البیتھوی رحمۃ اللہ علیہ فرزند ارجمند مولانا انصار علی البیتھوی رحمۃ اللہ علیہ و

پسر کاکای حضرت مولانا خلیل احمد سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ است. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲ / ۳۱

۲ - تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲ / ۲۹.

ماندند و پس از وفات ایشان حضرت مولانا میا احمد انصاری رحمه فرزند شان ناظم دینیات
مقرر گردیدند)

حضرت مولانا رحمه داماد مولانا محمد قاسم نابوی رحمه و (اکرام النساء) دختر برری
حضرت مولانا نابوتوی رحمه در حبالهی نکاح ایشان بود.^۱ حضرت مولانا محمد میا منصور
انصاری رحمه فرزند ارجمند و حضرت مولانا حامد انصاری غازی رحمه نواسه‌ی ایشان هستند
(حضرت مولانا محمد میا منصور انصاری در تحریک سیاسی حضرت شیخ الہدیٰ
افراد برجسته تحریک بوده) و یک تصنیف (مولانا عبدالله انصاری) از نظر من (مولانا مفتی
محمد ظفیر الدین «مفتاحی») گذشته است.^۲

۱ - تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۲.

۲ - متأسفانه از سال وفات حضرت مولانا رحمه اطلاعی دقیق در دست نیست. حضرت مولانا
عبدالحی حسنی رحمه در نزہۃ الخواطر، سال وفات آن حضرت را ۱۳۴۴ هجری قمری نگاشته است که این
سال وفات صحیح نیست؛ زیرا حضرت مولانا رحمه یقیناً که سال‌های قبل از ۱۳۴۴ هجری قمری وفات
نموده‌اند. رجوع کنید: تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲۹/۲.

(۱۳) حضرت مولانا محمد مراد فاروقی مظفر نگری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد مراد فاروقی مظفر نگری رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۶۲ هجری قمری در منطقه «امب» قریب پاک پتن به دنیا آمده و (سلسله نسب شان به شیخ المشایخ حضرت بابا فرید گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ می‌رسد).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سن چهار سالگی سایه‌ی پُر عطوفت پدر را از دست داده و زیر تربیت، والدهی ماجده و مامای شان قرار گرفتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۷۹ هجری قمری جهت تحصیل علوم به لاهور سفر کرده و کتاب‌های ابتدائی ردو و فارسی را در آنجا خوانده و غرض فراگیری بیشتر علوم به شهر دهلی سفر و کتاب‌های ابتدائی عربی را در آن شهر (نزد حافظ غلام رسول خان ویران رحمۃ اللہ علیہ) خواندند. پس از آن به حلقه‌ی دروس حضرت مولانا مفتی لطف‌الله علیگری رحمۃ اللہ علیہ شامل شده و در همین ایام بعضی کتاب‌ها را نزد مولانا ارشاد حسین رام‌پوری رحمۃ اللہ علیہ خوانده و کثرت دارالعلوم ایشان را به دارالعلوم دیوبند کشانده و آنجا داخله گرفته و علوم دینی را تکمیل و در سال ۱۲۸۸ هجری قمری دوره‌ی حدیث را ختم و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۴ هجری قمری هنگامی که به انارهی حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مدرسه‌ی در «حوض والی مسجد» مظفر نگر تأسیس شده ایشان را صدراالمدرسین مقرر نموده و تعام ذمه‌داری مدرسه به دوش مولانا محمد مراد رحمۃ اللہ علیہ قرار گرفته

و مدت چهل سال به درس و تدریس اشتغال داشتند؛ و همین مدرسه، بعدها به نام جناب ایشان «مدرسه مرادیه» مسما گردید.

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاگرد رشید حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ تقریباً پنجاه و دو سال صدارت تدریس و صدارت اہتمام این مدرسه را بہ عہدہ داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۷ ہجری قمری بہ دست حق پرست حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کردہ و بہ درجہی خلافت آن جناب فایز گردیدند.

حضرت مولانا محمد مراد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ مظفر نگری رحمۃ اللہ علیہ در سوم رجب المرجب سال ۱۳۳۲ ہجری قمری هنگام اذان نماز جمعہ، داعی اجل را لبیک گفتہ بہ دیدار حق شتافتند (و در مظفر نگر در احاطہی مسجد «شاہ اسلام»، دفن خاک گردیدند).^۱

۱ - فرزند کوچک حضرت مولانا محمد مراد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ، جناب حضرت مولانا محمد رشید فریدی رحمۃ اللہ علیہ داماد حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ نیرہی مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بودند و بی بی فاطمہ دختر بزرگ حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ در حبالہی نکاح حضرت مولانا محمد رشید فریدی رحمۃ اللہ علیہ بودند. رجوع کنند: تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲/ ۳۱.

(۱۴) شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ الہند مولانا شیخ محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۶۸ هجری قمری در بریلی چشم به جهان گشوده و کتاب‌های ابتدائی و قدوری و غیره (کتاب‌ها) را در نزد حضرت مولانا مہتاب علی رحمۃ اللہ علیہ (و مولانا عبداللطیف رحمۃ اللہ علیہ) خوانده و حضرت ایشان، اولین شاگرد دارالعلوم دیوبند در سال ۱۲۸۳ هجری قمری است.

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نزد اولین مدرس دارالعلوم، حضرت مولانا ملا محمود رحمۃ اللہ علیہ کتاب درسی را باز نموده و ابتداء درس دارالعلوم دیوبند با استاد محمود و شاگرد محمود رحمہما اللہ آغاز و از همان آغازین تا امروز، اللہ تبارک و تعالی تدریس علوم شرعی را در دارالعلوم محمود گردانید.

۱ - حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن فرزند مولانا ذوالفقار علی دیوبندی و برادرزادہی مولانا مہتاب علی دیوبندی و برادر حضرت حکیم مولانا محمد حسن دیوبندی رحمہما اللہ بوده و سلسلہی نسب شان بہ خلیفہی راشد حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ می‌رسد. اکابر علمای دیوبند صفحہ ۴۱.

۲ - حضرت مولانا مہتاب علی رحمۃ اللہ علیہ برادر حضرت مولانا ذوالفقار علی رحمۃ اللہ علیہ و کاکای حضرات شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ و مولانا حکیم محمد حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ بودند، ایشان در مدرسہ شیخ کرامت حسین رحمۃ اللہ علیہ دروس عربی می‌گفتند و ابتدای تعلیم حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ از همین جاست. مولانا مہتاب علی رحمۃ اللہ علیہ پس از مولانا حاجی محمد عابد حسین رحمۃ اللہ علیہ دومین شخصی بودند کہ بہ خاطر آغاز دارالعلوم کمک مالی کردہ و پس از تاسیس دارالعلوم از اعضای مجلس شورا بودہ و امتحانات سالانہ دارالعلوم را بہ وی سپردہ بودند. حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۳ هجری قمری وفات یافتند، رجوع کنید: حاشیہ تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱ / ۱۵۰.

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث (صحاح ستہ) را از نزد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حاصل^۱ (و در سال ۱۲۸۶ ہجری قمری فارغ التحصیل و در سال ۱۲۸۸ ہجری قمری به صفت مُعین المدرس در دارالعلوم مقرر گردیده) و در سال ۱۲۹۰ ہجری قمری دستار فضیلت به دستان مبارک بانی دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ به سر مبارک شان نهادہ شد.

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۱ ہجری قمری به حیث مدرس چہارم در دارالعلوم دیوبند تقرر حاصل نموده و در سال ۱۳۰۸ ہجری قمری به منصب صدارت دارالعلوم فایز گشتند؛ و در دوران صدارت ایشان دارالعلوم دیوبند شہرت عالم گیر حاصل کرد.

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ از دست حق پرست حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ دستار خلافت و اجازت نامہ بیعت را حاصل کرده و تمام عمر عزیز خویش را صرف خدمت دارالعلوم دیوبند نمودند.

حضرات مولانا شاہ انور شاہ کشمیری، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا محمد میا منصور انصاری، مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولانا سید حسین احمد مدنی، (حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی)، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا اصغر حسین دیوبندی، علامہ

۱ - حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بر علاوہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی از نزد حضرات مولانا شاہ عبدالغنی مجددی دہلوی، قطب الإرشاد مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمہم اللہ اجازت روایت حدیث، حاصل نموده بودند. اکابر علمای دیوبند ص ۴۱.

محمد ابراهیم بلیاوی، مولانا فخرالدین احمد، مولانا محمد اعزاز علی، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا سهول احمد بهاگلیپوری و دیگر علمای نامور رحمہم اللہ، از جملہ شاگردان و کتاب‌های متعدد و ترجمہ قرآن عظیم الشان بزرگ‌ترین کارنامہ‌ی علمی ایشان است.^۱

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ برخلاف حکومت بریتانیایی (و ختم اقتدار آن‌ها در سال ۱۳۳۰ هجری قمری) تحریک خویش را شروع و بدین مناسبت در سال ۱۳۳۳ هجری قمری بہ حجاز تشریف بردہ و با غالب پادشاہ و انور پادشاہ دیدار کردہ و در سال ۱۳۳۵ هجری قمری حکومت برطانیہ در آن سرزمین بہ کمک شاہ شریف حسین، والی مکہ معظمہ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ را دستگیر و بہ مالٹا فرستادہ و در ہمین ایام حضرات مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا عزیز گل، حکیم نصرت حسین و مولانا وحید احمد رحمہم اللہ نیز گرفتار و (از آنجا بہ مصر و سپس) بہ مالٹا انتقال گردیدند.

حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ در (بیستم رمضان المبارک) سال ۱۳۳۸ هجری قمری از مالٹا رہا و بہ ہندوستان تشریف آوردند.

۱ - (۱) ترجمہ قرآن عظیم الشان، (۲) الابواب والتراجم، تشریح مقاصد ابواب (کتاب العلم) بخاری، (۳) دلہی کاملہ (اظہار الحق)، (۴) ایضاح الأدلہی کاملہ، در جواب دہ سؤال غیر مقلدین، بیار محققانہ تحریر گردیدہ است، (۵) جہد المقل فی تنزیہ المعز والمذل، (۶) عظمت وحی، (۷) احسن القری فی توضیح اوثق المری، (۸) مرنیہ مولانا گنگوہی، (۹) سدس مالٹا، (۱۰) خطبہی صدارت و فتوی ترکیہ مرات، (۱۱) تقریر ترمذی مرتبہی مولانا عبدالشکور، (۱۲) الورد الشدی علی جامع ترمذی مرتبہی حضرت مولانا میا سید اصغر حسین، (۱۳) الفیض الجاری بشرح صحیح البخاری مرتبہی حضرت مولانا عبدالاحد دیوبندی، (۱۴) کلیات شیخ الہند مرتبہی حضرت مولانا میا سید اصغر حسین، (۱۵) مکتوبات شیخ الہند.

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ هنگام صبح در ہجدهم ربیع الاول ۱۳۳۹ ہجری قمری در دہلی وفات نموده و جسد مبارک شان را بہ دیوبند انتقال (و نماز جنازہی شان را برادر محترم و مرحوم شان حضرت مولانا حکیم محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ ادا) و پیکر شان را در تعز قدم استاد معظم شان حضرت قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در قبرستان قاسمیہ بہ خاک سپردند.

برای تفصیل بیشتر حالات و زندگانی حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بہ کتابہای «اسر مالتا» (تألیف حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی) و «حیات شیخ الہند» رجوع کنید.^۱

۱ - همچنان بہ خاطر تفصیل حیات حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بہ کتاب آنی الذکر رجوع کنید: (۱) حضرت شیخ الہند شخصیت، خدمات و امتیازات، تألیف مولانا محمد اسجد قاسمی ندوی صاحب، (۲) حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن تألیف حافظ محمد ابوبکر شیخ صاحب، (۳) ایک ہفتہ شیخ الہند کی دیس میں، تألیف مولانا اللہ وسایا صاحب مدظلہ، (۴) شیخ الہند کی حیرت انگیز واقعات تألیف سید محمد شاہد سہارنپوری.

(۱۵) حضرت مولانا خلیل احمد محدث سهارنپوری رحمته الله علیه

حضرت شیخ‌المحدثین مولانا خلیل احمد سهارنپوری رحمته الله علیه در سال ۱۲۶۹ هجری قمری در قصبه‌ی انبیته^۱ ضلع سهارنپور به دنیا آمده و سلسله نسب عالی شان به حضرت ابویوب انصاری رضی الله عنه می‌رسند.

(بابای بزرگوار شان حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمته الله علیه به نفس نفیس خود شان در سن پنج‌سالگی برای آن حضرت، بسم‌الله الرحمن الرحیم خوانده و قاعده را شروع نمودند و از آن پس مولانا سهارنپوری رحمته الله علیه تعلیمات ابتدائی را در نانوته و انبیته از نزد اساتذہ حاصل کرده و در سال ۱۲۸۵ هجری قمری^۲ (از والدین اجازت حاصل کرده و به همراهی مامای بزرگوار شان حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمته الله علیه) وارد دارالعلوم دیوبند شده (و در درس کافیه شریک گردیدند). پس از شش ماه به مدرسه‌ی مظاہرالعلوم رفته (و

۱ - حضرت مولانا خلیل احمد سهارنپوری رحمته الله علیه نواسه دختری حضرت استاذ العلماء مولانا مملوک علی نانوتوی رحمته الله علیه و خواهرزاده حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمته الله علیه و برادرزاده حضرت مولانا انصار علی رحمته الله علیه والد ماجد مولانا عبدالله انصاری انبیهوی رحمته الله علیه است. مولانا سهارنپوری رحمته الله علیه از اولاد دختری حضرت شاه ابو المعالی چشتی رحمته الله علیه متوفای ۱۱۱۲ هجری قمری هستند. اکابر علمای دیوبند ص ۴۵، تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲ / ۳۱.

۲ - انبیته یک قصبه‌ی تاریخی در ضلع سهارنپور است. این قصبه به سمت جنوب سهارنپور در کنار سرک که به طرف گنگوه می‌رود، واقع بوده و گفته می‌شود که سپهسالار فیروز شاه تغلق، به نام سمد الله بیگ در سال ۷۷۴ قمری این قصبه را آباد نموده است. حاشیه تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲ / ۳۱.

۳ - در تذکره الخلیل و تذکره مشایخ دیوبند و دیگر کتاب‌های رجال سال ۱۲۸۳ هجری قمری آمده است. حاشیه تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲ / ۳۱.

تفسیر، حدیث و اکثر کتاب‌های فقهی را نزد مولانا محمد مظهر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ خوانده و در سال ۱۲۸۸ هجری قمری فارغ التحصیل گردیدند.^۱

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۸۹ هجری قمری دوباره به دارالعلوم دیوبند آمده و فنون را تکمیل کردند. ایشان در جریان تحصیل علوم، قرآن عظیم الشان را حفظ نموده و در جلسه تقسیم اسناد شرکت و سند فراغت را به دست آورده و در مدرسه‌ی مظاهرالعلوم به حیث مدرس مقرر گردیدند.

(حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت دروس، سفارش‌نامه‌ی را از امامای بزرگوار شار مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ برای مولانا رشید احمد گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ گرفته و به آستانه‌ی رشیدیہ تشریف‌فرما شده و اراده‌ی بیعت نمودند.

حضرت مولانا گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ ابتدا انکار نموده فرمودند: عزیزم شما خود پیر زاده هستید، شمارا به کسی مرید شدن ضرورت چیست؟

مولانا سهارنبوری رحمۃ اللہ علیہ در جواب گفتند: حضرت مولانا! من چگونه پیر زاده‌ام که به سگان دریار شما هم برابر نیستم. من به بیعت شما حاجتمند نه، بلکه سراپا محتاج هستم. پس از شنیدن این سخنان و دیدن عجز و انکسار، حضرت مولانا گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ فرمودند: پس پس بسیار خوب. پس به ایشان بیعت دادند.

۱ - حضرت مولانا سهارنبوری رحمۃ اللہ علیہ بر علاوه مولانا محمد مظهر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اجازت روایت حدیث را از نزد مولانا شاه عبدالغنی مجددی رحمۃ اللہ علیہ و مولانا شیخ احمد زینی دحلان رحمۃ اللہ علیہ مفتی شافعی مکی معظمه و دیگران حاصل نموده بودند. اکابر علمای دیوبند ص ۴۷.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۳ هجری قمری به اصرار مولانا جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ به بهوپال اعزام و ایشان در سال ۱۲۹۷ هجری قمری به بهاولپور تشریف بُرده، از همانجا دوباره عازم حج بیت الله عظام گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در مدت اقامت در حرمین شریفین به خدمت و حضور حضرت مولانا حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بوده و حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلافت را تحریری به حضرت سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ اعطاء نموده (و دستار مبارک را از سر شان برداشته و بر سر حضرت مولانا سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ گذاشتند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از مراجعت به هندوستان به آستانه‌ی رشیدیہ تشریف آورده و اجازت‌نامه و دستار را به حضور مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ تقدیم نمودند. حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ این حُسن ادب حضرت مولانا سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ را ملاحظه نموده، نهایت خُرسند شده و دستار را دوباره به مولانا سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ داده و در آن اجازت‌نامه، حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نیز در کنار دست خط حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دست خط فرمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ چند ایام در مدرسه‌ی مصباح‌العلوم بریلی به حیت شیخ الحدیث تعیین و از سال ۱۳۰۸ هجری قمری تا سال ۱۳۱۴ هجری قمری به حیت مدرس دوم در دارالعلوم بریلی ایقای وظیفه نموده و در هشتم جمادی‌الآخر سال ۱۳۱۴ هجری قمری به صفت شیخ الحدیث مظاهرالعلوم سهارنپور مقرر گردیدند.

«بذل المجهود شرح سنن ابو داود شریف»^۱ و دیگر تصانیف^۲ از خدمات ارزنده‌ی شان هست. (مولانا بذل المجهود را در سال ۱۳۳۵ هجری قمری در سهارنیور شروع نموده و در سال ۱۳۴۵ هجری قمری در مدینه‌ی منوره به اتمام رسانیدند).

حضرت مولانا رحمته الله در سال ۱۳۴۴ هجری قمری در مدینه طیبه هجرت کرده و آنجا اقامت گزین شده و بالاخره در روز چهارشنبه پانزدهم ربیع الآخر سال ۱۳۴۶ هجری قمری در شهر رسول الله صلی الله علیه و آله (مدینه‌ی منوره) وفات کرده و در جنت البقیع متصل قبه‌ی اهل بیت آسوده خواب گردیدند.^۳

به خاطر تفصیل بیشتر زندگانی حضرت مولانا رحمته الله به کتاب «تذکره الخلیل» رجوع کنید.

۱ - در مورد کتاب «بذل المجهود» این مطلب قابل عرض است که: یکی از علمای مشهور الازهر شریف، جناب حضرت علامه ابو محمد محمود رحمته الله بالای ابو داود شریف، شرحی شهره‌ی آفاق به نام «منهل» نگاشته و در مصر به ریور طبع رساندند؛ اما این شرح مأخوذ از «بذل المجهود» نه، بلکه اکثر و بیشتر از نصف، نصف صفحات، مکمل عبارت‌های بذل المجهود بدون تبدیلی الفاظ نقل گردیده و مناسفته، صرف در یکجا از «بذل المجهود» نام گرفته‌اند. اکابر علمای دیوبند صفحه ۴۶.

۲ - (۱) براهین القاطعه بجواب اتوار ساطعه، (۲) مطرقة الکرامه علی مرآة الإمامة، (۳) هدايات الرشید إلى افحام العنید، (۴) تنشيط الآذان فی تحقیق محل اذان، (۵) اتمام النعم ترجمه‌ی اردوی تبوت المحکم (۶) فتاوی در چهار جلد ...

۳ - در کتاب تاریخ دارالعلوم دیوبند محل دفن شان را در گورستان بقیع در جوار حضرت ذی النورین سیدنا عثمان ابن عفان رضی الله عنه گفته است. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲/ ۳۳.

(۱۶) حضرت مولانا قاضی محی الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

(حضرت قاضی محی الدین مرادآبادی صاحب رحمۃ اللہ علیہ از شاگردان خاص حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ و از جمله‌ی علمای جلیل‌القدر بوده و در ریاست بهوپال به منصب قضاء فایز گردیده بودند) و در روداد دارالعلوم تحریر است:

«جناب مولانا قاضی محی الدین خان صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ عضو مجلس شورای دارالعلوم و از شاگردان قدیم و از افراد خاص حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ به شمار می‌رود. ایشان مدت طولانی عهده‌دار منصب قضا در ریاست بهوپال بوده و تمام عمر عزیز شان را با وقار و حشمت سپری نمودند».

والد بزرگوار حضرت قاضی صاحب از مصاحبین خاص بهادر شاه ظفر بوده و با حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ عقیدت و ارادت تمام داشته و از مصاحبان خاص ایشان بودند.

حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۸۵۷ میلادی مطابق ۱۲۷۳ هجری قمری در هنگام «معرکه شاملی» تجاویز خویش را ذریعه ایشان به بهادر شاه ظفر رسانیده بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از سال ۱۳۱۳ هجری قمری تا ۱۳۴۷ هجری قمری از جمله‌ی اعضای مجلس شورای دارالعلوم بود و بالاخره در سال ۱۳۴۷ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته به رحمت ایزدی پیوستند.

(۱۷) حضرت مولانا فخرالحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا فخرالحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی گنگوه متولد و در همان‌جا نشو و نما یافته و علوم ابتدائی را در آنجا خوانده و در سال ۱۲۸۴ هجری قمری در دارالعلوم شامل گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از شاگردان خاص حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ و از هم‌درسان حضرات مولانا شیخ‌الہند محمودالحسن دیوبندی و مولانا احمد حسن ابروہی رحمہما اللہ بودند. ایشان در سال ۱۲۹۰ هجری قمری از دارالعلوم فراغت حاصل کرده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در جریان تحصیل علوم در دارالعلوم دیوبند، همیشه در مصاحبت حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بوده و دلچسپی خاصی به مناظره داشتند. ایشان پس از فراغت به حیث شیخ‌الحديث در مدرسه‌ی «خورجہ» تعیین و پس از مدتی در مدرسه «عبدالربّ دہلی» رفته و به مسند تدریس نشستند (و همدریں ایام بعضی تصانیف حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ را شائع کردند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ «مباحثہ شاہ جهان‌پور» را مرتب کرده (کہ اصل نسخہ‌ی آن در دارالعلوم موجود است) و حاشیہ‌ی مبسوطی، در سنن ابو داود بہ نام «التعلیق المحمودہ» نگاشتند کہ در مطبعہ مجیدی کانپور طبع گردیدہ و همچنان «حاشیہ‌ی ابن ماجہ» را تحریر نمودند کہ در مطبع نامی کانپور بہ زیور طبع آمدہ و ہم کتابی را در رابطہ بہ حیات و خدمات علمی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ (در حدودی کم و بیش یک ہزار

صفحات) به رشته تحریر درآورده بودند که در هنگام قیام در کانپور متأسفانه در اثر یک آتش‌سوزی در منزل شان (با دیگر کتاب‌ها) حریق و به خاکستر مبدل گردیده است.

حضرت مولانا فخرالحسن صاحب گنگوهی رحمۃ اللہ علیہ در اخیر ایام عمر مبارک شان، گنگوه را ترک کرده و در کانپور اقامت گزین شده و در سال ۱۳۱۵ هجری قمری در همان‌جا وفات نموده، دفن خاک گردیدند.

(۱۸) حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمہ اللہ

مولانا احمد حسن صاحب امروہی رحمہ اللہ^۱ از خاندان سادات رضویہ امروہہ در سال ۱۲۶۷ ہجری قمری در امروہہ بہ دنیا آمدہ و تعلیمات ابتدائی را در امروہہ (از نزد حضرات مولانا سید رأفت علی، مولانا کریم بخش و مولانا محمد حسین جعفری رحمہم اللہ) حاصل کردہ و کتابہای حدیث را نزد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ^۲ خواندہ و در سال ۱۲۹۰ ہجری قمری از دیوبند فارغ گردیدند.

حضرت مولانا امروہی رحمہ اللہ با شیخ المشائخ حضرت مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ بیعت نمودہ و بہ خلافت آن جناب فایز گشتند.

حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمہ اللہ (ابتدا در مدرسہ «خورجہ» و سپس در مدارس مختلف سنہیل و دہلی منہج شیخ الحدیث تدریس نمودہ) و در سال ۱۲۹۶ ہجری قمری ہنگامی کہ بہ حکم حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ سنگ تہداب مسجد شاہی قاسمی مرادآباد (معروف بہ «مدرستہ الغریاء») گذاشتہ شد، در آن مدرسہ بہ صفت شیخ الحدیث تعیین گردیدہ و تا سال ۱۳۰۳ ہجری قمری آنجا بودند. ایشان (پس از

۱ - حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمہ اللہ فرزند سید اکبر حسین بودہ و نسب عالی شان بہ سادات حسینیہ می رسد. اکابر علمای دیوبند ص ۷۷.

۲ - حضرت مولانا رحمہ اللہ را بر علاوہ مولانا محمد قاسم نانوتوی، اجازت روایت حدیث را، از نزد حضرات مولانا عبدالغنی مجددی محدث دہلوی، مولانا احمد علی سہارنپوری، مولانا قاری عبدالرحمن پانی پتی و مولانا عبدالقیوم بہوپالی بدھانوی رحمہم اللہ نیز حاصل بود. اکابر علمای دیوبند ص ۷۷.

استعفا) از آنجا به مدرسه‌ی مسجد جامع امروهه «مدرسه‌ی اسلامیة عربیه» آمده و سال‌های چند، درس حدیث می‌دادند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۹ هجری قمری وقتی در مرادآباد جلسه «مؤتمرالانصار»^۱ دایر گردید، صدارت آن به حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سپرده شد و هزاران عالم از نزد ایشان، فیض‌یاب گردیده‌اند.

(حضرت مولانا امروہی رحمۃ اللہ علیہ نظر به درخواست شورای دارالعلوم به دیوبند تشریف آورده و مدتی چند ماه تدریس کرده و سپس به مدرسه امروهه بازگشتند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در شب بیست و نهم ربیع‌الاول سال ۱۳۳۰ هجری قمری، (در حالیکه در وقت احتضار کلمات «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ»^۲ در زبان مبارک شان جاری بود)، داعی اجل را لبیک گفته و نماز جنازه‌ی شان، توسط حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب مهتم دارالعلوم رحمۃ اللہ علیہ فرزند رشید مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اداء و در مسجد جامع امروهه، در گوشه‌ی صحن جنوبی دفن خاک گردیدند.

۱ - این جلسه با جمعی عظیمی از فضلاء دارالعلوم دیوبند و دیگر علماء به‌خاطر اشاعت، ترویج، اعانت و امداد مالی دارالعلوم دایر و پس از این جلسه، دیری نگذشته بود که شاخه‌های «جمعیة الانصار» به نام اقسام‌المعارف در هر گوشه و کنار هندوستان رسیده و مصدر خدمات شایان به مردم گردیده‌اند. رجوع کنید: تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱/ ۲۲۱.

۲ - از حضرت ابوهریره رضی اللہ عنہ روایت است که حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمودند: دو کلمه است که در نزد خدای رحمان دوست‌داشتنی است، که بر زبان ادای آن سُبُک است ولی در ترازوی اعمال سنگین می‌باشد: «سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ». بخاری ۷۵۶۳، مسلم ۲۶۹۴.

(۱۹) حضرت مولانا مفتی محمد صدیق انبیهوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی محمد صدیق انبیهوی رحمۃ اللہ علیہ در وطن خویش انبیهہ ضلع سہارنپور در دنیا پیدا شده و در سال ۱۲۸۵ هجری قمری به همراهی پسر کاکای شان، حضرت مولانا خلیل احمد محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ وارد دارالعلوم گردیده و در سال ۱۲۹۲ هجری قمری فارغ شده و پس از فراغت در دارالعلوم دیوبند به حیث معین المدرسین تعیین گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سپس در مدرسہ منبع العلوم گلاوتھی ضلع بُلند شہر، مسند تدریس را زینت بخشیدہ و از آنجا بہ مدرسہ فتح پوری دہلی رفتہ و بہ حیث مدرس بہ تدریس علوم پرداختند. ایشان در اخیر بہ مالیرکوتلہ (پنجاب) رفتہ و بہ مسند افتاء فایز گشتہ و تمام عمر را در آنجا گذرانیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در علوم عقلیہ و تقلیدہ مهارت تام داشتہ و تدریس شان نہایت سہل و آسان بودہ و در صدور فتوا از شہرت بہ سزایی برخوردار بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کردہ و بہ خلافت آن جناب ممتاز گردیدہ و ایشان صاحب کشف و کرامت و در معاصرین از جملہ صاحبان اسرار و معارف شمار می شدند و زہد و تقوایی شان، زبان زد عام و خاص بود.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در شب جمعہ بیست و ہشتم ماہ صفر المظفر سال ۱۳۴۴ ہجری

قمری وفات کردہ و در مالیرکوتلہ پنجاب بہ خاک سپردہ شدند.

(۲۰) حضرت مولانا عبدالعلی میرتھی رحمته

حضرت مولانا عبدالعلی میرتھی رحمته در عبدالله پور ضلع میرتھ به دنیا آمده و به حساب ابتدائی را حاصل و وارد دارالعلوم دیوبند شده و در سال ۱۲۹۴ هجری قمری در محصل علوم فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمته از شاگردان ارشد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته است ایشان پس از فراغت در دارالعلوم به حیث استاد مقرر شده و تا سال ۱۲۹۷ هجری قمری با درس و تدریس فریضه‌ی خویش را انجام داده؛ (و سپس در مدرسه‌ی شاخی مرد آباد به حیث مدرس اول مقرر گردیده و تا سال ۱۳۰۶ هجری قمری به آن منصب بقاء و ضمه نموده) و پس از آن، ایشان را به صفت شیخ الحدیث در مدرسه‌ی «عبدلرب دهلوی» غره و در آن مدرسه مدت طولانی به تدریس حدیث مشغول بوده و (حضرت حکیم زکیمت مولانا اشرف علی تھانوی و حضرت مفتی کفایت الله دهلوی) و دیگر اکابر علماء رحمهم الله در جمله‌ی شاگردان شان هستند.

حضرت مولانا رحمته در زهد و تقوا سرآمد روزگار خویش بوده و هرگز صف و جماعت از نزد شان ترک نشده بود. در اخیر عمر زمانی که مرض فلج دیرگیر شایع گردید، شاگردان آن حضرت ایشان را بلند کرده و در صف اول حاضر می‌کردند.

حضرت مولانا رحمته در دهلوی وفات کرده و مسلمانان کثیر به سنج حاره‌ی شام حاضر گردیده بودند (و در نماز جنازه چنان ازدحام مردم بوده، گویا که تمام مسلمانان دهلوی در جنازه‌ی آن حضرت اشتراک نموده باشند).

(حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی) این مقوله حضرت مولانا را نقل می نمودند که همیشه می فرمودند: «قاسمی شوید، هرگز گرسنه و برهنه نمی مانید، من معیوب (مفلوج) را بنگرید، (که نه ایستاده شده می توانم و نه به درستی نشسته می توانم، مگر از رزق معینه) در حجره ی من، هر قسم نعمات در هر زمان به صورت وافر موجود است».

(۲۱) عارف بالله حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام الفقهاء مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۷۵ هجری قمری چشم به جهان گشوده و نام تاریخی ایشان ظفرالدین است. ایشان فرزند ارجمند حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ متوفای ۱۳۲۵ هجری قمری از بنیان گذاران دارالعلوم دیوبند هستند. والد بزرگوار شان در اواخر سال ۱۲۸۴ هجری قمری ایشان را در دارالعلوم، جهت حفظ قرآن کریم داخل کرده و در سال ۱۲۸۷ هجری قمری نزد حضرت حافظ نامدار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ از حفظ کلام الله مجید فارغ گردیده و به تحصیل علوم مشغول گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۵ هجری قمری دوره‌ی حدیث را تکمیل نموده و در سال ۱۲۹۸ هجری قمری دستار فضیلت را (به دستان مبارک قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ) به سر بسته و پس از اخذ سند به حیث معین مدرس تقرر حاصل کرده و در ضمن تدریس دروس، خدمت فتوا نویسی را (زیر نگرانی حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ) به ایشان تفویض کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۹ هجری قمری به صفت مدرس در «اسلامیه اندرکوت» در میرته اعزام شدند و مدت طولانی در آنجا تدریس می کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۰۹ هجری قمری (حسب دستور اراکین دارالعلوم دیوبند به دارالعلوم خواسته شده و) به حیث نائب مهمم در دارالعلوم دیوبند تعیین گردیده و در سال ۱۳۱۰ هجری قمری وقتی دارالافتاء در دارالعلوم افتتاح گردید، (در این منصب

عظیم، حسب دستور قطب الارشاد شیخ المشایخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ایشان را مفتی دارالعلوم مقرر و تا سال ۱۳۴۶ هجری قمری در این مقام مصدر خدمت بوده و در پهلوی انجام خدمت در منصب افتاء، دو سه کتاب (حدیث، تفسیر و فقه) را نیز تدریس می کردند.^۱

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در وسط ماه ربیع الآخر سال ۱۳۴۷ هجری قمری برای چند مدت در دایبیل دوره‌ی حدیث را تدریس می نمودند.

فتاویٰ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تاکنون، ده جلد ضخیم آن با ترتیب فقهی و تحشیہ خاکسار محمد ظفرالدین (مفتاحی رحمۃ اللہ علیہ) چاپ و به «فتاویٰ دارالعلوم دیوبند» شهرت دارد.^۲

۱ - حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اجلالین شریف را به زبان اردو ترجمه نموده و حسب فرمایش شاگردشان حضرت مولانا قاضی بشیرالدین رحمۃ اللہ علیہ مالک مطبع مجبائی میرته بر رسالہ‌ی «میزان البلاغۃ» حضرت مولانا شاه عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ حاشیہ مبسوط نگاشتند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۴۸/۲.

۲ - حضرت مفتی عثمانی رحمۃ اللہ علیہ مدت ۳۶ سال در این دارالافتاء مصدر خدمت بوده و متأسفانه مدت هجده سال فتاویٰ صادرشده، توسط ایشان ثبت و راجستر نگردیده و پس از سال ۱۳۲۹ هجری قمری طلبان، در نقل فتاوا شروع کرده و در سال ۱۳۳۳ هجری قمری، پس از تقرر جناب مولانا قاضی مسعود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ همه فتاوا ثبت و راجستر و یک نقل آن محفوظ گردید. حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ ابتدا ذخیرہ‌ی بی مثال مسائل فقهی جناب مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ را در دو جلد مختصر، که غالباً مجموعہ‌ی یک یا دوسالہ فتاوا بوده، به نام «عزیز الفتاوی» شائع کردند و پس از آن حضرت مولانا قاضی محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ مهتمم دارالعلوم دیوبند تمام فتاوی راجستر شده را با ترتیب جدید تحت نگرانی مولانا مفتی ظفرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ یکجا جمع آوری و شائع نمودند.

(حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہ نزد مہتمم ثانی دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا رفیع الدین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ دست ارادت دراز نموده و پس از ریاضت‌ها و مجاہدہی سیار در طریقہی عالیہ تقشبندیہ از طرف پیر دستگیر خرقہی خلافت پوشیدہ و حضرت مولانا قاری محمد اسحاق میرتھی رحمۃ اللہ علیہ پیر و مرشد حضرت مولانا بدر عالم میرتھی رحمۃ اللہ علیہ مہاجر مدنی، از جملہی مریدان خاص ایشان هستند).

حضرت مفتی صاحب در شوال المکرم سال ۱۳۰۵ ہجری قمری بہ سفر حج بیسالتہ رفتہ و پس از انجام مناسک بہ نزد حضرت شیخ المشایخ حافظ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ قیام فرما شدہ و تا ماہ صفر المظفر سال ۱۳۰۷ ہجری قمری بمقامی مراحل سلوک را طی نمودہ و بہ خلافت آن جناب در طریقہی عالیہ چشتیہ نیز فایز گشتند).

(حضرات مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی، مولانا محمد ادیس کاندہلوی، مولانا بدر عالم میرتھی مہاجر مدنی، مولانا مناظر احسن گیلانی، مولانا مفتی عتیق الرحمن عثمانی، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، مولانا قاری محمد طیب قاسمی و غیرہ علماء از شاگردان و فیض یافتگان ایشان هستند).

۱ - حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرزند مفتی اعظم مولانا مفتی عزیز الرحمن رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۱۹ ہجری قمری در دیوبند چشم بہ جہان ہستی گشودہ و در سن نہ سالگی از حفظ قرآن عظیم الشان فارغ گشتہ و وارد دارالعلوم دیوبند شدہ و تمام علوم و فنون را تکمیل نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از نزد حضرات شیخ الاسلام مولانا شاہ انور شاہ کشمیری، شیخ الاسلام مولانا شیر احمد عثمانی، حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانی، مولانا حافظ محمد احمد قاسمی، مولانا میا اصغر حسین رحمہم اللہ کسب فیض نمودہ و از بحر ذخار ایشان بہرہ مند گردیدہ اند.

(حاشیہ باقیماندہ در صفحہی بعدی) ➤

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ در شب ہفدهم جمادی الثانیہ ۱۳۲۷ ہجری قمری وفات کردہ (و نماز جنازہی شان توسط حضرت مولانا سید اصغر حسین رحمۃ اللہ اداء) و در قبرستان قاسمی دفن خاک گردیدند.

۴۰ (باقیمانده حاشیہ صفحہ ی قبلی)

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ پس از فراغت مدت دو سال بہ حیث معین المدرس، در دارالعلوم دیوبند ایفای وظیفہ نمودہ و سپس بہ دارالعلوم اسلامیہ دابھیل گجرات تشریف فرما شدہ و مدت پنج سال در مسند درس و تدریس و فتاوی نویسی مشغول گشتند.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ پس از ایجاد ادارہ ندوۃ المصنفین در سال ۱۹۳۷ میلادی معہ رفقاء ۴ دہلی تشریف آورده و قلم برداشته خدمات شایان را انجام دادند. ترجمہ اردوی «الکلم الطیبہ» شیخ ابن تیمیہ حرائی و «صید الخاطر» شیخ ابن قیم جوزیہ رحمہما اللہ از شاہکرمای علمی ایشان در ندوۃ المصنفین است.

حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن رحمۃ اللہ در دوازدہم منی سال ۱۹۸۴ میلادی داعی اجل را لبیک گفته و بہ دیار ابدی شتافتند. پیکر مبارک شان در قبرستان مہندیان در چند قدمی دارالمدرسین در کنار راہ دفن خاک گردیدہ است.

رجوع کنید: الواح الصنادید حصہ اول صفحات ۲۹۴ تا ۲۹۹، تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۴۶/۲.

(۲۲) حضرت مولانا منصور علی خان مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا منصور علی خان مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ از شاگردان ارشد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بوده و در سال ۱۲۹۵ هجری قمری از دارالعلوم فراغت حاصل کرده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با استاد گرامی شان محبت و عقیدت مخلصانه و والهانه داشته و مدت طولانی در خدمت شان بودند. ایشان پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند به وطن خویش حیدرآباد دکن رفته و در جامعه طیبیه حیدرآباد به تدریس علوم مشغول گردیده و مدت زیادی آنجا ماندند.

از جمله تصنیفات و خدمات علمی شان «مذهب منصور» در دو جلد، «فتح‌المبین» و «معیار الادویه» مشهور است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در اخیر عمر مبارک شان به مکه مکرمه رفته و آن شهر مقدس را مسکن و ماوا انتخاب کرده و بالاخره در آن بلدهی طیبیه در سال ۱۳۲۷ هجری قمری وفات و دفن خاک گردیدند.

(۲۳) حضرت مولانا حکیم رحیم اللہ بجنوری رحمہ اللہ

حضرت حکیم صاحب رحیم اللہ بجنوری رحمہ اللہ فرزند مولانا علیم اللہ خان رحمہ اللہ ہستند والد ماجد شان از ہمراہان و دوستان حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ (و ار شاگردان خاص حضرت مولانا مملوک علی نانوتوی رحمہ اللہ) بودند.

حضرت حکیم صاحب رحمہ اللہ از شاگردان ارشد مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ بودہی در سال ۱۲۹۵ ہجری قمری از دارالعلوم فراغت حاصل نمودند.

(حضرت مولانا در علم عقاید و کلام و فن مناظرہ مہارت کامل داشتند و در زبان عربی و فارسی کتابہای را تألیف و از خود بہ یادگار گذاشتند).^۱

حضرت حکیم صاحب رحمہ اللہ علوم طبی را نزد حکیم ابراہیم لکھنوی رحمہ اللہ خواندہ و بسیاری کتابہا را در این باب تصنیف کردہ اند.

حضرت حکیم رحمہ اللہ در ہنگام سفر حج بہ حضور حضرت مولانا حاجی امداد لہ مہاجر مکی رحمہ اللہ حاضر و بہ دست حق پرست آن جناب بیعت کردند.

حضرت مولانا حکیم صاحب رحمہ اللہ در سال ۱۳۴۷ ہجری قمری پس از ادای دو رکعت نماز جمعہ در ہنگام سلام، روح شان بہ عالم ملکوت پرواز کردہ و بہ رفیق اعلیٰ پیوستند.

۱ - تألیفات حضرت مولانا رحمہ اللہ کتب ذیل اند: (۱) الاقتصاد فی الضاد. (۲) تہدید المنکرین لقرآن رب العالمین. (۳) اظہار الحقیقہ. (۴) الکافی للاعتقاد الصافی. (۵) ابطال اصول الشیعہ بدلائل العقلیۃ والنقلیۃ. (۶) جوابات الاعتراضات الواحیۃ. (۷) احسن الکلام فی اصول عقاید الاسلام. (۸) زجر المتاع لکنع انتفاع عن وجہ الوجوب والامتناع. (۹) اثبات القدرة الالہیۃ باقامۃ الحجۃ الالہامیۃ.

(۲۴) حضرت مولانا حکیم محمد حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حکیم محمد حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ برادر کوچک حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ و فرزند مولانا ذوالفقار علی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ هستند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۵ هجری قمری از دیوبند فراغت حاصل و از ابتدا تا انتها در دارالعلوم دیوبند بودند. ایشان پس از فراغت از دارالعلوم در شهر دہلی رفته و علم طب را (از نزد حکیم عبدالمجید خان رحمۃ اللہ علیہ) حاصل و در سال ۱۳۰۲ هجری قمری دوباره به دارالعلوم تشریف آوردند. ایشان رحمۃ اللہ علیہ پس از برگشت از دہلی به تدریس عربی (تفسیر، حدیث و فقه) و تعلیم طب مصروف بوده و در ضمن معالجه‌ی طلاب نیز سپرد به ایشان گردیده و از این رو به دارالعلوم همیشه باقی ماندند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت شیخ المشایخ مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت نموده و به تزکیہ باطن پرداخته و ایشان از اصحاب و خدام خاص حضرت قطب الإرشاد حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بودند.

حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ در پانزدهم ماه ربیع الاول سال ۱۳۴۵ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به رحمت ایزدی پیوسته (و در قبرستان قاسمی دفن خاک گردیدند).

(۲۵) شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالرحمن امروہی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالرحمن امروہی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۷۷ هجری قمری در بمبئی متولد گردیده و با والدین به حرمین شریفین سفر کرده و قرآن عظیم الشان را در آنجا حفظ نمودند. ایشان تعلیمات ابتدائی را در مکه مکرمه حاصل و دوباره به هندوستان آمده و ابتدا در نزد حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ به کسب علوم مشغول گردیده و سپس به دیوبند شامل و تفسیر و حدیث را نزد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ خوانده و از این رو عموماً در هنگام تدریس به حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ حواله می دادند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در تفسیر قرآن کریم مهارت تمام داشته و مدت طولانی در مدرسه‌ی شاهی مرادآباد، بمبئی، جامعه دابھیل و جامعه اسلامیہ امروہہ تدریس (و مدت ۶۰ سال انجام خدمت) کرده و تعداد بسیاری از علماء از حمله‌ی شاگردان شان هستند. در سال ۱۳۶۲ هجری قمری در دارالعلوم چند ایامی درس تفسیر و حدیث داده و در تدریس حدیث و فقه در بین اقران، مقام عالی و ممتاز داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در تفسیر «بیضاوی»، «مطول» و «مختصر المعانی» حواشی بسیار مفید تحریر نموده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت شیخ العرب والعجم مولانا حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ بیعت و اجازه خلافت یافته و بالاخره به عمر نودسالگی در بیست و دوم

جمادی الثانی سال ۱۳۶۷ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و در پهلوی استاد مبارک
نان حضرت مولانا احمد حسن امروہی رحمۃ اللہ علیہ (در مسجد جامع امروہہ) دفن خاک گردیدند.

(۲۶) حضرت مولانا حکیم جمیل الدین نگینوی ثم دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حکیم جمیل الدین رحمۃ اللہ علیہ اصلاً از نگینه ضلع بجنور بودند و در سال ۱۲۹۹ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل کرده‌اند.

حضرت مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ در علوم دینی و طب مهارت تام داشته و زبان ردِ عام و خاص بوده و تمام عمر، علوم متذکره را تدریس می‌کردند.

حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت، ابتدا در غازی‌پور قیام نموده و از آنجا به دهلی تشریف بُردند. حضرت علامه محمد ابراهیم رحمۃ اللہ علیہ از شاگردان ممتاز ایشان است و زمانی که حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ در مدرسه‌ی جونپور^۱ تدریس می‌کردند، از نزدشان علم حاصل نموده بودند.

حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ در شب هجدهم صفرالمُظفر سال ۱۳۵۵ هجری قمری پس از ادای نماز تهجد، اصل حق گردیده و به زندگانی ابدی پیوستند.

۱ - جونپور یک شهر تاریخی در بهارت، ایالت مشرقی اترپردیش هندوستان واقع است.

(۲۷) حضرت مولانا حکیم عبدالوهاب غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حکیم صاحب عبدالوهاب رحمۃ اللہ علیہ در قصبه یوسف پور، صبح غازی پور در شرق یو پی به دنیا آمده و (پس از حفظ قرآن کریم در سن دہ سالگی، علوم ابتدائی صرف و نحو را در وطن مألوف حاصل کرده، وارد دارالعلوم دیوبند گردیده و) در سال ۱۳۰۰ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل (و ادب عربی را نزد حضرات مولانا فیض الحسن سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ و مولانا ذوالفقار علی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ و عمه طب را در شهر دہلی نزد حکیم محمود خان رحمۃ اللہ علیہ خوانده اند).

حضرت حکیم رحمۃ اللہ علیہ بہ دست حق پرست حضرت مولانا شیخ رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و در خدمت شان بہ تزکیہ باطن مشغول گردیده و بہ نیس دعای حضرت مرشد بزرگوار شان، در نبض شناسی بہ کمال رسیدہ و در معالجہ بہ شهر دہلی مشہور و زبانزد عام و خاص بودند. ایشان از کودکی نابینا ولی فساد در بودہ و ذہن رسا و حافظہ بسیار قوی داشتند.

حضرت حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ در ربیع الثانی سال ۱۳۶۰ هجری قمری در دہلی وفات کردہ و حسب آرزوی دیرینہی آن حضرت، پیکر مبارک شان را بہ قصبہ ی گنگوہ انتفال و در پہلوی پیر بزرگوار شان حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ دفن خاک سوختہ

(۲۸) حضرت مولانا حافظ محمد احمد قاسمی مهتم دارالعلوم رحمته

حضرت حافظ صاحب مولانا محمد احمد قاسمی رحمته فرزند ارجمند و رشید قاسم العلوم والخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته در سال ۱۲۷۹ هجری قمری در قصبه نانوتو به دنیا آمده است.

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته ایشان را پس از حفظ قرآن عظیم الشان به منبع العلوم گلاوٹھی ضلع بلند شهر^۱ فرستادند و تعلیمات ابتدائی را آنجا حاصل و سپس به جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد در نزد مولانا احمد حسن امروہی رحمته اعزام و کتابهای متوسط و فنون را در نزد ایشان خواندند. در سال ۱۲۹۷ هجری قمری مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته (حافظ صاحب را) به دارالعلوم دیوبند خواستند و نزد (حضرت شیخ الہندیہ معقولات و کتابهای بلند عربیت) و نزد حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمته ترمذی شریف را خوانده (و سپس در آستانہ رشیدیہ در گنگوہ نزد) حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمته حاضر شدہ و دورہی حدیث و کتابهای تفسیر را بہ اتمام رسانیدند.

حضرت مولانا حافظ صاحب رحمته در سال ۱۳۰۳ هجری قمری بہ حبث مدرس عربی در دارالعلوم دیوبند مقرر گردیدہ و دہ سال مسلسل در آنجا (صحیح مسلم، ابن ماجہ، مشکاۃ المصابیح، مختصر المعانی، جلالین شریف، میرزاہد و تمامی فنون را) تدریس نمودند.

۱ مدرسہ منبع العلوم گلاوٹھی توسط مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته بنا گردیدہ بود و حضرت

مولانا محمد احمد قاسمی رحمته در آن مدرسہ زیر نگرانی شوہر خواہرشان، حضرت مولانا عبداللہ انصاری

نبینہوی رحمته علوم را حاصل نمودند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۵۶/۲

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (پس از ہجرت مولانا شاہ رفیع الدین صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ بہ مکہ مکرمہ) در سال ۱۳۱۳ ہجری قمری ایشان را بہ حیث مہتمم دارالعلوم تعیین نموده و مدت ۳۵ سال در این منصب ایفای وظیفہ کردہ و در پہلوی این مسئولیت بہ تدریس علوم نیز اشتغال داشتند۔ ایشان در سال ۱۳۴۱ ہجری قمری بہ حیث مفتی اعظم بہ حیدرآباد تشریف بُردہ و در سال ۱۳۴۴ ہجری قمری دوبارہ بہ دارالعلوم آمدہ و کمر خدمت بستند۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سفر اخیری کہ بہ حیدرآباد داشتند، در سوم جمادی الاول سال ۱۳۴۷ ہجری قمری در ہنگام سفر بہ داخل ریل (قریب ایستگاہ نظام آباد) دار فانی را وداع گفتہ و بہ زندگانی ابدی پیوستند؛ و حسب حکم دولتی جنازہی شان بہ حیدرآباد انتقال و (در چہارم جمادی الاول ۱۳۴۷ ہجری قمری) در خطہی صالحین دفن خاک گردیدند۔

(حضرات مولانا قاری محمد طاہر قاسمی و مولانا قاری محمد طیب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند، فرزندان حافظ صاحب مولانا محمد احمد قاسمی و نواسہ ہای مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہم اللہ ہستند)۔

خدا رحمت کند این عاشقان پاک طینت را

برای مطالعہ حالات تفصیلی شان بہ کتاب «حکیم الاسلام اُور اُن کی مجالس»

رجوع کنید۔^۱

۱ - همچنان رجوع کنید: «عکس احمد»، سوانح حیات فخر الإسلام حضرت مولانا محمد احمد صاحب مہتمم خامس دارالعلوم دیوبند، تألیف محمد شکیب قاسمی و محمد نوشاد قاسمی، و اکابر علمائے دیوبند صفحہ ۸۱ تا ۸۴

(۲۹) حضرت مولانا حبیب الرحمن عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حبیب الرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرزند رشید مولانا فضل الرحمن صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ متوفای سال ۱۳۲۵ هجری قمری هستند. ایشان در شهر دیوبند به دنیا آمده و از اول تا آخر در دارالعلوم دیوبند تعلیم یافته و در ادبیات عربی مهارت تام حاصل کرده در سال ۱۳۰۰ هجری قمری از آنجا فارغ گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۵ هجری قمری (به سبب مصروفیت‌ها و سفرهای زیاد) مولانا محمد احمد قاسمی رحمۃ اللہ علیہ مهمتم دارالعلوم و همچنان به خاطر ترقی بیشتر دارالعلوم) وی را نائب اهتمام دارالعلوم مقرر و در این مقام با بسیار محنت و بیدار مغزی ماحول علمی دارالعلوم را ترقی دادند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۰ هجری قمری در آل اندیا در جلسہی جمعیت علمای هند شرکت و صدارت مجلس را عهده‌دار شده و خطابه‌ی را نیز ایراد کردند. در سال ۱۳۴۴ هجری قمری زمانی که حضرت مولانا حافظ محمد احمد قاسمی رحمۃ اللہ علیہ به دارالعلوم تشریف بُردند، ایشان به صفت مفتی اعظم حیدرآباد تعیین گردیده و پس از یک سال، دوباره به دارالعلوم دیوبند آمده و پس از وفات حضرت حافظ محمد احمد رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۷ هجری قمری به حیث ششمین مهمتم دارالعلوم دیوبند مقرر شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کتاب‌های متعددی را تصنیف کرده و کتاب‌های مشهور چون: «اسلام کیون کر پھیلا»، «اسلام میں» مشورہ کی اہمیت»، «قصیدہ ولایت المعجزات»، «فوائد لامیہ» و «تعلیمات اسلام»، «اشاعۃ الإسلام» از جملہی آن‌ها است.

(حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از کثرت مطالعہ، بسیار وسیع المعلومات بودند؛ چنانچہ حضرت مولانا شاہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ می فرمودند: اگر علم کسی بر من اثر بیندازد، او شخص مولانا حبیب الرحمن رحمۃ اللہ علیہ هستند).

(حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بہ دست حق پرست شیخ المشایخ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت و منازل تصوف و سلوک را در نزد ایشان طی کرده و بہ خلافت آن جناب ممتاز گردیده اند).

(حضرات مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی، شیخ الحدیث مولانا محمد ادریس کاندھلوی، مولانا سید بدر عالم میرٹھی مهاجر مدنی، مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی، مولانا قاری محمد طیب قاسم مہتمم دارالعلوم دیوبند و غیرہ بزرگان از فیضان علمی ایشان سیراب و شاداب گردیده اند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در آخر شب چہارم ماہ رجب المرجب سال ۱۳۴۸ ہجری قمری دار دنیا را رها کرده و بہ زندگانی ابدی پیوستند.

(۳۰) حکیم الأمت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ در هنگام صبح صادق روز چهارشنبه پنجم ربیع الثانی سال ۱۲۸۰ هجری قمری به دنیا آمده و پس از حفظ قرآن کریم (نزد حافظ حسین علی رحمۃ اللہ علیہ)، کتاب‌های فارسی را نزد حضرت فتح محمد تھانوی رحمۃ اللہ علیہ و قرائت را نزد قاری محمد عبدالله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (استاد تجوید مدرسه صولتیه مکی معظمه) خوانده و در سال ۱۲۹۵ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و مشکاة المصابیح، مختصر، ملا حسن و غیره کتاب‌ها و علوم را حاصل و در سال ۱۳۰۱ هجری قمری فراغت حاصل کرده (و دستار فضیلت به دستان مبارک حضرت قطب‌الارشاد مولانا رشید احمد گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ به سر مبارک شان گذاشته شد).

حضرت حکیم الأمت رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت، به حیث مدرس در کانپور تشریف فرما شده، ابتدا در مدرسه «فیض عام» به مدت سه یا چهار ماه تدریس کرده؛ سپس در مدرسه جامع‌العلوم رفته و مدت چهارده سال در آنجا به درس و تدریس، افتاء و وعظ مصروف خدمت بودند.

حضرت حکیم الأمت رحمۃ اللہ علیہ در ماه صفر سال ۱۳۱۵ هجری قمری از کانپور به تھانه بهون آمده و در همین‌جا ساکن مانده (و در خانقاه امدادیہ^۱ مُتَوَكِّلاً عَلَی اللہ مصروف خدمت گردیدند).

۱ - خانقاه امدادیہ کدام باقاعده و مستقل عمارت نبوده و صرف در شمال غرب تھانه بهون

(حاشیه باقیمانده در صفحه‌ی بعدی) ←

حضرت حکیم الأمت رحمته الله با حضرت حاجی امداد الله صاحب مهاجر مکی رحمته الله بیعت کرده و به خلافت آن جناب ممتاز و از برج ربیع الاول سال ۱۳۱۵ هجری قمری به بیعت و ارشاد مردم مشغول گردیده و صدها هزار علماء، صلحاء، مشایخ و افراد خواص و عوام در مسترشدین ایشان داخل هستند.

(حضرات مولانا جلیل احمد شروانی، مولانا مفتی محمد حسن امرتسری، مولانا خیر محمد جالندهری، مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی، مولانا اطهر علی صاحب، مولانا قاری محمد طیب قاسمی، علامه سید سلیمان ندوی، مولانا عبدالباری ندوی، حضرت مولانا شاه عبدالغنی پھول پوری، مولانا اشفاق الرحمن کاندھلوی، مولانا داکتر عبدالحی عارقی و غیره ... رحمهم الله از جمله ی مریدان ایشان بودند).

از حضرت حکیم الأمت رحمته الله بیشتر از هزار تصانیف و مواعظ (و افادات) شایع گردیده است.

﴿باقیمانده حاشیه صفحه ی قبلی﴾

مسجدی که ابتدا به نام مسجد پیر محمد موسوم بوده و در سمت جنوبی همین مسجد یک حجره ی بود که حضرت شیخ المشایخ حافظ الحاج مولانا امداد الله مهاجر مکی رحمته الله در این حجره قیام و طالبان حق را مستفیض می گردانیدند و از این رو این حجره به نام خانقاه امدادیہ مسما گردید. حضرت حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمته الله تقریباً مدت چهل و هفت سال فیضان بحرهای ذخار شریعت و طریقت را در همین حجره ی شریفه جاری ساختند. در سال ۱۸۵۷ میلادی پلان جهاد در مقابل انگلیس از همین جا طرح ریزی گردیده بود. حاشیه تاریخ دارالعلوم دیوبند ۵۲/۲.

بالآخرہ این آفتاب علم و عمل در شب پانزدہم رجب المرجب سال ۱۳۶۲ ہجری قمری داعی اجل را لبیک گفتہ و بہ وصال مولای حقیقی پیوستند۔ نماز جنازہی شان بہ امامت حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اداہ و پیکر مبارک شان حسب وصیت آن جناب، در باغ شخصی شان (کہ آن را در زمان حیات خویش وقف خانقاہ امدادیہ نمودہ بودند) در تھانہ بہون (قریب مزار حافظ ضامن شہید رحمۃ اللہ علیہ) دفن خاک گردیدہ است۔

برای مطالعہ بیشتر بہ کتابہای «اشرف السوانح» و «حکیم الامت کی نقوش و تاثرات» رجوع کنید۔^۱

-
- ۱ - همچنان رجوع کنید: (۱) حضرت تھانوی کی پسندیدہ واقعات، تالیف مولانا ابوالحسن اعظمی دیوبندی، (۲) سیرت اشرف، تالیف منشی عبدالرحمن خان، (۳) حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی بہ حیثیت مجدد فقیہ، تالیف حضرت مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی، (۴) حیات اشرف، تالیف مولانا داکٹر غلام محمد صاحب، (۵) اشرف علی التھانوی حکیم الامت و شیخ مشایخ العصر فی الہند، تالیف محمد رحمت اللہ التدوی، (۶) تاریخ دارالعلوم دیوبند، تالیف سید محبوب رضوی ۵۱/۲ (۷) تذکرہ اولیائی دیوبند، تالیف حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری، (۸) تذکرہ اکابر دیوبند، تالیف حافظ سید محمد اکبر شاہ بخاری، (۹) اکابر دیوبند کا زاہدانہ زندگی، (۱۰) اکابر کا مقام تواضع، تالیف مولانا محمد صادق آبادی، (۱۱) دارالعلوم اور دیوبند کی تاریخی شخصیات، تالیف مولانا خورشید حسن قاسمی، (۱۲) عشق رسول اور علمائے دیوبند، تالیف ابوظلعہ محمد اظہار الحسن محمود، (۱۳) علمائے دیوبند کی واقعات و کرامات، تالیف حافظ مؤمن خان عثمانی۔

(۳۱) حضرت مولانا غلام رسول هزاروی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا غلام رسول هزاروی رحمۃ اللہ علیہ در ضلع هزاره (پاکستان) سکونت داشته و پس از کسب تعلیمات ابتدائی در هزاره، شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۰۳ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا هزاروی رحمۃ اللہ علیہ حافظ علوم عقلیه و نقلیه بوده و در سال ۱۳۰۸ هجری قمری به صفت مدرس در دارالعلوم مقرر گردیده و آن حضرت در درس و تدریس مهارت نام داشته و مدت سی سال در دارالعلوم خدمات شایان علمی نموده و هزاران طلبان علم از معسر علمی شان استفاده و کسب فیض کرده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در هجدهم محرم الحرام سال ۱۳۳۷ هجری قمری در دارالعلوم دیوبند وفات کرده و در قبرستان قاسمی دفن خاک گردیدند.

(۳۲) حضرت مولانا سید مرتضی حسن چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مرتضی حسن رحمۃ اللہ علیہ در چاندپور ضلع بیجنور که وطن اصلی شان بود در سال ۱۲۸۵ هجری قمری به دنیا آمده^۱ و پس از تکمیل دروس ابتدائی عازم دیوبند شد و (در دوره ی حدیث، حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اشتراک کرده را در سال ۱۳۰۴ هجری قمری از دارالعلوم فارغ التحصیل گردیدند. ایشان عالم صاحب استعداد، استاد کامیاب، واعظ مشهور و در فن مناظره شخصیت بی مثال بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مدت زیادی در مدرسه ی امدادیه درپهنگه و مدرسه ی مرادآباد شیخ الحدیث بوده و مدتی در دارالعلوم دیوبند، نظامت تعلیم و شعبه تبلیغ به وی سپرده شده بود و ایشان در ضمن وظیفه ی فوق، تدریس کتابها را نیز می نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با مولانا رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ سابق مهتم دارالعلوم دیوبند بیعت کرده و سپس به حضرت حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ رجوع کرده و به خلافت آن جناب فایز گشته (و از فیوضات و معنویات شیخ المشایخ حضرت مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نیز بهره مند گردیده اند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۵۰ هجری قمری از دارالعلوم سُبک دوش گردیده و در مدرسه ی درپهنگه بهار به حیث شیخ الحدیث تقرر حاصل و در اخیر در وطن اصلی

۱ - حضرت مولانا سید مرتضی چاندپوری رحمۃ اللہ علیہ فرزند حکیم سید بنیاد علی و از اولاد عارف بالله شیخ الطریقه حضرت سید عارف علی شاه رحمۃ اللہ علیہ بوده که سلسه نسب عالی شان به شیخ ربانی و محبوب سبحانی شیخ المشایخ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ می رسد. اکابر علمای دیوبند ص ۱۲۰.

حویث چاندپور سکونت اختیار کرده و در ماه ربیع الثانی سال ۱۳۷۱ هجری قمری با آواز بلند کلمه‌ی شهادت را بر زبان جاری کرده و جان را به جا آفرین سپرده و حجاب خاک را بر رو کشیدند.

حضرت مولانا رحمته الله (از جمله‌ی شاگردان ممتاز حضرات قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمد یعقوب نانوتوی، مولانا ذوالفقار علی دیوبندی، شیخ احمد مولانا محمود الحسن دیوبندی و غیره اکابرین رحمہم الله بوده و) کتاب‌های زیادی را تصنیف او رسائل بسیاری را در ردّ قادیانیت تحریر نموده و کتابخانه‌ی شخصی شان که مشتمل بر هشت هزار کتاب بود؛ پس از وفات شان توسط فرزند ارجمند شان (محمد نور صاحب رحمته الله) وقف کتابخانه دارالعلوم دیوبند گردیده است.

(۳۳) حضرت مولانا محمد یاسین سرهندی رحمۃ اللہ علیہ ثم بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حافظ محمد یاسین سرهندی رحمۃ اللہ علیہ مسکونه‌ی قریه‌ی «بسی» متصل سرهند شریف بوده و دروس ابتدائی را نزد حضرت مولانا احمد حسن صاحب کانپوری رحمۃ اللہ علیہ خوانده و شامل دارالعلوم دیوبند گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از تکمیل دروس (در سال ۱۳۰۱ هجری قمری دوره‌ی حدیث را نزد مولانا محمد یعقوب نانوتوی خوانده و) در سال ۱۳۰۶ از دارالعلوم فراغت حاصل (و در سال ۱۳۰۸ هجری قمری در دارالعلوم به صفت مدرس مقرر گردیده) و آن جناب از شاگردان ممتاز حضرت شیخ‌الهند مولانا محمودالحسن دیوبندی، (حضرت ملا محمود، مولانا سید احمد دهلوی رحمهم الله) بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت به صفت مدرس در مدرسه‌ی «فیض عام» کانپور مقرر و در سال ۱۳۱۲ هجری قمری در بریلی رفته و در آنجا مدرسه‌ی «اشاعۃ العلوم» را تأسیس نموده و تمام عمر در آنجا به درس و تدریس اشتغال داشته و هزاران طالبان علم از

۱ - حضرت حافظ مولانا محمد یاسین فرزند میا جی تحسین علی فرزند میا جی امام علی در سال ۱۲۸۲ هجری قمری در دیوبند ضلع سهارنپور به دنیا آمده و آباء و اجداد ایشان از اهل علم و عزت و همه معتمد علیه شهر خویش و به مشاغل علمی مصروف بوده و نسب عالی‌شان به حضرت خلیفه‌ی راشد عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ می‌رسد. اکابر علمای دیوبند ص ۸۷

حضرت مولانا محمد یاسین رحمۃ اللہ علیہ والد ماجد حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ علیہ بانی دارالعلوم کراچی و پدر کلان حضرات مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی و مولانا مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتهم العالیه هستند. بسم الله «بادگاره بلخی

محضر علمی شان کسب فیض نمودند. مولوی احمد رضا خان بریلوی نیز در نزد شان کتاب‌های ابتدائی عربی را خوانده و در تمام زندگی این استاد خویش را تعظیم و تکریم می‌نمود.

(حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از مریدان خاص حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بوده و تمامی مراحل سلوک را نزد ایشان طی کرده‌اند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در هفتم صفر المظفر سال ۱۳۶۳ هجری قمری در بریلی داعی اجل را لبیک گفته و در همان جا به خاک سپرده شدند.^۱

۱ - حافظ محمد اکبر شاه بخاری وفات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را به روز جمعه نهم صفر المظفر سال ۱۳۵۵ هجری قمری و محل وفات شان را در قصه‌ی دیوبند گفته‌اند. اکابر علمای دیوبند ص ۸۸

(۳۴) مجاهد جلیل حضرت مولانا عبیدالله سندھی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبیدالله سندھی رحمۃ اللہ علیہ در قریہ جیلانوالی ضلع سیالکوت در غرب پنجاب به دنیا آمده و پدر حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ رام سنگھ از قوم ہنود بوده و سپس سیک گردیده (و پیشہی زرگری داشت و شش ماہ قبل از ولادت حضرت مولانا وفات نموده بود).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در دوران تحصیل تعلیمات ابتدائی خویش در مکتب ثانوی جامپور (ضلع دیرہی غازی خان) از تعلیمات اسلامی و صداقت اسلام متأثر گردیده (و بہ عمر پانزدہ سالگی در ۲۹ اگست سال ۱۸۸۷ میلادی در مظفر گڑھ) مشرف بہ اسلام شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از مسلمان شدن بہ سِند رفته و مدت زیادی در آجا ہام نموده و در نزد حافظ محمد صدیق رحمۃ اللہ علیہ کہ صاحب نسبت بزرگ بودند، خدمت آن جناب را می کردند. ایشان در سال ۱۳۰۶ ہجری قمری بہ دارالعلوم آمدہ و در سال ۱۳۰۷ ہجری قمری در دورہی حدیث شریک گردیدہ؛ و پس از اختتام دروس بہ سِند برگشتند. در سال ۱۳۱۵ ہجری قمری دوبارہ بہ دارالعلوم تشریف فرما شدند و از نزد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ اجازت حدیث را حاصل و در مشاغل سیاسی معاون حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ گردیدند. در سال ۱۳۲۷ ہجری قمری وقتی جمعۃ الانصار^۱ تأسیس گردید، حضرت مولانا سندھی رحمۃ اللہ علیہ

۱ - در بیست و ہفتم رمضان المبارک سال ۱۳۲۷ ہجری قمری تحریکی توسط حضرت مولانا عبیدالله سندھی بہ نام «الانصار» پایہ گذاری گردیدہ و جمعی عظیمی از فضلاء دارالعلوم دیوبند بہ خاطر اشاعت، ترویج، عانت و امداد مالی دارالعلوم گرد ہم جمع آمدند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱ / ۲۲۱.

به صفت ناظم آن مقرر و سپس حضرت شیخ‌الهند رحمته الله علیه به خاطر بعضی مسائل، حضرت سندھی رحمته الله علیه را از دیوبند به دهلی اعزام کرده و ایشان در آنجا اداره علمی «نظارة المعارف القرآنیه»^۱ را تأسیس نمودند.

حضرت شیخ سندھی رحمته الله علیه بسیار ذهین، صاحب علم و شخصیت بزرگ سیاسی بودند و با علوم و کارنامه‌های حضرت شاه ولی‌الله محدث دهلوی رحمته الله علیه وابستگی محکم داشته و بسیاری از تصانیف شان به زیور طبع آمده است.

حضرت مولانا رحمته الله علیه در سال ۱۳۳۳ هجری قمری به امر حضرت شیخ‌الهند رحمته الله علیه به کابل رفته (و برای تبلیغ اسلام در آن دیار هفت سال خدمت نموده و لشکری را به نام «حزبُ الله» جمع و تنظیم نموده و در آماده کردن امیر امان‌الله خان برخلاف انگلیس و اخذ استقلال افغانستان، تاج پیروزی و آزادی افغانستان بر سر مبارک حضرت مولانا عبیدالله سندھی رحمته الله علیه است). در سال ۱۳۴۲ هجری قمری (پس از گرفتاری حضرت شیخ‌الهند در حجاز به

۱ - این اداره در سال ۱۳۳۱ هجری قمری در یک اتاق مسجد فتح‌پوری دهلی به همت حضرت مولانا سندھی رحمته الله علیه پایه‌گذاری و توسط حضرات شیخ‌الهند محمودالحسن دیوبندی، حکیم اجمل خان دهلوی و نواب وقار الملک رحمهم الله سرپرستی می‌گردید. در این اداره فضایی مدارس عربیه و فارغان مکاتب و دانشگاه‌های دولتی تحت تعلیم و تربیت اسلامی قرار می‌گرفتند و بر علاوه تدریس حقائق و معارف قرآنی، با در نظر داشت حالات موجوده‌ی وقت، کارها و تبلیغات سیاسی نیز انجام می‌گرفت. مقصد نهایت مهم دیگر اداره‌ی مذکور این بود: که میان تعلیم‌یافته‌های جدید و اصحاب و علمای کرام و علی‌الخصوص فضایی دیوبند روابط مضبوط برقرار و شکاف میان تعلیم‌یافته‌های دینی و غیردینی پُر گردد. بعدها به خاطر تکمیل این مقصد در جامعه ملی اسلامی دهلی «بیت الحکمة» را بنیاد گذاشتند.

روسہ رفتہ و از آنجا) در ترکیہ سفر کردہ و مدت دو سال در آنجا سکونت نمودہ و در سال ۱۳۴۴ ہجری قمری بہ حجاز مقدس سفر و آنجا مقیم گشتند۔

حضرت شیخ سندھی رحمۃ اللہ علیہ چہار دہ سال در حرمین شریفین ساکن بودہ و هنگامی کہ در ہندوستان (در سال ۱۳۵۶ ہجری قمری) صوبہ ہا تأسیس گردید، بہ اساس سعی و تلاش دارالحکومہ ہند در سال ۱۳۵۸ ہجری قمری بہ ہندوستان تشریف آوردہ و بہ تدریس سیاسی علماء مشغول گردیدہ و در اخیر (ابن داعی بزرگ و علمبردار آزادی) بہ بہاولپور تشریف فرما شدہ و در انجا در منطقہ (دین پور) نامی آبادی در سال ۱۳۶۳ ہجری قمری وفات و دفن خاک گردیدہ اند۔^۱

۱ - بہ خاطر تفصیلات حیات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نظر کنید: «مولانا عید اللہ سندھی حالات زندگی» تعلیمات اور سیاسی افکار، تالیف پروفیسور محمد سرور، «مولانا عید اللہ سندھی اور ان کی افکار و خیالات پر ایک نظر»، تالیف مولانا مسعود عالم ندوی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳۵) حضرت مولانا گل محمد خان بجنوری ثم دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا گل محمد خان رحمۃ اللہ علیہ در بجنور به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در وطن مآلوف خویش فراگرفته و شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۰۸ هجری قمری از آنجا فارغ التحصیل شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در چندین مدارس به تدریس علوم پرداخته و در بیست و چهارم ماه شوال المکرم سال ۱۳۱۶ هجری قمری در دارالعلوم دیوبند به صفت مدرس عربی مقرر و تا سال ۱۳۱۸ هجری قمری به تدریس پرداختند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را در بیست و سوم محرم الحرام سال ۱۳۱۹ هجری قمری به مدرسه‌ی منگلور فرستادند و باز دوباره در بیست و سوم شوال المکرم سال ۱۳۲۰ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند طلب کرده و تا اخیر عمر در دارالعلوم به تدریس طالبان علم مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در دوازدهم رمضان المبارک سال ۱۳۵۳ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به دارالبقاء سوی محبوب حقیقی شتافتند.

(۳۶) حضرت مولانا محمد اسحاق کتھوری رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسحاق کتھوری رحمۃ اللہ علیہ در قصبہ کتھور ضلع میرتھ در سال ۱۲۸۱ هجری قمری (در یک خانواده سادات) چشم به جهان گشوده و تعلیمات ابتدائی را در میرتھ (نزد کاکای محترم شان مولانا کفایت علی رحمۃ اللہ علیہ) و در امرودہ (نزد مولانا احمد حسن امرودی رحمۃ اللہ علیہ) و در مدرسہ فتح پوری حاصل کردہ و شامل دارالعلوم دیوبند گردیدہ و در سال ۱۳۰۸ هجری قمری فارغ شدہ و ایشان از جملہ شاگردان ممتاز حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم بہ دہلی سفر و علم طب را (از نزد حکیم عبدالمجید خان دہلوی و عبدالعزیز خان لکھنوی رحمہما اللہ) حاصل نمودہ و در ابتدا در وطن اصلی خویش بہ معالجہ مردم پرداختہ و سپس در شہر میرتھ بہ مُداوای مریضان مشغول شدہ و در ضمن برای علاقہ مندان بہ تدریس علوم طب ہمت گماشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در قصبہ کتھور مسجد جامع و عید گاہ بنا کردہ و در امداد دارالعلوم حصہ گرفتہ و در جلسات مختلف و مہم دارالعلوم دیوبند از خدمات و اخلاق حمیدہ مولانا رحمۃ اللہ علیہ تعریف و تمجید می گردید.

(حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بہ دست حق پرست قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت نمودہ و از نزد ایشان خرقہی خلافت پوشیدند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ رابطہ‌ی بسیار نزدیک و بی‌تکلف با حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ داشته و مدت زیادی (از سال ۱۳۴۴ تا ۱۳۷۳ هجری قمری) از جمله‌ی اعضای مجلس شورای دارالعلوم دیوبند بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۴ هجری قمری در قصبه‌ی خویش به ندای حق لبیک گفته و به رحمت ایزدی پیوسته و در همان‌جا به خاک سپرده شده‌اند.

(۳۷) حضرت مولانا ثناء الله امرتسری رحمہ اللہ

حضرت مولانا ثناء الله امرتسری رحمہ اللہ در سال ۱۲۸۲ هجری قمری در امرتسر به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را آنجا حاصل و کتابهای حدیث را نزد شیخ عبدالمنان وزیرآبادی رحمہ اللہ فراگرفته و در سال ۱۳۰۸ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند شده و چندین سال در آنجا اقامت و معیولات (منطق، حکمت، اصول) و فقه را حاصل نموده و پس از فراغت در وطن اصلی خویش امرتسر رفته به تصنیف و تألیف مشغول گردیده (و آنجا یک مطبعه‌ی را به نام «اهل حدیث پریس» ساختند).

مولانا امرتسری رحمہ اللہ مسلکاً اهل حدیث (غیر مقلد) بوده و در امرتسر هفته‌نامه‌ی «هفت روزه اهل الحدیث» را تأسیس نموده که مدت چهل سال نشر و چاپ می‌شد.

حضرت مولانا رحمہ اللہ در فن مناظره شهرت به سزایی داشته و برخلاف قادیانیت کتابهای معتمد و مدلل را تصنیف نمودند. ایشان در سال ۱۳۲۶ هجری قمری در مجلس مناظره میرزا غلام احمد قادیانی را چیلنج داد که هرکسی که دروغ گو باشد، همان شخص اول از دنیا خواهد رفت و میرزا غلام احمد قادیانی این چیلنج را منظور کرده بود. چنانچه میرزا غلام احمد قادیانی به مرض هیضه (کُورا) مبتلا و در سال ۱۹۰۸ میلادی وفات کرد و حضرت مولانا امرتسری رحمہ اللہ چهل سال دیگر به قید حیات بوده و برای اسلام و مسلمانان خدمات بزرگ و مهم را انجام داده و به نام «شیر پنجاب» یاد کرده می‌شدند. «تفسیر القرآن بکلام الرحمن» (عربی)، «تفسیر ثنائی» (اردو در هشت جلد)، «برهان التفاسیر»، «بیان الفرقان علی علم البیان»، «تفسیر بالرأی»، «تقابل ثلاثه»، «توحید تثلیث اور راه نجات».

«جوابات نصاری»، «اسلام و مسیحیت»، «مناظره اله آباد» و غیره از تصانیف مشهور ایشان است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ هنگام تأسیس جمعیت العلماء هند از اعضای برجستهی آن به شمار می‌رفت و در تحریک آزادی هند پیشاپیش همه بودند. ایشان پس از تقسیم هند به گوجرانواله (پاکستان) منتقل شده و بالاخره در چهارم جمادی الاول سال ۱۳۶۳ هجری قمری (به عمر هشتادسالگی) در سر گودها وفات و در همان‌جا دفن خاک گردیدند.^۱

۱ - مولانا ثناء الله امرتسری رحمۃ اللہ علیہ به عمر چهارده سالگی در امرتسر نزد مولانا احمد الله امرتسری (غیر مقلد) کتب شرح جامی، قطبی و دیگر کتاب‌ها را خوانده و غرض فراگیری علوم به شهر وزیرآباد گوجرانواله پنجاب سفر کرده و کتب مروجہ علوم و فنون را نزد حافظ عبدالمنان وزیرآبادی (غیر مقلد) خوانده و سند فراغت حاصل کردند. مولانا رحمۃ اللہ علیہ به خاطر فراگیری صحیحین به شهر دهلی تشریف فرما شده و از نزد حضرت میا سید نذیر حسین دهلوی (غیر مقلد) سند اجازت حدیث حاصل و راهی مدرسه‌ی «مظاهر العلوم» گردیده و پس از کسب علوم، حازم «دارالعلوم دیوبند» شده و از محضر علمی شیخ‌الہند حضرت مولانا محمودالحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ استفاده نموده و کتب منقولات و معقولات را خوانده و در دوره‌ی حدیث حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ شامل و بعد از اكمال، سند فراغت حاصل کردند. مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از آن به مدرسه «فیض عام» کانپور رفته و از محضر علمی حضرت مولانا احمد حسن کانپوری رحمۃ اللہ علیہ استفاده کرده و سند فراغت حاصل نمودند.

مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت تحصیل در مدرسه‌ی «ناہد الاسلام» نزد مولانا احمد الله امرتسری (غیر مقلد) رفته و به تدریس علوم مشغول و پس از شش سال خدمت در آنجا، به مدرسه‌ی «اسلامیہ مالیر کوتلہ» رفته و مدت دو سال خدمات تدریسی را انجام داده و مجدداً به امرتسر برگشتند.

❦ (حاشیه باقیمانده صفحه‌ی قبلی)

کتاب ذیل از تصانیف ایشان است: «دلیل القرآن»، «تعلیم القرآن»، «اتباع رسول»، «خلافت محمدیه»، «حیات مسنونه»، «هدایت الزوجین»، «شریعت آور طریقت»، «الفوز العظیم»، «مائنه ثنائیه»، «عقائد مرزا»، «شهادت مرزا»، «فاتح قادیان»، «فسخ نکاح مرزانیان»، «مکالمه احمدیه»، «الهامات مرزا»، «شهادت مرزا»، «بهاء الله آور مرزا»، «آریه سماج»، «سوامی دیبانتد کا علم و عقل»، «فتاوی و غیره ...»

فتاوی مولانا امرتسری رحمته را مولانا محمد داود راز دهلوی (غیر مقلد) در دو جلد مرتب کرده و مولانا شرف الدین دهلوی (غیر مقلد) بر آن، حواشی مفیده نگاشته و برای بار اول در سال ۱۹۵۴ میلادی چاپ گردید.

مولانا امرتسری رحمته چون از ابتدا از علمای غیر مقلدین متأثر بوده و از این رو منکر تقلید گردیده و در جریان درس اعتراضات را بر علیه مذاهب ائمه‌ی اربعه بیان و طالب جواب می‌گردیده و استاذیه‌ی شان حضرات شیخ الهند و مولانا احمد حسن کانپوری رحمهم الله با جبین گشاده و فراخ دلی، با شفقت و محبت، با نرمی و آرامش سؤالات وی را جواب داده و رفع شبهه می‌مودند.

مولانا امرتسری رحمته در میان حضرات غیر مقلدین از جایگاهی ویژه‌ی برخوردار است و آنها به اقوال ایشان ارزش بیشتری قائل هستند.

مولانا رحمته به خاطر تردید مقلدین ائمه‌ی اربعه (احناف، شوافع، مالک و حنبلیان) و حمایت غیرمقلدین کتاب‌های ذیل را نیز نوشته است: «فتوحات اهل حدیث»، «اهل حدیث کا مذهب»، «حدیث نبوی آور تقلید شخصی و سلفی»، «تنقید تقلید»، «احتیاد و تقلید»، «معقولات حنفیه»، «رساله‌ی آمین»، «رساله‌ی رفع یدین»، «فاتحه خلف الإمام» و غیره ...

رجوع کنید: (۱) «مولانا ثناء الله امرتسری حیات، خدمات و آثار»، تألیف محمد رمضان یوسف سلفی، (۲) «رئیس المناظرین شیخ الإسلام حضرت مولانا ثناء الله امرتسری»، تألیف فضل الرحمن ابن مباح محمد، (۳) «سیرت ثنائی»، تألیف مولانا عبدالمجید خادم سوهدروی.

(۳۸) حضرت مولانا شاه وارث حسن کوره جهان آبادی رحمته الله علیه

حضرت مولانا شاه وارث حسن رحمته الله علیه در قصبه کوره جهان آباد جنم به جهان هستی گشوده و (پس از حاصل کردن، تعلیمات ابتدائی) در سال ۱۳۱۰ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و با جدوجهد فراوان دروس را تکمیل و در سال ۱۳۱۲ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه با حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمته الله علیه بیعت کرده و مدت زیادی در خدمت آن جناب محنت های شاقه کشیده و به خلافت شان سرفراز گشتند.

حضرت مولانا رحمته الله علیه در سفر حجاز رفته و به حضور حضرت سید الطائفة شیخ العرب والعجم حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمته الله علیه رسیده و مدتی نزد شان به خدمت مشغول بودند و پس از مراجعت از سفر حجاز چند مدتی در مدارس بنارس و مظفر پور به صفت شیخ الحدیث مقرر و پس از چندی از ملازمت سبک دوش و در شهر لکهنو اقامت اختیار کرده و در ارشاد و بیعت مردم مشغول گردیده و افراد بسیار بزرگ، بزرگ از تحصیل کرده گان مرید شان شده (و اکثر قضات، وکلا، رؤسا و تحصیل کردگان علوم عصری و فتر دانشگاهی از محضر شان مستفید می گردیدند).

حضرت مولانا رحمته الله علیه در شانزدهم جمادی الاول سال ۱۳۵۵ هجری قمری از این دنیا رخت سفر بسته و به رحمت ایزدی پیوستند و پیکر شان در مسجد جامع تله قریب شاه پیر محمد لکهنوی رحمته الله علیه دفن خاک گردیده است.

(۳۹) حضرت مولانا امین الدین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا امین الدین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ در شهر اورنگ آباد دکن در سال ۱۲۸۷ هجری قمری به دنیا آمده و تعلیمات ابتدایی را در زیر سایه پُر عطوفت پدر و مادر بزرگوار شان حاصل کرده و در سال ۱۳۰۴ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و پس از سه سال تحصیل علوم، در سال ۱۳۰۷ هجری قمری به شاه جهان پور (در مدرسه‌ی اعزازیہ) رفته (و کتاب‌های معقولات را نزد مولانا نادر الدین رحمۃ اللہ علیہ شاگرد خاص مولانا عبد الحق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ خوانده) و در سال ۱۳۰۹ هجری قمری دوباره به دارالعلوم دیوبند آمده و در سال ۱۳۱۲ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت به شهر دهلی رفته و در سال ۱۳۱۵ هجری قمری مدرسه‌ی امینیہ^۱ را در آنجا تأسیس و حلقه‌های تدریس عقیدت‌مندان را برپا و فیضان علم و عمل را جاری ساخته و تا آخر عمر با این مدرسه وابسته بودند.

۱ - بنیاد این مدرسه در سال ۱۳۱۵ هجری قمری به دستان مبارک حضرت مولانا امین الدین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ گذاشته شده و ابتدا مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ و مولانا ضیاء الحق دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ به صفت استاد مقرر گردیده و پس از حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا مفتی کفایت الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ مسند تدریس را زینت بخشیدند. در اول این مدرسه در «سنه‌ری مسجد» در منطقه «چاندنی چوک» دهلی کهنه تأسیس و به زودی ترقی نموده در سال ۱۳۲۳ هجری قمری در دروازه مکتب کشمیری به مسجد ابائی پٹیان منتقل گردید.

پس از اینکه رجوع طلبان از داخل و ممالک خارجی بیشتر شد، این مدرسه را در قرب مزار شاه ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ در مهندیا انتقال دادند و تاکنون با عمارت عالی برای طلبان علوم جلوه افروز است. رجوع کنید: حاشیه تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲/ ۷۷.

حضرت مولانا مفتی کفایت الله دهلوی مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ (پس از عودت شاہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ بہ وطن شان، از شاہ جهان پور تشریف فرما شدہ و بر مسند شیخ الحدیث مدرسہ تقرر حاصل و) تا آخر زندگی در مدرسہ امینیہ تدریس حدیث می کردند و این مدرسہ در آن زمان مرجع مستفتیان بود.

(حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از شاگردان خاص شیخ الہند حضرت مولانا شیخ محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ هستند).

حضرت مولانا امین الدین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ در نوزدہم رمضان المبارک سال ۱۳۳۸ ہجری قمری داعی اجل را لبیک گفتہ و بہ لقاء الله پیوستند و در مہندیان نزدیک مرقد منور حضرت شاہ ولی الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ دفن خاک گردیدند.^۱

۱ - بہ خاطر تفصیل بیشتر حیات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بہ کتاب الواح الصنادید حصہ اول از صفحہ ۲۴۹ تا ۲۵۴ تالیف مولانا عطاء الرحمن قاسمی رحمۃ اللہ علیہ استاد جامعہ رحیمہ دہلی نو و کتاب تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲/ ۷۶ و ۷۷، تالیف مولانا سید محبوب رضوی رحمۃ اللہ علیہ رجوع کنید.

(۴۰) حضرت مولانا محمد صادق کراچوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد صادق کراچوی رحمۃ اللہ علیہ در شهر کراچی به دنیا آمده و پس از تعلیمات ابتدائی شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۱۲ هجری قمری فارغ گردیدند. ایشان از اعضای بزرگ تحریک سیاسی حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ به شمار می‌رفتند و حسب هدایت آن حضرت خدمات شایان را انجام دادند.

(حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ تعلقات عمیق و مختصه داشتند و نام حضرت مولانا محمد صادق کراچوی رحمۃ اللہ علیہ در سر فهرست جنود الربانیہ درج است).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در زمان جنگ بزرگ هنگامی که انگلیس‌ها به عراق حمله کردند قبائل بلوچ را در مقابل آن‌ها تحریک کردند تا کمک و امداد به عساکر انگلیس نرسد. همان‌طور شد و عساکر انگلیس مجبور شده سلاح خویش را به زمین انداختند؛ و پس وقوع این حادثه حکومت هند به دستور انگلیس‌ها حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را به جرم بغاوت گرفتار و (در مهاراشتر) زندانی کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از سال ۱۳۵۰ تا ۱۳۶۷ هجری قمری عضو مجلس شورای دارالعلوم دیوبند بودند و پس از مدتی خدمت در کراچی رفته و مدرسه‌ای را (در محلان کهره) تأسیس و به تدریس علوم شروع نموده و تا اخیر عمر در همان مدرسه مشغول گشتند.

(۴۱) مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (فرزند عنایت اللہ) در سال ۱۲۹۲ هجری قمری در شاہ جهان پور ایالت اتر پردیش بہ دنیا آمدہ و قرآن عظیم الشان و تعلیمات ابتدائی را در آنجا فراگرفتہ و (بعضی کتاب ہا را در مدرسہ ی «اعزازیہ» شاہ جهان پور خواندہ و) پس شامل مدرسہ ی قاسمہ شاہی مراد آباد گردیدہ (و در نزد حضرت مولانا عبدالعلی میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ شاگرد رشید مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ و دیگر اساتذہ رحمہم اللہ علم حاصل) و از آن پس بہ دارالعلوم دیوبند آمدہ (و دورہ ی حدیث را در نزد حضرات شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ و مولانا عبدالعلی قاسمی رحمۃ اللہ علیہ خواندہ) و در سال ۱۳۱۲ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در مدرسہ ی «عین العلم» شاہ جهان پور بہ حیث مدرس مقرر شدہ و از همین زمان صدور فتوا را نیز شروع نمودند. در سال ۱۳۲۱ هجری قمری در ردّ قادیانیت رسالہ ی را بہ نام «البرہان» نگاشتند^۱ و در آخر همین سال (۱۳۲۱ قمری) بہ اصرار مولانا امین الدین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بہ مدرسہ ی امینیہ دہلی آمدہ و بہ سمت شیخ الحدیث تعیین گردیدہ و در زمان خویش مفتی اعظم ہندوستان و مورد اعتماد و مقبول ہمہ بودند.

۱ - در تاریخ دارالعلوم دیوبند ۷۹/۲ بہ جای رسالہ «البرہان»، مآنامہ «البرہان» مطبوع و عدوت آن قرار ذیل تحریر گردیدہ است: (حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ) در سال ۱۳۲۱ هجری قمری بہ خاطر نزدیک قادیانیت، یک مآنامہ ی را بہ نام «البرہان» جاری ساختند.

فتاویٰ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در هشت جلد به نام «کفایت المفتی» توسط فرزند ارجمند شان حضرت مولانا حفیظ الرحمن رحمۃ اللہ علیہ چاپ و نشر و مورد استفاده و استفادی مسلمین قرار گرفته و همچنان کتاب «تعلیم الاسلام» آن حضرت رحمۃ اللہ علیہ از تصانیف مقبول در نزد عام و خاص است.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پس از تأسیس جمعیت علمای هند از سال ۱۹۱۹ میلادی تا بسیار مدت دراز، صدارت آن را و همچنان از سال ۱۳۵۵ الی ۱۳۷۲ هجری قمری عضویت شورای دارالعلوم را به عهده داشتند و به صفت نماینده کشور هندوستان یکمرب به حجاز و مرتبه‌ی دیگر به مصر تشریف‌فرما شدند. ایشان از اثر فعالیت‌های سیاسی

۱ - مولانا مفتی حفیظ الرحمن واصف دهلوی رحمۃ اللہ علیہ فرزند ارجمند حضرت مولانا مفتی کفایت رحمۃ اللہ علیہ دهلوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۳۲ هجری قمری در کوچه‌ی «چیلان محله چهل امیران» در شهر دهلوی به دنیا آمد و علوم قرآن، حدیث و فقه را در مدرسه «امینیہ» دهلوی در نزد والد ماجدشان حضرت مفتی کفایت رحمۃ اللہ علیہ دهلوی رحمۃ اللہ علیہ خوانده و پس از تکمیل دروس به مستند درس و تدریس نشسته و پس از وفات حضرت مفتی اعظم، مفتی کفایت رحمۃ اللہ علیہ دهلوی رحمۃ اللہ علیہ نائب مهمتم و سپس به حیث مهمتم مدرسه «امینیہ» دهلوی متفرغ گردیدند.

کتاب‌های «مصدر نامه»، «ادبی بهول بهلیان»، «زرگل»، «تذکرہ‌ی سائل»، «سه لسانی مصدر نامه» «قرآنی پندنامه» و «کفایت المفتی» از شاهکاری‌های علمی آن جناب است.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در سیزدهم مارچ سال ۱۹۸۷ میلادی به دیار ابدی پیوسته و در گورستان مہندیان در نزدیکی مرقد متور حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در چند قدمی دارالعلوم در کنار راه، حجاب خاک را به روی مبارک شان کشیدند.

(مرتبہ اول در زندان گجرات و مرتبہ دوم در زندان ملتان) زندانی شده و در آنجا زحمات زیادی را متقبل گردیدند.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ در شب سیزدهم ربیع الثانی سال ۱۳۷۲ هجری قمری در دهلی وفات کرده و در نزدیک مزار مبارک شیخ المشایخ حضرت قطب الدین بختیار کاکل رحمۃ اللہ در دهلی (کنار دروازه فلر محل در یک احاطہی ہلند) دفن خاک گردیدند.

برای تفصیل بیشتر بہ «الجمعیۃ دہلی کا مفتی اعظم» رجوع کنید.^۱

۱ - همچنان بہ خاطر تفصیلات حیات حضرت مفتی رحمۃ اللہ نظر کنید: «الواح الصنادید» حصہ دوم

(۴۲) محدث العصر حضرت مولانا سید محمد انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام العصر، خاتم الفقهاء والمحدثین شیخ الاسلام مولانا سید محمد انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ به روز شنبه بیست و هفتم ماه شوال المکرم سال ۱۲۹۲ هجری قمری در قصبه «لولاب» کشمیر (در یک خانواده معزز سادات) چشم به جهان هستی گشوده رو به سن چهار و نیم سالگی درس قرآن عظیم الشان را در نزد پدر بزرگوار شان حضرت مولانا سید معظم شاه رحمۃ اللہ علیہ که از علمای ربانی و پیر و مرشد طریقت بودند، شروع کرده و در ظرف شش ماه کتابهای فارسی، متعدد رسایل و غیره را در ضمن تعلیم قرآن ختم نمودند.

حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدت سه سال در مدارس هزاره مشغول فراگیری علوم بود و در سال ۱۳۱۰ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و از فیوضات علمیه رباط مشاهیر وقت (حضرات شیخ الہند مولانا شیخ محمود الحسن دیوبندی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا محمد اسحاق امرتسری مهاجر مدنی، مولانا غلام رسول هزاروی و دیگران رحمہم اللہ) استفادہ اعظمی نموده و در سال ۱۳۱۴ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل کردند.

حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ پس از حاصل کردن علوم به حضور حضرت قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ در گنگوہ تشریف فرما شده و سند حدیث و فیوض باطنی حاصل و به خلافت آن حضرت رحمۃ اللہ علیہ فایز گشتند.

حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند در مدرسہ امینیہ دہلی به درس و تدریس مشغول بوده و در سال ۱۳۲۰ هجری قمری دوبارہ به کشمیر رفته و

مدرسه‌ی را به نام «فیض عام» تأسیس کرده و در سال ۱۳۲۳ هجری قمری هم‌رکاب مشاهیر کشمیر به سفر حج بیت‌الله تشریف‌فرما شده و مدتی از کتابخانه‌های مختلف آن مقام استفاده کردند.

حضرت مولانا کشمیری رحمته در سال ۱۳۲۷ هجری قمری به دیوبند تشریف آورده و اساتید دیوبند (حضرت شیخ‌الهند رحمته) ایشان را در دارالعلوم نگه‌داشته و به تدریس علوم (خصوصاً صحیح مسلم شریف و ابو داود شریف) مأمور نمودند.

حضرت شاه صاحب رحمته مدت درازی از قبول مزد و معاش اجتناب کرده و مهمان مهمتم دارالعلوم دیوبند، جناب حضرت حافظ محمد احمد قاسمی رحمته فرزند رشید قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته بودند.

حضرت شیخ‌الهند رحمته در سال ۱۳۳۳ هجری قمری هنگامی‌که به سفر حجاز رفتند، حضرت مولانا کشمیری رحمته را جانشین خویش انتخاب کرده و حضرت شاه صاحب رحمته مدتی ۱۲ سال در این مسند جلوه افروز بودند.

حضرت شاه صاحب رحمته در سال ۱۳۴۶ هجری قمری از دیوبند به «جامعه اسلامیة داهیل» تشریف‌فرما شده و تا سال ۱۳۵۱ هجری قمری به تدریس حدیث مشغول گردیدند. حضرت شاه صاحب رحمته حافظه بسیار قوی داشتند (و با یک‌مرتبه مطالعه کتاب، مضامین و مطالب به‌جای خود، حتی عبارت‌ها با صفحات و سطور به حافظه‌ی شان نقش می‌بست و در دوران تقریر بدون تکلف به کتاب‌ها حواله بالای حواله داده می‌رفتند و برعلاوه صحاح سته اکثر کتاب‌های حدیث تقریباً بر نوک زبان شان بود و از این رو) در بین

علماء به کتابخانه‌ی «متحرک و متکلم» مشهور بودند و تمام علماء به عظمت شان معترف بوده (چنانچه علامه سید سلیمان ندوی رحمته می‌نویسند: مثال حضرت شاه صاحب رحمته مانند آن دریایی بیکران است که از بالا سطح آن ساکن؛ و اما در قعر از خزینہ‌های گران‌قیمت مرواریدها معمور باشد.

علامه سید رشید رضا رحمته بار بار می‌فرمودند: «مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا الْأَسْقَاذِ الْجَلِيلِ». {من استاد بزرگی مانند این را ندیده‌ام}.

علامه اقبال لاهوری رحمته بسیار زیاد از افکار حضرت شاه صاحب رحمته متأثر بوده (و در بخش اسلامیات، از فیضان آن جناب استفاده کرده و در مقابل آرای شاه صاحب رحمته سر تسلیم خم می‌نمودند).

حضرت شاه صاحب رحمته تصانیف گران‌بها و شاگردان صاحب علم وفور را از خود بجا گذاشته و در ردّ قادیانیت مناظرات نموده و کتاب‌های را نوشته و به زیور طبع آوردند.

کتاب‌های همچون: «إكفار الملحدين»، «خاتم النبیین»، «كشف الستر»، («عقيدة الإسلام»، «حیات عیسی»، «التصريح بما تواتر فی نزول المسيح»، «فصل الخطاب فی مسألة أم الكتاب» و غیره) از تصانیف منیف شان است.

کتاب‌های «فیض الباری شرح صحیح البخاری، تألیف علامه محمد بدر عالم میرتهی رحمته»، «الانوار المحمود شرح سنن ابوداود»، «معارف السنن شرح ترمذی، تألیف محدث العصر علامه سید محمد یوسف بنوری رحمته»، «انوار الباری شرح صحیح البخاری، تألیف علامه سید احمد رضا بنوری رحمته»، («عرف الشذی شرح ترمذی، تألیف علامه محمد

چراغِ تلمذ» از تفاریر درسی حضرت شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ هستند کہ توسط شاگردان شان جمع آوری و چاپ و نشر گردیده است.

حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ (به عمر ۶۰ سالگی) در سوم صفر المظفر سال ۱۲۵۲ هجری قمری در اخیر حصہ شب دنیا را الوداع گفته و به رحمت ایزدی پیوستند و در دیوبند (قریب عید گاہ) آسودہ خواب گردیدند.

(حضرات مولانا محمد انظر شاه مسعودی کشمیری و مولانا محمد ازہر شاه قیصر کشمیری رحمہما اللہ کہ از استادان دارالعلوم دیوبند بودند، از جملہی فرزندان آن جناب می باشند).

برای تفصیل بیشتر حالات و زندگانی حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہ کتاب های، «حیات انور»، «نقش دوام» و «نفحة العنبر» رجوع کنید.^۱

۱. همچنان رجوع کنید: (۱) انوارِ انوری، تألیف مولانا محمد انوری، (۲) انوار السوانح، تألیف داکتر غلام محمد کھچی، (۳) مولانا محمد انور شاه کشمیری حیات اور علمی کارنامی، تألیف قاری محمد رضوان، (۴) المحادث الکبیر محمد انور شاه کشمیری و منہجہ فی شرح الحدیث، تألیف محمد عادل خان، (۵) العلامة محمد انور شاه کشمیری فی ضوء إنتاجاته الأدبیہ والعلمیہ، تألیف السید شاہد رسول کاکاخیل، (۶) امام العصر علامہ محمد انور شاه کشمیری، تألیف مولانا عبدالحلیم چشتی، (۷) جمال انوری، تألیف مولانا عبدالقیوم حقانی، (۸) نقش دوام، تألیف مولانا انظر شاه مسعودی. (۹) تقدس انور، تألیف عبدالرحمن گوندو.

(۴۳) حضرت مولانا ماجد علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ماجد علی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی مانی کلان از توابع جونپور به دنیا آمده و پس از تحصیل کتاب‌های ابتدائی در سال ۱۳۰۸ هجری قمری در نزد مولانا عبدالحق ابن فضل الحق رحمۃ اللہ علیہ و همچنان در نزد مولانا لطف‌الله صاحب علیگری رحمۃ اللہ علیہ به حصول علوم مشغول شده (و معقولات را در نزد مولانا عبدالحق خیرآبادی و مولانا احمد حسن کانپوری حاصل کرده) و پس از آن شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۱۴ هجری قمری فارغ و مدت دو سال در محضر شیخ‌المشایخ قطب‌الارشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ دروس حدیث را تکمیل نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در مدارس «منبع‌العلوم گلاوتھی» (بلند شهر)، «میترو» (علیگره)، «عزیزیه بهار شریف» و در اخیر در «مدرسه‌ی عالیہ کلکتہ» به تدریس علوم پرداخته و هزاران علمای نامدار (همچون: حضرت مولانا عبدالغنی پهلپوری خلیفه‌ی مجاز حضرت حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی و مولانا سید فخر الدین احمد شیخ‌الحدیث دارالعلوم دیوبند رحمہما اللہ) از جمله‌ی شاگردان ایشان است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ماه شوال‌المکرم سال ۱۳۵۲ هجری قمری، داعی اجل را لبیک گفته به رحمت حق پیوستند.

برای تفصیل به کتاب «نزهة الخواطر» رجوع کنید.

(۴۴) حضرت مولانا سید احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ هنگامی که پدر بزرگوار شان حضرت مولانا سید حبیب الله صاحب رحمۃ اللہ علیہ در بانگرمثو از توابع اناؤ^۱ (اوده) سکونت داشتند، در سال ۱۲۹۳ هجری قمری چشم به جهان گشوده و تعلیمات ابتدائی را در اقله داد پور تانده از توابع فیض آباد حاصل و شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۱۵ هجری قمری از دوروی حدیث فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت شیخ المشایخ قطب الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت نموده و پس از ریاضت ها و مجاهده بسیار به خلافت حضرت شیخ الهند مولانا شیخ محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ فایز گشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۱۶ هجری قمری به همراهی پدر بزرگوار شان به مدینه منوره هجرت نموده و باقی تمام عمر را به تدریس علوم دینی مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۰ هجری قمری متصل مسجد نبوی مدرسه ی را به نام «مدرسة الشرعية» تأسیس نموده و بالاخره در یازدهم ماه شوال المکرم سال ۱۳۵۸ هجری قمری از دارالفناء به دارالبقاء شتافته و در جنت البقیع دفن خاک گردیدند.

۱ - اناؤ یکی از علاقه های رهایی در بهارت هندوستان واقع است.

(۴۵) شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ العرب والعجم، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ (ابن سید حبیب الله رحمۃ اللہ علیہ) در قصبه‌ی بانگرمٹو از توابع اناؤ (در الله‌داد بُور تانده از توابع فیض‌آباد در سال ۱۲۹۶ هجری قمری) به دنیا آمده و پس از کسب کتاب‌های ابتدائی (به عمر ۱۲ سالگی) در سال ۱۳۰۹ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و کتاب‌های ابتدائی عربی را شروع نموده و در سال ۱۳۱۶ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم، به معیت پدر بزرگوار شان به مدینه‌ی منوره هجرت نموده و پس از رسیدن به حجاز به حضور حضرت شیخ العرب والعجم حاجی امداد الله مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ شتافته و از محضر شان کسب فیض نموده و مدت همده سال در مسجد نبوی (باوجود تنگی معیشت و عُسر و تَوکلّاً علی الله همه‌روزه دوازده ساعت) درس حدیث می‌دادند.

حضرت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ به همراه استاد بزرگوار شان حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ در مانا اسیر گردیده و پس از رهایی (در سال ۱۳۳۸ هجری قمری) به معیت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ دوباره به هندوستان آمده و فعالیت‌های سیاسی خویش را شروع و در آزادی کشور با دل و جان سعی و کوشش نموده و چندین بار روانه زندان گردیده و باوجود همه‌ی محنت‌ها یک لحظه‌ی آرام نه نشستند؛ از این‌رو در دستگاه حکومتی و در بین اقشار مردم به نام شیخ الاسلام یاد می‌شدند.

حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمته الله در سال ۱۳۴۶ هجری قمری زمانی که حضرت شاه انور شاه کشمیری رحمته الله از پُست سرپرستی دارالعلوم علیحده گی اختیار کردند، حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمته الله به مسند صدارت آن فایز گردیده و تا اخیر عمر در این مقام باقی ماندند.

حضرت شیخ الاسلام مدنی رحمته الله به خلافت حضرت شیخ المشایخ قطب الإرشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمته الله ممتاز گردیده بودند و صدها هزار مریدان و شاگردان شان در هندوستان و بیرون از آن به خدمت مردم اشتغال داشتند.

بالآخره این آفتاب علم و عمل به ساعت سه بجہ روز دوازدهم جمادی الاول سال ۱۳۷۷ هجری قمری وفات یافته (و در جوار حضرت شیخ الہند رحمته الله و پاتین پای قاسم العلوم و اخیرات حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمته الله) در قبرستان قاسمیہ نزدیک دارالعلوم دیوبند دفن خاک گردیدند.

کتاب‌های «نقش حیات»، «الشہاب الثاقب»، «مکتوبات شیخ الاسلام»، «جمعیت علماء ہند کی مختلف اجلاسوں کی خطبات»، «اسیر مالتا» و غیرہ از تصنیفات آن جناب و همچنان تقاریر درسی جامع ترمذی ایشان توسط شاگردان شان بہ نام های مختلف چاپ و نشر گردیدہ است.

برای تفصیل بیشتر حالات شیخ الاسلام به کتاب‌های «نقش حیات»، «جمعیت دهلی کا شیخ الاسلام» و «حیات شیخ الاسلام» از مولانا سید محمد میا، («اسیر مالتا») رجوع کنید.^۱

۱ - همچنان به خاطر تفصیلات حیات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نظر کنید: (۱) تذکرہ شیخ الاسلام، تألیف مولانا ابوالحسن ندوی رحمۃ اللہ علیہ (۲) سوانح شیخ الاسلام مولانا مدنی، تألیف مولانا عبدالقیوم حقانی مد ظلہم.

توضیح: سلسلہی نسب حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ قرار ذیل است: سید حسین احمد بن سید حبیب اللہ بن سید پیر علی بن سید جهانگیر بخش تا شاه نور الحق رحمہم اللہ.

شاه نور الحق رحمۃ اللہ علیہ موروث اعلیٰ شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ ابتداء در سرزمین اللہدادپور قصبہی تانده تشریف فرما شده و اقامت گزین شدند و مزار حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ با احفاد و اسباط شان تا کنون به داخل یک قلعہ موجود است.

حضرت شاه نور الحق رحمۃ اللہ علیہ صاحب کشف و کرامت و صاحب دل بزرگی بوده و ایشان از اولادہی سید احمد توختہ رحمۃ اللہ علیہ معروف به تمثال رسول ﷺ است و سید احمد توختہ رحمۃ اللہ علیہ از اولادہی سید محمد مدنی مشہور به سید ناصر ترمذی رحمۃ اللہ علیہ می باشد.

حضرت سید محمد مدنی مشہور به سید ناصر ترمذی رحمۃ اللہ علیہ در ترمذ آمده و از اولاد ایشان حضرت سید احمد توختہ رحمۃ اللہ علیہ از ترمذ به لاهور تشریف فرما شده و در سال ۶۰۲ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته به رحمت حق پیوستند و مزار مبارک شان در لاهور است.

رجوع کنید: نقش حیات (سوانح خود نوشت) مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ ۱۶ تا

۲۱، سوانح شیخ الاسلام مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ، تألیف مولانا عبدالقیوم حقانی مد ظلہم صفحہ ۳۱.

(۴۶) حضرت مولانا کریم بخش سنهلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا کریم بخش سنهلی رحمۃ اللہ علیہ در منطقه سنهیل چشم به جهان گشوده و تعلیمات ابتدائی را در همان جا حاصل و غرض فراگیری بیشتر علوم به امروزه سفر نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ چند ایام در امروزه از دروس حضرت مولانا احمد حسن امروزه رحمۃ اللہ علیہ استفاده و سپس شامل دارالعلوم دیوبند شده و در سال ۱۳۱۷ هجری قمری دوره‌ی حدیث را نزد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تکمیل و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در مدارس ہاپور، دارالعلوم متو از توابع اعظم گره، (جامع العلوم کانپور) و غیره به تدریس علوم پرداخته و بسیاری علمای ممتاز و جید مانند: مولانا فخرالدین احمد صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی، مجاہد جلیل القدر حضرت مولانا عبدالطیف نعمانی، حضرت مولانا محمد منظور نعمانی و غیره رحمہم اللہ از جملہ‌ی شاگردان شان هستند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۲ هجری قمری در وطن خویش سنهیل وفات نموده

و در همان جا به خاک سپرده شدند.

(۴۷) حضرت مولانا عبدالسمیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالسمیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی دیوبند (در سال ۱۲۹۵ هجری قمری) به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را تا اخیر در دارالعلوم تکمیل نموده و در سال ۱۳۱۸ هجری قمری دوره‌ی حدیث را ختم نموده و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در مدرسه‌ی فتح‌گر از توابع فرخ‌آباد، مدرسه‌ی اسلامیہ «ررکی» از توابع سهارنپور، مدرسه‌ی عالیہ فتح‌پوری دهلی به تدریس علوم پرداخته و در سال ۱۳۲۸ هجری قمری دوباره به دیوبند خواسته‌شده و تعلیمات درجات ابتدائی را به وی سپردند. حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از اندک زمان ترقی نموده و کتاب‌های سطوح بالا را تدریس و مدت ۲۸ سال در دارالعلوم به خدمت و دروس مشغول و تدریس مشکاة‌المصابیح و مختصرالمعانی شان مشهور و زبانزد عام و خاص بود.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کتاب بستان المحدثین، تصنیف شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ را به اردو ترجمه و به نام «ریاض الراحین» (در سال ۱۳۳۴ هجری قمری در مطبع قاسمی

۱ - استاذ الاساتذہ، امام نقاد، بقیۃ السلف، حجة الخلف، خاتم المفسرین و المحدثین سراج الہند حضرت مولانا شاه عبدالعزیز محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ فرزند رشید حضرت شیخ الاسلام مولانا شاه ولی اللہ محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ در بیستم و پنجم رمضان المبارک سال ۱۱۵۹ هجری قمری در دهلی به دنیا آمده و در سن پنج سالگی از حفظ قرآن عظیم الشان فارغ گشته و بیشتر علوم را از نزد والد ماجدشان حاصل کرده و پس از وفات پدر بزرگوار شان در سن شانزده سالگی نزد ماهران علوم شریعت و طریقت نادرگان روزگار حضرات شیخ نوراللہ بدھانوی، شیخ محمد امین کشمیری و شاه محمد عاشق ابن شاه محمد پهلوی رحمہم اللہ

دیوبند) چاپ شده و علاوه بر آن کتاب‌های متعدد از رشحات قلم شان به زیور طبع رسیده است. (حضرت مولانا عبدالاحد صاحب دیوبندی مدرس دارالعلوم دیوبند فرزند ارجمند شان می‌باشند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بالاخره در یازدهم صفر المظفر سال ۱۳۶۶ هجری قمری، داعی اجل را لبیک گفته و در قبرستان قاسمی دفن خاک گردیدند.

== (باقیمانده حاشیه صفحه‌ی قبلی)

زانوی تلمذ زده و پس از اكمال دروس، به مسند والد ماجد شان نشستند.

حضرات مولانا شاه رفیع الدین محدث دهلوی، مولانا شاه عبدالقادر محدث دهلوی، مولانا شاه عبدالغنی محدث دهلوی، مولانا رشیدالدین خان دهلوی، مولانا شاه غلام علی مجددی دهلوی، مولانا مفتی صدرالدین آزرده دهلوی، شاه فضل رحمان گنج مرادآبادی، مولانا امام الدین دهلوی، مولانا صدر علی رام‌پوری، مولانا عبدالحی بُدهانوی و دیگران رحمهم‌الله، از جمله‌ی شاگردان ایشان است.

کتاب‌های «فتح العزیز» (معروف به تفسیر عزیزی)، «تحفه‌ی اثنا عشریه» (در تردید روافض)، «بستان المحدثین»، «العجالة النافعة»، «میزان البلاغة»، «السير الجلیل فی مسئله التفضیل»، «میزان الکلام»، «مجموعه الفتاوی»، «سیر الشهداءین»، «عزیز الاقتباس فی فضایل اخیار الناس»، «تقدیر دلپذیر»، «هدایة المؤمنین»، «احشای شرح العقاید» و غیره از شاهکارهای علمی و خدمات تصنیفی حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ است.

حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ را روافض بدبخت در دہلی، در بار زهر دادند و بالاخره ین آفتاب علم و عمل به عمر هشتادسالگی به‌روز یکشنبه هفتم شوال‌المکرم سال ۱۲۴۹ هجری قمری، داعی اجل را لبیک گفته و در جوار والد بزرگوار شان سمت راست، در قبرستان مهندیان دفن خاک گردیدند.

رجوع کنید: الواح الصنادید حصه اول صفحات ۱۵۲ تا ۱۷۳، تذکره شاه عبدالعزیز، تألیف مولانا نسیم احمد فریدی امروہی، تذکره سراج‌الہند شاه عبدالعزیز، تألیف مولانا عبدالحکیم چشتی.

(۴۸) حضرت مولانا محمد سهول بهاگپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد سهول بهاگپوری رحمۃ اللہ علیہ در قصه‌ی پورینی از توابع بهاگپور (بهار) به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در بهاگپور و حیدرآباد و تعلیمات متوسط را در دهلی حاصل کرده و نزد حضرات مولانا اشرف عالم بهاگپوری، حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا اسحاق بردوانی، مفتی لطف‌الله علیگرهی، مولانا عبدالوهاب فاضل بهاری، مولانا میا نذیر حسین دهلوی رحمہم‌الله علوم و فنون مختلف را خوانده، شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۱۸ هجری قمری دوره‌ی حدیث را نزد حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ تکمیل و از دارالعلوم دیوبند فارغ گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از تکمیل نصاب درسی هفت و یا هشت سال در دارالعلوم، کتاب‌های عالی را تدریس و در ضمن به صفت مفتی ایفای وظیفه می‌نمودند. ایشان پس از آن در مدرسه‌ی «عزیزیه» بهار شریف، مدرسه‌ی «عالیه کلکتہ»، مدرسه‌ی «عالیه سیلہت»، شیخ‌الحدیث و صدرالمدرسین بودند. ایشان در سال ۱۹۲۰ میلادی در مدرسه‌ی عالیہ اسلامیہ «شمس‌الہدی» پتنہ به صفت مدیر مقرر شده و در ضمن از سال ۱۳۵۰ الی ۱۳۶۲ هجری قمری از اعضای مجلس شورای دارالعلوم دیوبند بوده (و مدت چهل و شش سال در مدارس یو. پی. بہار، بنگال و آسام فریضہ‌ی خویش را اداء) و دو کتاب از ایشان به طبع رسیده و فتاوی صادر شده از ایشان بسیار زیاد است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در دوازدهم رجب‌المرجب سال ۱۳۶۷ هجری قمری وفات کرده و در وطن اصلی شان (پورینی) دفن خاک گردیدند.

(۴۹) حضرت مولانا احمد منوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا احمد منوی رحمۃ اللہ علیہ در وطن اصلی شان منو چشم به دنیا گشوده و تعلیمات ابتدائی را تا شرح جامی نزد پدر بزرگوار خویش فراگرفته و به مدرسه‌ی «جامع‌العلوم کانپور» رفته و مدت سه سال در آنجا مشغول فراگیری علوم بوده و سپس به مدرسه‌ی «احمدیه آره» (بهار) تشریف برده و کتاب‌های حدیث و منطق را خواندند؛ و از آنجا به دهلی سفر کرده و در دروس حدیثی مولانا میا نذیر حسین دهلوی رحمۃ اللہ علیہ شریک شده و بالاخره در سال ۱۳۱۸ قمری به دیوبند آمده و کتاب‌های حدیث، منطق و فلسفه را نزد شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ خوانده و سپس در درس حدیث حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ شرکت و در سال ۱۳۱۹ قمری دروس را تکمیل نموده و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مسلکاً اهل حدیث (غیر مقلد) بوده و باوجود اهل حدیث بودن به مسلک و علمای دیوبند احترام به سزایی قائل بودند. ایشان پس از فراغت به مدرسه‌ی محمدیه (کلیانی) مظفر پور بهار مدرس گردیده و پس از دو سال به قصبه‌ی منو آمده و در داخل یک مسجد به تدریس شروع نموده و اسم مدرسه‌ی خویش را «اسلامیه» گذاشته و بعضی از شاگردان شان پس از فراغت، آن مدرسه را ترقی داده و به نام مدرسه «فیض عام» مسما کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی منو در بیست و نهم ذی‌الحجۃ الحرام سال ۱۳۶۷ هجری قمری در وقت نماز ظهر، جان را به حق تسلیم نموده و به زندگی ابدی پیوستند. به خاطر تفصیل بیشتر حالات مولانا رحمۃ اللہ علیہ به «تذکرہ‌ی علمای اعظم‌گر» رجوع کنید.

(۵۰) حضرت مولانا سید میا اصغر حسین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید میا اصغر حسین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۴ هجری قمری در قصبه دیوبند به دنیا آمده و در نرد محترم سید شاه محمد حسن رحمۃ اللہ علیہ متوفای ۱۳۱۲ هجری قمری، قرآن عظیم الشان و کتابهای فارسی را خوانده و در سال ۱۳۱۰ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند آمده و در درجهی فارسی، سال آخر شامل گردیده و در سال ۱۳۲۰ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۱ هجری قمری وی را به مدرسه‌ی مسجد اٹالہ جونپور (به صفت سر مدرس) اعزام کرده و تا سال ۱۳۲۷ هجری قمری به تدریس مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را در سال ۱۳۲۸ هجری قمری هنگامی که ماهنامہ «القاسم» را تأسیس می‌کردند به دیوبند خواستند و در ضمن مسئولیت ماهنامہ، از اینکه در علوم دینی تفسیر، حدیث، فقه و فرائض مهارت تام داشتند، بسیاری از دروس را در دارالعلوم به موصوف سپردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ سه مرتبه حج بیت‌الله کرده و (تقریباً ۲۵ کتاب خُرد و بزرگ) از تصانیف ایشان به یادگار مانده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت سید محمد عبداللہ شاہ رحمۃ اللہ علیہ متوفای سال ۱۳۱۰ هجری قمری بیعت نموده و اذن خلافت را از حضرت شیخ المشایخ مولانا حاجی امداد اللہ مهاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ حاصل کرده و تا اخیر عمر سلسلہی ارشاد و بیعت را جاری ساخته بودند.

بالآخره حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ زمانی کہ بہ راندیر تشریف فرما شدہ بودند، بیمار گردیدہ و در روز دوشنبہ بیست و دوم ماہ محرم الحرام سال ۱۳۶۴ ہجری قمری در هنگام اذان ظہر بہ دعوت حق لبیک گفتہ و بہ زندگانی ابدی پیوستند و مزار متبرک شان در راندیر است.

برای تفصیل بیشتر حالات زندگانی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بہ کتاب «سوانح حیات حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب» مراجعہ کنید.

(۵۱) حضرت مولانا عبدالاحد جالوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالاحد جالوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۸ هجری قمری در جاله از توابع درپهنگه چشم به جهان گشوده و تعلیمات ابتدائی را در وطن خویش حاصل کرده و سپس در مدرسہ امدادیہ درپهنگه آمدہ و کتاب‌های عربی را تکمیل و در سال ۱۳۲۰ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند آمدہ و در دورہی حدیث حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ شامل گردیدہ، در امتحانات نمرات عالی و ممتاز را حاصل و در سال دیگر، فنون را تکمیل نمودہ و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در مدارس مختلف بہ درس و تدریس پرداختہ و فریضہی خویش را ادا نمودہ و در ہمین جریان از حضرت مولانا حکیم محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ علم طب را تعلیم گرفته و یک طبیب ماهر و حاذق گردیدہ بہ مداوای مریضان پرداختند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۶ هجری قمری در درپهنگه وفات کردہ و جنازہی شان را بہ جاله انتقال و دفن خاک نمودند.

(۵۲) مجاهد کبیر حضرت مولانا محمد میا منصور انصاری انبیهوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد میا منصور رحمۃ اللہ علیہ فرزند بزرگ و ارجمند مولانا عبدالقادر انبیهوی رحمۃ اللہ علیہ متوفای سال ۱۲۴۴ هجری قمری و نواسه دختری حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در انبیه از توابع سهارنپور به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در مدرسه‌ی منع‌العلوم گلاوتھی حاصل کرده و این در آن زمانی بود که پدر بزرگوار شان به صفت شیخ‌الحديث در آن مدرسه ایفای وظیفه می‌نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از تعلیمات ابتدائی به دیوبند آمده و در سال ۱۳۲۱ هجری قمری از دوره‌ی حدیث فارغ شده و چند ایام در مدرسه‌ی «معینہ اجمیر» به حیث شیخ‌الحديث مقرر شده و حسب هدايت جناب حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ به خاطر امداد در تکمیل ترجمه‌ی قرآن دوباره به دیوبند خواسته شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۷ هجری قمری به صفت نائب ناظم جمعیت‌الانصار مقرر گردیده و در سال ۱۳۳۳ هجری قمری به همراهی حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ به سفر حج بیت‌الله تشریف‌فرما گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از گرفتاری حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ به افغانستان هجرت نموده و در زمان حکومت (امیر حبیب‌الله کلکانی مشهور به) بچه سقاو، ایشان را از افغانستان بیرون کرده و از این‌رو مجبوراً به آن‌طرف دریای آمو که در آن زمان جزء قلمرو کشور روسیه بود، سفر کرده و پس از سقوط حکومت بچه سقاو، دوباره به افغانستان آمدند.

حضرت مولانا تھتہ در ششم ماہ صفر المظفر سال ۱۳۶۵ ہجری قمری در شہر جلال آباد در افغانستان وفات نمودہ و در همان جا دفن خاک گردیدند و کتاب ہای «حکومت الہی» و «انواع الدول»، «اساس انقلاب» و «دستور امامت» از جملہ تصانیف ایشان است.^۱

۱ - حضرات غازی مولانا حامد انصاری تھتہ و راستار اخبار مدینہ بجنورہ مقیم ہندوستان و جناب حمید انصاری تھتہ مقیم در شہر جلال آباد فرزندان ارجمند ایشان ہستند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۹۳/۲.

(۵۳) شیخ الادب والفقہ حضرت مولانا اعزاز علی امروہوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا اعزاز علی امروہوی رحمۃ اللہ علیہ در ۳۰ ذی الحجۃ الحرام سال ۱۲۹۹ هجری قمری در بدایون به دنیا آمده و پس از کسب علوم ابتدائی در سال ۱۳۱۶ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند شده و در سال ۱۳۲۱ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را پس از فراغت جهت تدریس به مدرسہ «نعمانیہ» یورینی بہاگلپور (بہار) فرستادند. ایشان مدت ہفت سال در آنجا درس دادہ و از آنجا بہ شاہ جہانپور رفتہ و در داخل یک مسجد مدرسہ را بہ نام «افضل المدارس» تاسیس کردہ و (تقریباً مدت سہ سال) بہ تدریس علوم پرداختند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را در سال ۱۳۳۰ هجری قمری دوبارہ بہ دارالعلوم دیوبند خواستہ و بہ صفت مدرس مقرر نمودہ و تدریس کتابہای ابتدائی همچون: «علم الصیفہ» و «نورالایضاح» و بعد از مدتی دورہی حدیث را بہ وی سپردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۰ هجری قمری بہ ہمراہ حافظ محمد احمد صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ مہتمم دارالعلوم بہ حیدرآباد رفتہ و مدت یک سال بہ حیث معاون دارالافتاء ایفای وظیفہ کردہ و دوبارہ (بہ معیت حافظ محمد احمد قاسمی رحمۃ اللہ علیہ) بہ دیوبند آمدہ و بہ صفت صدرالمفتی دارالعلوم دیوبند مقرر حاصل کردہ‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در کتابہای «کنز الدقائق»، «قدوری»، «نورالایضاح»، «الدیوان للمفتی ابی الطیب احمد بن حسین الجعفی متوفای سال ۳۵۲ هجری قمری» و «دیوان حماسہ» حواشی مفید و گرانہا نگاشتنہ کہ ہمہی آنہا بہ زیور طبع درآمدہ و همچنان بر

علاوه آن‌ها به کتاب‌های «شرح النقایة»، «نفحة الیمن» و «مفید الطالبین» نیز حواشی تحریر نمود و «نفحة العرب» از زبدهی تصانیف ایشان است.

حضرت مولانا ^{رحمته} پس از اضافه چهل سال خدمت در دوازدهم رجب المرجب سال ۱۳۷۴ هجری قمری دار فانی را وداع گفته و به رحمت ایزدی پیوستند و پیکر مبارک شان را در قبرستان قاسمیه به خاک سپردند.

برای تفصیل بیشتر به «تذکرة الاعزاز» مراجعه کنید.

(۵۴) حضرت مولانا احمد بزرگ صاحب سورنی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا احمد بزرگ سورنی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۹ هجری قمری در سملک از توابع سورت گجرات چشم به جهان گشوده و تعلیمات ابتدائی را حاصل کرده و به مدرسه‌ی لاجپور تشریف آورده و در مدت چهار سال کتاب‌های عربی را تکمیل نموده و (مشکاة المصابیح، جلد اول و دوم هدایه و غیره کتاب‌ها را خوانده) و در سال ۱۳۱۸ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند شامل و در سال ۱۳۲۱ هجری قمری فراغت حاصل کرده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت به دست حق پرست حضرت شیخ المشایخ قطب‌الإرشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت نموده و مدت یک سال در محضر پیر روشن ضمیر خویش به اذکار و وظایف مشغول گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از وفات مرشد شان (در سال ۱۳۲۳ هجری قمری) به وطن اصلی خویش آمده و پس از چند ایامی به افریقای جنوبی سفر کردند. ایشان در سال ۱۳۳۵ هجری قمری از افریقا به رنگون آمده و در مسجد جامع سورنی رنگون به صفت مفتی مقرر و مدت سه سال در آنجا سکونت اختیار کرده و در سال ۱۳۳۹ هجری قمری در جامعه اسلامیہ دابھیل به حیث مهمم انتخاب شدند.

حضرت مولانا رحمته در اخیر عمر قرآن عظیم الشان را حفظ نموده و بالآخره در بازده ربیع الاول سال ۱۳۷۱ هجری قمری (به عمر ۷۲ سالگی) داعی اجل را لبیک گفته و به دارالبقاء شتافتند.^۱

۱ - حضرت مولانا محمد سعید بزرگ رحمته مهتم مدرسه دابھیل و از اعضای شورای دارالعلوم دیوبند فرزند ارجمند ایشان هستند. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۹۷/۲.

(۵۵) حضرت مولانا عبدالوهاب دربهنگوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالوهاب دربهنگوی رحمۃ اللہ علیہ در بلاسپور حیا گهاٹ از توابع دربهنکه در سال ۱۲۹۰ هجری قمری به دنیا آمده و مکتب حکومتی را به اکمال رسانیده، به پیشه تجارت مشغول گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ یک شب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم را به خواب دیدند و از آن پس شوق و علاقه کسب علوم دینی برای شان پیدا شده و در مدرسه‌ی امدادیه دربهنکه شامل گردیده و فراگیری دروس عربی را شروع نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۰ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند آمده و به کسب علوم مشغول و در سال ۱۳۲۲ هجری قمری دوره‌ی حدیث را نزد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ فراگرفته و در سال ۱۳۲۳ هجری قمری فنون را تکمیل نموده و در امتحانات از تمام هم‌قطاران ممتاز و برجسته و دارای نمرات عالی بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در سال ۱۳۲۴ هجری قمری در مدرسه‌ی امدادیه دربهنکه به صفت مدرس تعیین و به زودترین فرصت به حیث شیخ الحدیث و مهتم آن مدرسه مقرر و تمامی عمر به درس و تدریس مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از خادمان خاص حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ و از اعضای برجسته تحریک آزادی بودند و از این رو چندین بار دستگیر و به زندان فرستاده شده و مورد آزار و اذیت و شکنجه‌ها قرار گرفتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در زندان نیز تدریس قرآن را شروع نموده و در تدریس حدیث، وعظ و خطابت شهرت بسزایی داشتند و هزاران عالم دروہی حدیث را نزد شان خوانده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به دست حق پرست قطب‌العالم حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ بیعت نموده بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۶۷ هجری قمری به دعوت حق لبیک گفته و جان را به جان آفرین تسلیم نمودند.

برای تفصیل بیشتر به «مکاتیب گیلانی» صفحه ۹۰ رجوع کنید.

(۵۶) حضرت مولانا رسول خان هزاروی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا رسول خان هزاروی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۸۸ هجری قمری در قصبه‌ی اجھریا از توابع هزاره (پاکستان) به دنیا آمده و پس از کسب علوم ابتدائی در سال ۱۳۲۰ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۲۳ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در مدرسه‌ی «امداد الاسلام» میرتھ به صفت شیخ الحدیث مقرر گردیده و در سال ۱۳۳۳ هجری قمری دوباره به دیوبند خواسته شدند؛ و در آنجا تا سال ۱۳۵۳ هجری قمری تدریس منطق، فلسفه و حدیث کرده و در همان سال مذکور به لاهور تشریف فرما شده و در شعبه عربی دانشگاه اورنٹیل لاهور به حیث استاد مقرر گردیدند. ایشان در سال ۱۳۷۳ هجری قمری از آنجا متقاعد گردیده و در مدرسه‌ی اشرفی لاهور به صفت شیخ الحدیث مقرر شده و تا اخیر عمر در آنجا باقی ماندند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ معیت نموده به خلافت آن جناب فایز گشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سوم رمضان المبارک سال ۱۳۹۱ هجری قمری به عمر ۱۰۳ سالگی دار فانی را وداع گفته و به زندگانی ابدی پیوستند و مزار مبارک شار در اجھریا هزاره پاکستان است.

(۵۷) شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در هفتم محرم الحرام سال ۱۳۰۴ هجری قمری در قصبه‌ی بریلی به دنیا آمده^۱ و ایشان فرزند رشید و ارجمند حضرت مولانا فضل الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ از بنیان‌گذاران دارالعلوم دیوبند و برادر کوچک حضرات مولانا مفتی عزیز الرحمن عثمانی و مولانا حبیب الرحمن عثمانی رحمهما الله می‌باشند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۱۲ هجری قمری (به عمر هفت سالگی) شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و پس از تکمیل دروس، از دوره‌ی حدیث به درجه‌ی اول فایز و در سال ۱۳۲۵ هجری قمری از دارالعلوم فارغ شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ حافظ بیست پاره قرآن عظیم‌الشان بوده و پس از فراغت مدت چند ماه در دارالعلوم تدریس نموده و سپس در مدرسه‌ی فتح‌پوری دهلی به صفت شیخ الحدیث تعیین گردیدند. ایشان در سال ۱۳۲۸ هجری قمری در یک جلسه دستار بندی در دارالعلوم دیوبند شرکت کرده و در آن مجلس به سخنرانی پرداخته و از سخنرانی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بسیاری از علماء و اساتید دیوبند متأثر گردیده و ایشان را دوباره به دارالعلوم دیوبند خواسته و تدریس کتاب‌های درجه‌ی عالی را به وی سپردند.

۱ - حافظ مولانا محمد اکبر شاه بخاری رحمۃ اللہ علیہ آورده‌اند: علامه عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در دهم محرم الحرام سال ۱۳۰۵ هجری قمری مطابق ۱۸۸۵ میلادی در ضلع بجنور به دنیا آمده‌اند. اکابر علمای دیوبند ص ۱۰۶.

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در سایر علوم با حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ مناسبت بسیار داشتند و تدریس صحیح مسلم توسط ایشان بسیار مشهور بود.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۶ هجری قمری با حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ به دابھیل تشریف فرما شده و پس از وفات حضرت شاه صاحب رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۵۲ هجری قمری به صفت صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسه دابھیل تعیین گردیدند و از سال ۱۳۵۴ تا ۱۳۶۲ هجری قمری مهتم دارالعلوم دابھیل بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت مولانا حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و خرقدی خلافت را از جناب ایشان پوشیده بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به سیاست دلچسپی تمام داشته و ابتدا از اعضای برجسته جمعیت علمای هند بودند و در سال ۱۳۶۵ هجری قمری به صفت رئیس انتخاب گردیده و در تحریک آزادی پاکستان سهم به سزایی داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از آزادی به پاکستان تشریف فرما شده و از وجود شریف شان برای پاکستان فایده‌های بی‌شماری حاصل شده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در کنار سیاست و تدریس به تصنیف کتاب‌ها نیز پرداخته و «تفسیر عثمانی»^۱ معه ترجمه حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ شایع گردیده و همچنان کتاب «فتح الملہم شرح صحیح مسلم»^۲ از شاہکارهای علمی شان به یادگار مانده است.

حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در سفری کہ به بہاولپور داشتند، روز جمعہ در بیست و یکم صفر المظفر سال ۱۳۶۹ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفتہ و بہ لقاء اللہ پیوستند و مزار گہر بار شان (قریب جادہی محمد علی) در کراچی پاکستان است.

برای تفصیل بیشتر بہ کتاب‌های «تجلیات عثمانی» و «انوار عثمانی» رجوع کنید.^۳

۱ - تفسیر عثمانی در زمان حکومت محمد ظاہر شاہ، توسط علمای جید افغانستان در ولایت کابل، با الفاظ و عبارات سلیس و وزین، بہ زبان فارسی ترجمہ شدہ و بہ نام «تفسیر کابلی» چاپ و نشر و مورد استفادہ و استفادہ‌ی مسلمانان قرار گرفتہ است. بسم اللہ یادگار بلخی

۲ - فتح الملہم در شش جلد با شش جلد تکملہ آن، تألیف شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم العالیہ جمعاً در دوازده جلد در دار احیاء التراث العربی در بیروت - لبنان بہ زیور طبع درآمده است. این کتاب گرانسنگ توسط دانشمند فرہیختہ استاد عبدالرؤف «مخلص» ہروی مدظلہ، استاد دانشگاه ہرات بہ زبان فارسی در حال ترجمہ است. اللہ جل مجدہ برای جناب استاد عمر طویل و فرصت خدمت گذاری بیشتر را عنایت بفرماید آمین. بسم اللہ یادگار بلخی

۳ - همچنان بہ خاطر مطالعہ زندگانی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نظر کنید: (۱) تذکرہ و سوانح علامہ شبیر احمد عثمانی منتشرہ ماہنامہ القاسم جلد نہم سال ۱۴۲۶ هجری قمری مطابق ۲۰۰۵ میلادی، تألیف حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم، (۲) خطبات عثمانی، تألیف مولانا انوار الحسن شبیر کوٹی.

(۵۸) رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ در کاندھله از توابع مظفر نگر در سال ۱۳۰۳ هجری قمری چشم به جهان هستی گشوده و نام تاریخی شان «اختر الیاس» است. ایشان تعلیمات ابتدائی را در کاندھله حاصل کرده و سپس در گنگوه در حضور برادر بزرگ شان حضرت مولانا محمد یحیی کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ به تحصیل علوم پرداخته و بعضی کتاب‌های حدیث را نیز نزد موصوف خوانده و نسبت مریضی که دامن گیر شان گردید، نتوانستند تحصیلات خویش را مسلسل به تکمیل برسانند. از این رو در میان تحصیل علوم، بسیار وقت وقفه ایجاد شد و بالاخره در سال ۱۳۲۶ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند شده و دوره‌ی حدیث را نزد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تکمیل نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ ابتدا به دست حق پرست حضرت قطب‌الارشاد مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و پس از وفات جان‌گداز ایشان به حضرت شیخ خلیل احمد محدث سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و به خلافت آن جناب ممتاز گشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۸ هجری قمری به مدرسہ‌ی مظاہر العلوم سہارنپور تشریف‌فرما شده و تا سال ۱۳۳۶ هجری قمری به تدریس علوم برای شایقان پرداخته و پس از وفات برادر بزرگ شان حضرت مولانا محمد یحیی کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۳۶ هجری قمری به مسجد نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ به دہلی آمدہ و از ہمین جا کار دعوت و تبلیغ

را شروع نمودند؛ و از اثر نیت و اخلاص فی سبیل الله حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ این جماعت به اندک زمان از میوات^۱ تا همه‌ی هندوستان و از آنجا به تمام جهان گسترش پیدا کرد.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در نصف اخیر شب ۱۲ بر ۱۳ جولای سال ۱۹۲۲ میلادی مطابق سال ۱۳۶۳ هجری قمری دعوت حق را لبیک گفته به رفیق اعلی پیوستند.

برای تفصیل بیشتر به تذکره‌ی مشایخ دیوبند مراجعه کنید.^۲

۱ - میوات از مناطق هریانه در بهارت شمالی هندوستان واقع است.

۲ - همچنان به خاطر تفصیلات حیات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نظر کنید: الداعیۃ الکبیر الشیخ محمد الیاس کاندھلوی، تألیف مولانا سید ابوالحسن ندوی رحمۃ اللہ علیہ.

(۵۹) حضرت علامه مولانا محمد ابراهیم بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد ابراهیم بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۰۲ هجری قمری در شهر بلیا، شرق یو پی به دنیا آمده و نام تاریخی شان «غلام کبریا» است. ایشان تعلیمات خویش را در جونپور آغاز کرده و از نزد حضرات حکیم جمیل الدین نغینوی، مولانا محمد فاروق چریاکوتی، مولانا هدایت الله خان و مولانا عبدالغفار منوی اعظمی رحمهم الله (از ارشد تلامذ حضرت گنگوھی رحمۃ اللہ علیہ) کسب علوم نموده و در سال ۱۳۲۵ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند شده و هدایه اول را شروع کرده و پس از جدوجهد فراوان در سال ۱۳۲۷ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند به مدرسه‌ی فتح پوری دهلی به حیث مدرس تعیین گردیده و در سال ۱۳۳۱ هجری قمری دوباره به دیوبند طلب گردیدند و به صفت مدرس دوم به تدریس علوم پرداختند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۰ به دارالعلوم منو از توابع اعظم گره تشریف بُرده و مدت یک سال در مدرسه‌ی امدادیه دربهنکه (بهار) به مقام شیخ الحدیثی فایز گشتند؛ و در سال ۱۳۴۴ هجری قمری ایشان را دوباره به دیوبند خواسته و تدریس کتاب‌های عالی را به دوش آن جناب سپردند. ایشان در سال ۱۳۶۲ هجری قمری به جامعه اسلامیہ دابھیل و از آنجا به مدرسه‌ی فتح پوری دهلی و سپس به مدرسه هات هزاری بنگال ضلع چاتگام تشریف بُرده و به تدریس علوم مشغول گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۶ هجری قمری حسب سفارش حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ مجدداً به دارالعلوم آمده و تا اخیر عمر به دیوبند باقی ماندند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۷ هجری قمری پس از وصال حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ به جهان ابدی، ارباب شورا ایشان را به حیث شیخ الحدیث در دارالعلوم تعیین نموده و در این مقام جلیله مدت ده سال تا ۱۳۸۷ هجری قمری ایفای وظیفه کرده و در این مدت به تدریس حدیث اشتغال داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ خیلی عالم ذهن بودند و بالای کتاب «سَلَمُ الْعُلُوم» شرحی (به نام «ضیاء النجوم») نگاشته که به زیور طبع درآمده است و همچنان شرحی را بالای سنن ترمذی نگاشته که متأسفانه (ناتمام مانده) و تاکنون به طبع نرسیده است.^۱

بالآخره این آفتاب علم و عمل در بیست و هفتم رمضان المبارک سال ۱۳۸۷ هجری قمری دار دنیای فانی را پدرود گفته و به جهان ابدی پیوستند و مزار مبارک شان در قبرستان قاسمی است.

۱ - رساله «مصافحه»، رساله «تراویح» به زبان اردو و رساله «انوارالحکمة» به زبان فارسی از جمله تصانیف حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ است. حواشی بر «مبیدی» و «خیالی» نیز تحریر نموده بودند که متأسفانه هر دو ضایع گردیده است. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۰۵/۲.

(۶۰) شیخ الحدیث مولانا سید فخرالدین احمد مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید فخرالدین احمد مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اصلاً از ہاپور از توابع میرٹھ است^۱ و زمانی کہ پدر بزرگ شان (سید عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ) در اجمیر شریف بہ حیث مدیر محبس ایفای وظیفہ می نمودند، در سال ۱۳۰۷ ہجری قمری در آنجا بہ دنیا آمدہ و پس از تحصیل علوم (در مدرسہ ی منبع العلوم گلاوتھی نزد مولانا ماجد علی رحمۃ اللہ علیہ بعضی کتاب ہا را خواندہ و بہ ہمراہ استاد مبارک شان مولانا ماجد علی رحمۃ اللہ علیہ عازم شہر دہلی شدہ و در آنجا کتاب ہای معقولات را خواندہ و) در سال ۱۳۲۶ ہجری قمری بہ دارالعلوم دیوبند آمدہ و پس از سعی بلیغ در سال ۱۳۲۸ ہجری قمری سند فراغت را حاصل کردہ و بہ حیث معین المدرس در دارالعلوم دیوبند توظیف گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را در ماہ شوال المکرم سال ۱۳۲۹ ہجری قمری بہ جامعہ قاسمیہ شاہی مرادآباد بہ صفت شیخ الحدیث مقرر کردند و مدت (تقریباً ۴۸) سال در آنجا بہ تدریس پرداختہ و ہزاران طلاب حدیث از محضر درسی شان فیض یاب گردیدہ اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از شاگردان شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بودہ و از حضور حضرت مولانا کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نیز کسب علم نمودہ و پیش از دورہ ی حدیث از تمامی اساتذہ در محضر

۱ - آباء و اجداد حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ، سید عالم و سید قطب رحمہما اللہ کہ از علمای جید و ممتاز و ہشتم پشت آن حضرت بودند، ہمراہ با دیگر برادران (سید فرید و سید مرید رحمہما اللہ) در عہد شاہ جہان از محلہ مسجد جامع ہرات بہ شہر دہلی آمدہ، اقامت گزیدند و بعدہا شاہ جہان بہ خاطر تدریس آن ہا مدرسہ ی را در ہاپور برایشان ساخت. ایضاح البخاری ۱/ ۱۹ و تاریخ دارالعلوم دیوبند ۲/ ۱۰۵.

حضرت مولانا ماجد علی صاحب رحمته کتاب‌های زیاد خوانده بودند و ایشان به تدریس مفصل و مبسوط صحیح بخاری شهرت به سزایی داشتند. (ایشان در هنگام درس بخاری جوانب مختلفی یک حدیث را بیان داشته و مذاهب فقهاء را بیان؛ و با وضاحت کامل در تائید و ترجیح مسلک فقهی احناف دلایل مضبوط ارائه می‌نمودند تا ذهن سامع بالکل مطمئن می‌گردید و کم‌ترین شبهه‌ی باقی نه می‌ماند).

حضرت مولانا رحمته کتاب‌های زیادی را تصنیف نموده و از آن جمله «القول النصیح» در تراجم بخاری می‌توان نام بُرد؛ و همچنان تقریر درسی صحیح البخاری شان به نام «ایضاح البخاری» در دو جلد نیز شائع گردیده است.

حضرت مولانا رحمته در سال ۱۳۷۷ هجری قمری پس از وفات حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسن احمد مدنی رحمته به منصب شیخ الحدیث دارالعلوم فایز گشتند و تا اخیر زندگی با دارالعلوم باقی ماندند.

حضرت مولانا رحمته را مجلس شورای دارالعلوم در سال ۱۳۸۷ هجری قمری پس از وفات حضرت علامه محمد ابراهیم بلیاوی رحمته به صفت شیخ الحدیث تعیین نموده و مدت پنج سال در این مقام ایفای وظیفه کردند.

حضرت مولانا رحمته با سیاست نیز تعلق داشتند؛ و از این رو روانه‌ی زندان شده و در آنجا شکنجه‌های زیادی را متقبل گردیده بودند و در اخیر عمر پس از مولانا احمد سعید صاحب رحمته به حیت رئیس جمعیت علمای هند، نیز تقرر حاصل نموده بودند.

حضرت مولانا محمد یونس از سماری در محرم الحرام سال ۱۳۹۲ هجری قمری به مرادآباد شریف برده و در همان جا در سیمه محرم الحرام سال ۱۳۹۲ هجری قمری وفات کرده او نماز جنازه‌ی آن حضرت به امامت حضرت حکیم الاسلام میرزا دین محمد میر قاسمی (رحمه الله) و در مرادآباد دفن خاک گردیدند

برای تفصیل بیشتر به کتاب «حیات فخر الإسلام» مراجعه کنید

(۶۱) حضرت مولانا شایق احمد عثمانی بهاکپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شایق احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در قصبه ی بوری از نواح بهاکپور (پنجاب) در سال ۱۳۱۱ هجری قمری چشم به جهان گشوده و تعلیمات ابتدائی را در قصبه ی بوری (مدرسه ی نعمانیه نزد مولانا اعزاز علی امروہی) و در قصبه ی مونگیر حاصل کرده و در سال ۱۳۲۷ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۲۸ هجری قمری دوره ی حدیث فراغت حاصل نمودند.

حضرت مولانا عثمانی رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت به دست حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بعت کرده و در سال ۱۳۳۱ هجری قمری به مدت یک سال در دارالعلوم دیوبند به تدریس عربی مشغول و پس از آن چند ایامی را در خدمت حضرت مولانا عبید اللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ گذرانده و در «ادارہ ی نظارۃ المعارف القرآنیه دہلی» علوم و معارف قرآنی را حاصل و در محضر حضرت مولانا سندھی رحمۃ اللہ علیہ تربیت سیاسی شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ چند مدتی با خانقاہ رحمانی مونگیر وابستہ گی اختیار کرده و برخلاف قادیانیت خدمات زیادی را انجام دادند و پس از آن اداره مدیریت، رسالہ ی را کہ زیر نگرانی قطب العالم حضرت مولانا سید محمد علی صاحب مونگیری رحمۃ اللہ علیہ طبع و نشر می شد بہ عہدہ گرفته و از آنجا بہ کمیٹہ خلافت کلکتہ تعلق پیدا کرده و در شعبہ ی نشر و اشاعت آن انجام خدمت نمودند.

حضرت مولانا عثمانی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۹۲۱ میلادی در کلکتہ روزنامہ ی را بہ نام «عصر جدید» تأسیس کرد و از طریق نشر این روزنامہ فعالیت های سیاسی خویش را

گسترش و برای کامیابی استاد خویش کوشا گردیده و به همین منظور (مطابق ماده ۵۰۵ تعزیرات هند به خاطر سیری نمودن یک سال قید با مشقت) به زندان رفته و مشقتها و شکنجه‌های زیادی را متقبل شدند.

حضرت مولانا عثمانی رحمته الله علیه بعضی از حصه‌های قرآن شریف را تفسیر کرده و در سال ۱۹۴۸ میلادی به کراچی سفر کرده و در آنجا به نشر روزنامه‌ی «عصر جدید» پرداختند و متأسفانه که سال و محل وفات حضرت مولانا معلوم نیست.

(۶۲) حضرت مولانا مفتی سید مهدی حسن شاه جهان پوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی سید مهدی حسن رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۰۱ هجری قمری در شاه جهان پور به دنیا آمده و در سال ۱۳۲۶ هجری قمری از مدرسه امینیه دهلی فراغت حاصل کرده و ایشان از جمله شاگردان ممتاز حضرت مفتی کفایت الله رحمۃ اللہ علیہ دهلوی رحمۃ اللہ علیہ است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۸ هجری قمری حسب هدایت جناب مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در جلسه دستار بندی دارالعلوم دیوبند شرکت کرده و به مشورت حضرت مولانا کفایت الله رحمۃ اللہ علیہ دهلوی رحمۃ اللہ علیہ در آن مجلس دستار بندی گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ حصه بزرگ زندگی شان را در قصبه راندر از توابع سورت گذرانده و همانجا با صدور فتوا به حل مشکل مردم پرداخته و فریضه خویش را ادا می کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۷ هجری قمری در شعبه افتاء دارالعلوم دیوبند به منصب صدرالمفتین مقرر شده و تا سال ۱۳۸۷ هجری قمری در این مقام باقی ماندند. خاکسار (مولانا مفتی ظفرالدین رحمۃ اللہ علیہ مؤلف کتاب می فرمایند): از سال ۱۳۷۶ تا ۱۳۸۳ هجری قمری در دارالافتاء به ترتیب فتاوی دارالعلوم دیوبند و صدور فتوا مؤظف بودم. از این لحاظ درباره مسائل بارها هنگامی که بحث و گفتگو به میان می آمد، در آنجا مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ با توانایی علمی، حاضر و به بحث ها خاتمه می دادند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در فن حدیث و اسماء الرجال مهارت تام داشتند و از اینکه در ابدای زندگی مدتی را با غیر مقلدین سپری نموده و به مباحثه و مناظره پرداخته بودند از این جهت در مسائل اختلافی بصیرت عمیق و لطیف داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ تعلیق گرانبهای بر کتاب «الحُجَّة» نگاشته و کتاب «قلائد الازهار» شرح معانی الآثار» و دیگر کتاب‌ها از تصانیف منیف شان به یادگار مانده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مدت زیادی بیمار بودند و بالاخره در بیست و هشتم ربیع‌الثانی سال ۱۳۹۶ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به رحمت ایزدی پیوستند و مزار گهربار شان در شاه جهان پور است.

(۶۳) حضرت مولانا مبارک حسین سنهلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مبارک حسین سنهلی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۹۶ هجری قمری در قصبه سنهلی از توابع مرادآباد به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی و متوسطه را به همان جا به پایان رسانیده و در سال ۱۳۲۸ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند شامل و دوره‌ی حدیث را تکمیل و در سال ۱۳۲۹ هجری قمری فراغت حاصل کرده و در رکاب حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ به مسافرت‌ها پرداختند.

(حضرت مولانا سنهلی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۳۰ هجری قمری در مناظرہ بریلی به معاونت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ شتافته و با حضور یافتن حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کامیابی بزرگی نصیب آن‌ها گردیده و در آنجا به «شیرِ اسلام» ملقب گردیده‌اند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۳۲ هجری قمری در میرتھ مدرسه‌ی را به نام «قاسم العلوم» تأسیس کرده و فریضه‌ی خویش را با تدریس علوم انجام می‌دادند؛ و سپس به دارالعلوم میرتھ خواسته‌شده و از وجود با برکت شان دارالعلوم میرتھ کافی ترقی حاصل نموده و بسیاری علماء از ایشان کسب فیض نموده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ماه جمادی‌الاول سال ۱۳۶۱ هجری قمری در میرتھ وفات کرده و مرقد منور شان در صحن مدرسه است.

(۶۴) حضرت مولانا داکتر عبدالعلی رائی بریلی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالعلی رائی بریلی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۱۱ هجری قمری در تکیہ شاہ علم اللہ در بریلی بہ دنیا آمدہ و پس از تعلیمات متوسط شامل دارالعلوم شدہ و در سال ۱۳۲۹ هجری قمری دورہی حدیث را تکمیل و فارغ گردیدہ و پس از فراغت تعلیمات طب یونانی را حاصل نمودہ و از جملہی داکتران مشہور لکھنؤ بہ شمار می رفتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کردہ و با افکار و عقاید علمای دیوبند تعلق و وابستگی خاصی داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۵۰ هجری قمری بہ صفت ناظم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ تعیین گردیدہ و تا اخیر عمر بہ همین پست باقی ماندند و سعی و تلاش های شبانہ روزی شان، باعث ترقی و پیشرفت دارالعلوم گردیدہ است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در علم و عمل، اخلاق، امانت و دیانت شہرہی آفاق بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سوم ذی القعدۃ الحرام سال ۱۳۸۰ هجری قمری وفات کردہ و در گورستان آبایی شان در تکیہ شاہ علم اللہ در بریلی بہ خاک سپردہ شدند.

(۶۵) حضرت مولانا محمد زکریا محمودی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا زکریا محمودی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۱۳ هجری قمری در حاکمپور
نواب دربهنکه جنم به جهان هستی گشوده و تعلیمات ابتدائی و متوسطه را در مدرسه‌ی
امدادیه دربهنکه تکمیل کرده و شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۳۰ هجری
قمری دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیده، فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت تا اخیر عمر عزیز شان در مدرسه‌ی امدادیه
(دربهنکه)، مدرسه‌ی اسلامیہ دهاکه و جامعه‌ی رحمانی مونگیر به درس و تدریس مشغول
بوده و رساله‌ی «نجات» تصنیف ایشان است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۹۶۱ میلادی مطابق ۱۳۸۱ هجری قمری داعی اجل را
لبیک گفته، به لقاء الله پیوستند.

(۶۶) حضرت مولانا شبیر علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شبیر علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ (برادرزاده‌ی حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) در سال ۱۳۱۲ هجری قمری در تھانه بهون به دنیا آمده و پس از ختم تعلیمات ابتدائی (در مدرسه‌ی امداد العلوم نزد مولانا عبدالله گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ) شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۳۰ هجری قمری دوره‌ی حدیث را تکمیل و فراغت حاصل نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مثنوی معنوی مولانای بلخ قدس الله سره العزیز را نزد کاکای بزرگوار شان حضرت حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ (به صورت درسی سبق، سبق) خوانده و پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند، مطبعه‌ی را به نام «ناشر المطابع» تأسیس کرده و به چاپ کتاب‌ها و رسایل حضرت مولانا حکیم الأمت رحمۃ اللہ علیہ پرداخته و از این لحاظ تاج اشاعت آثار مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ به سر مبارک ایشان بوده و آن حضرت بر علاوه اجرای وظیفه در مطبعه، انتظام خانقاه را (از سال ۱۳۳۷ تا ۱۳۶۹ هجری قمری) بدوش گرفته (و ماهنامه‌های «التبلیغ» و «النور» را نیز جاری ساخته بودند).

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از آزادی پاکستان به کراچی سفر کرده و آنجا منوطن گردیده و بالاخره در بیست و هشتم رجب المرجب سال ۱۳۸۸ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به دارالبقاء شتافتند؛ (و در قبرستان ناظم آباد در جوار حضرت مولانا عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ خلیفه‌ی مجاز حضرت حکیم الأمت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ حجاب خاک به روی خویش کشیدند).

(۶۷) حضرت مولانا مفتی ریاض الدین افضل گرهی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مفتی صاحب ریاض الدین رحمۃ اللہ علیہ در افضل گره از توابع بجنور چشم به جهان گشوده و در سال ۱۲۳۰ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فارغ گردیده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۴۷ هجری قمری در شعبه افتاء دارالعلوم دیوبند به حجت مفتی مقرر شده و در ماه صفر المظفر سال ۱۲۵۰ هجری قمری از شعبه دارالافتاء به بخش تدریس توفلیف گردیده و چندین سال در آنجا به تدریس علوم مشغول بودند.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در بیست و دوم ذی الحجة الحرام سال ۱۲۶۲ هجری قمری دار فانی را وداع گفته و به جهان ابدی پیوستند.

(۶۸) حضرت مولانا عبدالحفیظ علوی دربهنگوی رحمته

حضرت مولانا عبدالحفیظ علوی دربهنگوی رحمته در سال ۱۳۱۰ هجری قمری در قصبه جیور از توابع دربهنگه (بهار) به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را با حقوق و علاقه فراوان در مدرسه امدادیه و دیگر مدارس حاصل کرده و وارد دارالعلوم دیوبند گردیده و پس از اتمام دوره حدیث در سال ۱۳۳۱ هجری قمری از دارالعلوم فارغ گردیدند.

حضرت مولانا رحمته پس از فراغت در اکثر مدارس به تدریس پرداخته و در ماه ذی القعدة سال ۱۳۳۴ هجری قمری به دیوبند آمده و موصوف را به حیث منتظم کتابخانه مقرر نمودند و مدت دو سال در آنجا ایفای وظیفه کرده و در همین مدت کتاب ضخیمی را به نام «النفحات الزکیة فی احوال طبقات الحنفیة» نوشتند که مقدمه‌ی کتاب در همان زمان در رساله‌ی «القاسم» دیوبند به چند قسمت چاپ و نشر گردیده بود. ایشان بر علاوه آن کتاب، کتاب «حیات شیخ الهند» را نیز نگاشته که نسخه‌ی قلمی آن را این خاکسار (مولانا مفتی ظفرالدین رحمته) مطالعه کرده‌ام.

حضرت مولانا رحمته از دارالعلوم دیوبند به نگرام از توابع لکهنو رفته و به تدریس حدیث مشغول گردیده و مولانا محمد انیس نگرامی رحمته درس حدیث را نزد ایشان خوانده است.

حضرت مولانا رحمته در اخیر به بیعت و ارشاد مریدان پرداخته و در اطراف بلرامپور از توابع گونه مریدان شان بسیار زیاد بودند و متأسفانه از سال و محل وفات حضرت مولانا رحمته اطلاعی در دست نیست.

(۶۹) حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم مظفر نگری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی عبدالرحیم صاحب مظفر نگری رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۰۵ هجری قمری در مظفر نگر به دنیا آمده و در سال ۱۳۲۶ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۳۱ هجری قمری فراغت حاصل کرده و ایشان از جمله شاگردان ممتاز و خدمت گذار حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به دست حق پرست حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ بیعت نموده و خرقہ‌ی خلافت را از طرف حضرت مولانا شفیع الدین صاحب نگینوی رحمۃ اللہ علیہ پوشیده بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند مدت بسیاری در مدرسہ‌ی مرادیه مظفر نگر به حیث مهمم مدرسہ ایفای وظیفہ نموده و در ضمن آن به تدریس علوم و صدور فتوا جهت حل مشکلات مردم مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ماه شوال المکرم سال ۱۳۹۲ هجری قمری دعوت حق را لبیک گفته و به لقای محبوب حقیقی واصل گردیدند.

(۷۰) حضرت مولانا احسان الله خان تاجور نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا احسان الله تاجور نجیب آبادی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۱۱ هجری قمری در نجیب آباد به دنیا آمده و پس از کسب علوم ابتدائی شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۳۱ هجری قمری دوره‌ی حدیث را تکمیل کرده و فراغت حاصل نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به شعر و شاعری دلچسپی خاص و در ادبیات اردو شهرت به سزایی داشتند.

حضرت مولانا پس از فراغت به لاهور رفته و در اداره‌ی رساله‌ی «مخزن» شریک گردیده و سپس به اداره‌ی رساله «همایون» رفته و از آنجا در دانشگاه پردیال بنگ به حیث تقریرکننده اردو و فارسی تعیین گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۹۳۱ میلادی ماهنامه‌ی به زبان اردو به نام «ادبی دنیا» و بعد از آن رساله‌ی «شاهکار» را تأسیس و به چاپ و نشر آن‌ها پرداخته و در آن زمان از طرف حکومت وقت به لقب «شمس العلماء» (و در حلقه‌های ادبی به لقب «ادیب الملک») خطاب می‌گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۱ هجری قمری وفات کرده و مرقد مبارک شان در لاهور است.

(۷۱) حضرت مولانا مفتی عبدالحفیظ سیدھولی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی عبدالحفیظ رحمۃ اللہ علیہ در سیدھولی از توابع دربہنگہ در سال ۱۳۰۸ ہجری قمری بہ دنیا آمدہ و تعلیمات ابتدائی را در مدرسہی امدادیہ دربہنگہ حاصل کردہ و وارد دارالعلوم دیوبند گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از سعی بلیغ در سال ۱۳۳۲ ہجری قمری از دارالعلوم دیوبند فارغ التحصیل گردیدہ و ایشان از جملہی شاگردان ممتاز حضرات شیخ الہند، مولانا شاہ انور شاہ کشمیری و شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمہم اللہ است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم بہ مدرسہی امدادیہ دربہنگہ تشریف بردہ و مدت چہل و پنج سال بہ تدریس علوم پرداختہ و با صدور فتوا مشکلات مردم را مرفوع ساختہ و فریضہی خویش را اداء می نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در مسائل فقہی بصیرت کامل و اشعار عرفا را بہ کثرت حفظ داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۸ ہجری قمری داعی اجل را لبیک گفتہ و بہ رحمت ایزدی پیوستند.

(۷۲) حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ در توابع پتنه در نهم ربیع الاول سال ۱۳۱۰ هجری قمری چشم به جهان هستی گشوده و تعلیمات ابتدائی را در وطن اصلی خویش در گیلانی از توابع پتنه نزد کاکای محترم شان حضرت سید ابوالنصر رحمۃ اللہ علیہ حاصل کرده و در سال ۱۳۲۴ هجری قمری به خاطر حصول مزید علم، در تونک نزد حضرت مولانا برکات احمد رحمۃ اللہ علیہ فرستاده شدند و در مدت هفت سال کتابهای معقولات را خوانده و در بین هم‌قطاران از همه ممتاز گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۳۱ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند شده و پس از تکمیل دروهی حدیث، در سال ۱۳۳۲ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از اثر توجه خاص حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ معقولات را ترک کرده و متوجه تفسیر و حدیث گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند چندین سال به حیث معاون رسالہی «القاسم» و «الرشید» ایفای وظیفه نموده و در سال ۱۹۲۰ میلادی مطابق ۱۳۳۸ هجری قمری در جامعہ عثمانی حیدرآباد به صفت استاد مقرر گردیده و تمام عمر عزیز خویش را در آنجا صرف تدریس علوم نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ضمن تدریس علوم به تصنیف و تألیف نیز اشتغال داشتند و از ایشان تصانیف بسیاری همچون: «هندوستان میں مسلمانوں کا نظام تعلیم و تربیت» در دو جلد، «تدوین حدیث»، «تدوین قرآن»، «ہزار سال پہلی»، «النبی الخاتم»، «الدین القيم»،

«مقالات احسانی»، «سوانح قاسمی» در سه جلد، «ترجمه‌ی اسفار اربعه» و غیره کتاب‌ها به یادگار مانده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۹۴۹ میلادی پس از تقاعد، دوباره به گیلانی آمده و در همان‌جا در بیست و پنجم شوال‌المکرم سال ۱۳۷۵ هجری قمری وفات نموده و مرقد منور شان در گیلانی است.

(۷۳) حضرت مولانا عبدالرحیم دربهنگوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالرحیم دربهنگوی رحمۃ اللہ علیہ در محله‌ی مهرآج گنج دربهنگه در سال ۱۳۰۴ هجری قمری به دنیا آمده و در مدرسه‌ی امدادیه دربهنگه، انجمن نعمانیه شاهی مسجد لاهور، میندهو از توابع علیگره و تونک، علوم ابتدائی را حاصل کرده و وارد دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۳۲ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در جریان تحصیل در دارالعلوم از محضر بزرگان دارالعلوم دیوبند همچون: حضرات شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا مرتضی حسن چاندپوری، مولانا ماجد علی و مولانا برکات احمد رحمهم الله کسب علوم نموده و ایشان از استادان جید و معقول و از دوستان بسیار نزدیک حضرت مولانا سید مناظر احسن گیلانی رحمۃ اللہ علیہ به شمار می‌رفتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در مدرسه‌ی دربهنگه به صفت مدرس تعیین گردیده و تا اخیر عمر گرانمایه‌ی شان فریضه‌ی تدریس را انجام دادند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ششم صفر المظفر سال ۱۳۸۰ هجری قمری دعوت حق را لبیک گفته و به دارالبقاء شتافتند.

(۷۴) حضرت مولانا عبدالرحمن کیمل پوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ اصلاً از کیمل پور پنجاب است^۱ و مدت زیادی در مدرسه‌ی مظاهر العلوم سهارنپور کسب علوم نموده و در سال ۱۳۳۳ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیدند؛ و ایشان از جمله‌ی شاگردان ممتاز حضرت شیخ‌الہند رحمۃ اللہ علیہ هستند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند به صفت مدرس در مدرسه‌ی مظاهر العلوم سهارنپور مقرر گردیده و در سال ۱۳۴۴ هجری قمری هنگامی که حضرت مولانا خلیل احمد سهارنپوری رحمۃ اللہ علیہ به مدینه‌ی منوره هجرت کردند، ایشان را جانشین خویش ساختند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۹۴۷ میلادی مطابق ۱۳۶۶ هجری قمری پس از آزادی پاکستان به وطن مآلوف خویش تشریف آورده و در مدارس مختلف آن صدارت تدریس را به عهده داشتند؛ و هزاران علماء و طلباء از محضر علمی شان کسب فیض و علم حاصل نمودند و سوانح مستقل شان در پاکستان چاپ و نشر گردیده و غالباً نام آن «تذکرہ مولانا عبدالرحمن کیمل پوری» است.

۱ - حافظ محمد اکبر شاه بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایشان را کامل پوری نگاشته و عبارت شان قرار ذیل است: محدث کبیر، عارف باطن حضرت مولانا عبدالرحمن کامل پوری رحمۃ اللہ علیہ فرزند مولانا گل محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ در ۲۷ اگست سال ۱۸۷۲ میلادی در قریہ کیمل پور به دنیا آمده و سلسلہ نسب شان به قبیله‌ی مشہور افغانان یوسف‌زلی می‌رسد. رجوع کنید: اکابر علمای دیوبند ص ۲۳۶.

حضرت مولانا رحمته با حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ بیعت کرده و به خلافت آن جناب فایز گشته و بالاخره این فرزند رشید اسلام عزیز در شانزدهم جمادی الآخر سال ۱۳۸۶ هجری قمری وفات کرده^۱ و در وطن اصلی شان دفن خاک گردیده است.

۱ - حضرت حافظ محمد اکبر شاه بخاری رحمۃ تاریخ وفات شان را بیست و هفتم شعبان ۱۳۸۵ هجری قمری، مطابق دسامبر ۱۹۶۵ میلادی تحریر نموده‌اند. اکابر علمای دیوبند ص ۲۴۰.

(۷۵) مُصلِح الأُمّت حضرت مولانا شاه وصی الله اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شاه وصی الله اعظمی فتح پوری رحمۃ اللہ علیہ در قصبه فتح پور تال نرجا ضلع اعظم گره به دنیا آمده و در ابتدا قرآن عظیم الشان را (نزد حافظ ولی محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ) حفظ نموده و در جامع العلوم کانپور تشریف بُرده و کتاب های فارسی و کتاب های ابتدائی عربی را خوانده و شامل دارالعلوم دیوبند گردیدند و در سال ۱۳۳۵ هجری قمری دوره ی حدیث را تکمیل و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت از دارالعلوم دیوبند به دست حق پرست حضرت حکیم الأُمّت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و در خدمت آن حضرت در خانقاه امدادیه (منقطع عن الخلق) باقیمانده و ریاضت های فراوان کشیده و (متوکلاً علی الله) به ذکر و شغل و سیر سلوک مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از ریاضت های شاقه (به خملت خلافت، اجازت، بیعت و تلقین آراسته گردیده و) در سال ۱۳۴۳ هجری قمری به دستور حضرت حکیم الأُمّت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ عقد نکاح نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۵۱ هجری قمری دوباره به وطن اصلی خویش تشریف آورده و به اصلاح و تربیت خلق مشغول گشتند و در سال ۱۳۷۴ هجری قمری به قصبه ی گورکھ پور سفر کرده و از آنجا به اله آباد^۱ رفته و هزاران مسلمانان به دست ایشان

۱ - اله آباد یکی از شهرهای قدیمی بهار، در ایالت اترپردیش هندوستان واقع است.

توبه کرده و اشخاص صالح گشتند؛ و بسیاری از تشنه‌گان علم و معرفت از محضر شان کسب فیض علمی و معنوی نمودند و از نوک قلم ایشان تقریباً سی کتاب خورد و بزرگ به یادگار مانده است.^۱

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در بیست و دوم شعبان المعظم سال ۱۳۸۷ هجری قمری در هنگام سفر حج در کشتی جان را به حق تسلیم نموده و به زندگانی ابدی پیوستند (و پیکر مبارک شان را در آغوش بحرِ احمر سپرد آب نمودند).^۲

۱ - تصانیف حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کتب ذیل است: «الانقادات الوصیة»، «تلاوت القرآن»، «تعلیم و تربیت اولاد»، «التذکیر بالقرآن»، «تصوف و نسبت صوفیه»، «وصیة الاحسان»، «وصیة الاخلاص»، «گلستان معرفت»، «دیباچه معرفت»، «عاقبة الانکار مع تلاش مرشد»، «مفتاح الرحمة»، «اعتقاد و انکار»، «خُم خانہی باطن»، «ملفوظ طریق کار»، «راه صفا»، «طریقهی اصلاح»، «اصلاحی مضمون»، «مضمون نیمه»، «اخوت»، «توقیر العلماء»، «تحدیر العلماء»، «جنت»، «نعم الامیر»، «الاصول النادرة»، «الامر الفارق بین المخلص المنافق»، «النعم علی خیر الأمم»، «النصیحة للمسترشدين»، «وصیة السالکین». رجوع کنید: تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۲۹/۲ و ۱۳۰.

۲ - حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در آخر عمر مبارک شان از وفور کیفیت، اکثر این شعر مرزا غالب رحمۃ اللہ علیہ و رو زبان شان بود.

هوئی ہم جو ترکی رسوا، هوئی کیوں نہ غرق دریا

نہ کہیں جنازہ اٹھنا، نہ کہیں مزار ہونا

من هنگامی کہ با این رسوائی مردم، (پس) چرا غرق دریا نباشم، نہ جنازہی بلند گردد و نہ ہم مزار باشد. غالباً در چنین حالات گفته می‌شود: «قلندرو هر چه گوید، دیدہ گوید». تاریخ دارالعلوم ۱۲۹/۲.

(۷۶) مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ (فرزند رشید مولانا محمد یاسین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ) در سال ۱۳۱۲ هجری قمری در قصبه دیوبند چشم به جهان گشوده و اسم مبارک شان را شیخ المشایخ قطب الإرشاد حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نهادند.

حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ تمام تعلیم شان را از دارالعلوم دیوبند حاصل کرده و در سال ۱۳۳۶ هجری قمری (به عمر ۲۲ سالگی) فارغ شده و در سال ۱۳۳۷ هجری قمری در دارالعلوم دیوبند تدریس درجه ابتدائیه عربی را به وی سپردند. ایشان پس از مدتی ترقی کرده و کتاب های درجه علیا را تدریس کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در فقه و ادب زیائزد عام و خاص بودند و از این رو در سال ۱۳۵۰ هجری قمری به منصب افتاء مقرر شده و تا سال ۱۳۶۸ هجری قمری با دارالعلوم وابسته بودند.

حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۸ هجری قمری پس از آزادی پاکستان به آنجا هجرت کرده و به صفت عضو دستور ساز بُورد تعلیمات اسلامی انتخاب شدند. در سال ۱۳۷۰ هجری قمری مطابق ۱۹۵۱ میلادی مدرسه عربی دارالعلوم کراچی را تأسیس کرده و آن مدرسه به زودی مدرسه مرکزی آن دیار گشت.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابتدا با حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بیعت و پس از وفات شان با حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ تجدید بیعت کرده و به خلافت آن

جناب ممتاز گردیدند و حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اعتماد کافی به علم و فضل مفتی صاحب رحمۃ اللہ داشتند.

حضرت مفتی محمد شفیع عثمانی رحمۃ اللہ مفتی اعظم پاکستان بودند و در کراچی به بیعت، ارشاد و تدریس مشغول بوده و کتاب‌های زیادی را تصنیف و تألیف نمودند^۱ و در اخیر عمر تفسیر قرآن عظیم‌الشان را در هشت جلد ضخیم به نام «معارف القرآن» به چاپ رسانیدند و این تفسیر تمام تصنیفات علوم را یک گنجینه‌ی گران بها است.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ در شب یازدهم شوال المکرم سال ۱۳۹۶ هجری قمری به مولای حقیقی پیوسته و در جوار دارالعلوم کراچی به خاک سپرده شدند.

۱ - تصانیف حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ اعم از خُرد و بزرگ تقریباً دو صد کتاب را احتواء می‌کند و صرف در باب فقه تصانیف شان به ۹۵ کتاب می‌رسد. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۳۰ / ۲.

تفسیر معارف القرآن، توسط حضرت مولانا محمد یوسف حسین پوره رحمۃ اللہ به زبان فارسی ترجمه شده و در چهارده جلد، در انتشارات شیخ الإسلام احمد جام به زیور طبع درآمده است. «یادگار» بلخی

(۷۷) حضرت مولانا مفتی اسماعیل بسم الله گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی اسماعیل بسم الله گجراتی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۱۶ هجری قمری در دابھیل از توابع سورت به دنیا آمد و پس از کسب تعلیمات ابتدائی در مدرسه‌ی امینیہی دهلی رفت و در نزد حضرت مولانا مفتی کفایت الله دهلوی رحمۃ اللہ علیہ به نوشن فتوا مشغول گردیدند و ایشان در سال ۱۳۳۶ هجری قمری به دیوبند آمد و پس از اتمام دوره‌ی حدیث، فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در وطن خویش آمد و به تدریس علوم پرداخته و سپس به افریقا تشریف فرما شدند و از آنجا پس از مدتی دوباره به دابھیل آمد و تدریس را آغاز و در سال ۱۳۵۳ هجری قمری مفتی «برما» مقرر گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۵۹ هجری قمری از برما دوباره به دابھیل تشریف آورده و اهتمام مدرسه را به عهده گرفته و به حیث مهمم ایفای وظیفه کردند و در ضمن وظیفه‌ی صدرالذکر با صدور فتوا به حل مشکلات مردم می‌پرداختند و فتاوی‌شان به نام «فتاوی مفتی بسم الله» در سه جلد به زبان گجراتی شایع گردیده است.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۹ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به رحمت ایزدی پیوستند.

(۷۸) حضرت مولانا شکرالله مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شکرالله رحمۃ اللہ علیہ در مبارکپور از توابع اعظم گره جنم به جهان هنی گشوده و پس از کسب تعلیمات در مدرسه‌ی احیاءالعلوم مبارکپور، مدرسه‌ی مصباح‌العلوم اله‌آباد، مدرسه‌ی میندهو از توابع علیگره و غیره مدارس، شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و دوره‌ی حدیث را در نزد حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ و دیگر اساتذہ دیوبند تکمیل نموده و در سال ۱۳۳۶ هجری قمری فراغت حاصل کرده و دستار فضیلت را به سر بستند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت دوباره به وطن مألوف خویش رفته و نظامت مدرسه‌ی احیاءالعلوم برای شان سپرده شد و با احراز این پست، مدرسه در شئون مختلف ترقی کرده و عمارت جدید، مسجد، عید گاه و غیره اماکن مورد نیاز مدرسه توسط ایشان اعمار گردید.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در پهلوی نظامت مدرسه، سلسله درس و تدریس، وعظ و تبلیغ را نیز جاری ساخته بودند؛ و شاگردان ممتاز از هر گوشه غرض فراگیری علوم به نزد شان می‌شتافتند و در اخیر صحت و تندرستی با ایشان موافقت نکرده و بالآخره این خادم دین و مدرسه، در پنجم ربیع‌الاول سال ۱۳۶۱ هجری قمری هنگام چاشت به رفیق اعلی پیوستند.

برای تفصیلات بیشتر به «تذکره‌ی علمای اعظم گره» رجوع کنید.

(۷۹) حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد ادریس رحمۃ اللہ علیہ در کاندھله در سال ۱۳۱۸ هجری قمری به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در خانقاه اشرفیه تھانه بهون حاصل کرده و شامل مدرسه‌ی مظاهرالعلوم گردیده و تا دوره‌ی حدیث خواندند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از اثر ازدیاد شوق، به‌خاطر تکمیل تعلیمات به دارالعلوم دیوبند تشریف آورده و در سال ۱۳۳۷ هجری قمری در نزد شیخ الحدیث نامور هندوستان حضرت علامه شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ عاشق علم بود و در تفسیر، حدیث، کلام و ادبیات عربی مهارت تمام داشته و تمام عمر گرانمایه خویش را صرف درس و تدریس، تصنیف و تألیف نموده و از سال ۱۳۳۸ تا ۱۳۴۶ هجری قمری در دارالعلوم دیوبند فريضه‌ی تدریس را انجام داده و سپس به حیدرآباد تشریف بُرده و ده و یا یازده سال همین خدمت را انجام دادند. در سال ۱۳۵۸ هجری قمری ایشان را مجدداً به دارالعلوم خواسته و تدریس تفسیر و حدیث را به عهده‌ی شان سپردند و تا سال ۱۳۶۸ هجری قمری به خدمت مشغول بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ بعد از تقسیم پاکستان در اخیر سال ۱۳۶۸ هجری قمری به آنجا تشریف‌فرما شده و ابتدا در جامعه‌ی عباسیه بهاولپور به حیث شیخ الجامعه انتخاب گردیده و سپس در جامعه اشرفیه لاهور به صفت شیخ الحدیث مقرر گردیده و در ضمن تدریس و مشغولیت‌های مدرسه به تصنیف کتاب‌ها نیز پرداخته و کتاب‌های ذیل: «التعلیق الصبیح شرح مشکاة المصابیح» در هشت جلد، چند جلد تفسیر به نام «معارف القرآن»، «سیره

المصطفی، «تحفة القاری فی حل مشکلات البخاری»، «حاشیه معامات حبرین» در عمده،
جمله‌ی تصنیفات شان است.^۱

حضرت مولانا تئله در هفتم رجب المرجب سال ۱۳۹۴ هجری قمری (در لاهور) دعی
اجل را لیک گفته و به لقاء الله پیوستند.

۱- تصانیف حضرت مولانا تئله تقریباً به صد کتاب می‌رسد. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۳۸/۲.

(۸۰) حضرت مولانا مفتی محمود احمد نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا مفتی محمود احمد نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ در چهاردهم ذی الحجه الحرام سال ۱۳۱۰ هجری قمری در نانوته به دنیا آمده و پس از کسب علوم ابتدائی، شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۳۷ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ حصه‌ی بزرگ زندگی با برکت شان را در مهوچهاونی (مالوه) به صدور فتوا و حل مشکلات دینی مردم گذرانده و در پهلوی آن در آنجا خدمات علمی، دینی و اصلاحی را نیز انجام دادند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از جمله‌ی اشخاص مرنجان، مرنج و در ضمن بسیار علم دوست و مصنف دو کتاب است و مدت زیادی رئیس مجلس شورای دارالعلوم دیوبند و چندین ایام در دارالافتاء نیز به صدور فتوا مشغول خدمت بودند.

بالآخره این فرزانه‌ی روزگار در چهاردهم شوال المکرم سال ۱۳۸۸ هجری قمری (در مهوچهاونی مالوه) وفات کرده و به زندگانی ابدی پیوستند.

(۸۱) حضرت مولانا ظهور احمد دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا ظهور احمد دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی دیوبند در نوزدهم ربیع الاول سال ۱۳۱۸ هجری قمری چشم به دنیا گشوده و تعلیمات خویش را از اول تا آخر به دارالعلوم به پایان رسانیدند. ایشان در سال ۱۳۲۳ هجری قمری در دارالعلوم به درجه‌ی دارالقرآن داخل و در سال ۱۳۲۶ هجری قمری به درجه‌ی فارسی آمده و در سال ۱۳۳۱ هجری قمری درجه‌ی عربی را تکمیل کرده و در سال ۱۳۳۷ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در مدرسه‌ی دارالعلوم شاه بهلول در سهارنپور به صفت شیخ‌الحديث مقرر گردیده و پس از آن در مدرسه‌ی قاسمیه نگینه از توابع بجنور و سپس در مدرسه‌ی سعیدیه شاه جهان‌پور و دیگر مدارس مختلف خدمات درس و تدریس را انجام دادند. در سال ۱۳۴۹ هجری قمری صلاحیت و استعداد علمی شان را ملاحظه کرده به دیوبند خواستند و تدریس بعضی کتاب‌ها را به عهده وی گذاشتند؛ اما به‌خاطر بعضی ملحوظات چند مدتی از دارالعلوم بیرون رفته، ولی به‌زودی دوباره به آغوش پر عطوفت دارالعلوم دیوبند بازگشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از چند ایام بیماری، در بیستم ربیع‌الاول سال ۱۳۸۳ هجری قمری در دیوبند وفات کرده و در قبرستان قاسمی دفن خاک گردیدند.

(۸۲) حضرت مولانا حبیب الرحمن لدهیانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حبیب الرحمن لدهیانوی رحمۃ اللہ علیہ در یازدهم صفر المظفر سال ۱۳۱۰ هجری قمری در لدهیانه به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در مدارس لدهیانه، امرتسر و غیره حاصل کرده و در سال ۱۳۳۵ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده؛ و پس از چند سال سعی و کوشش تعلیمات خویش را تکمیل نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در میدان سیاست قدم نهاده و برخلاف حکومت انگلیس‌ها، مبارزات را شروع و از همین خاطر چندین مرتبه به زندان رفته و مصیبت‌ها و شکنجه‌های سخت را متقبل گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۹۲۷ میلادی مطابق ۱۳۴۶ هجری قمری پس از تقسیم پاکستان و بروز سیلاب تعصبات به لاهور سفر کرده و از آنجا دوباره به دهلی آمده و باقی تمام عمر خویش را به هندوستان سپری نمودند.

بالآخره حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در یازدهم صفر المظفر سال ۱۳۷۶ هجری قمری وفات کرده و به رحمت حق پیوستند (و در قبرستان مسجد جامع شاه جهانی دفن خاک گردیدند).

(۸۳) حضرت مولانا اطهر علی بنگالی رحمۃ اللہ علیہ

مخدوم العلماء حضرت مولانا اطهر علی بنگالی رحمۃ اللہ علیہ در ضلع بیلپت مشرقی پاکستان در سال ۱۳۰۹ هجری قمری به دنیا آمده و (قرآن کریم را نزد والد شان خوانده و تعلیمات خویش را در مدرسه ی پردیس تھانہ، مدرسه ی قاسمیہ مرادآباد و مدرسه ی عالیہ ی رام پور تکمیل و وارد دارالعلوم دیوبند گردیده، تفسیر و حدیث را نزد حضرات امام العصر مولانا شاہ انور شاہ کشمیری، شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی، عارف باقہ مولانا سید اصغر حسین دیوبندی و استاذ العلماء حضرت مولانا رسول خان هزاروی رحمہم ائہ فراگرفته و) در سال ۱۳۳۸ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل کرده و از جملہ ی خلفای مجاز حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ هستند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در مشرق پاکستان به پیمانہ وسیع خدمات علمی و تعلیمی نموده و مدرسه ی شان از ہمہ مدارس بزرگ تر بوده و شخص مولانا رحمۃ اللہ علیہ در زمرہ ی اکابر علماء به شمار می رفتند و در آنجا عضو جمعیت علمای اسلام بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از تجزیہ بنگلہ دیش به زندان رفته و سختی ها و مشقت های بی شماری را تحمل نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از خدمات علمی و مبارزات خستہ گی ناپذیر در نهم شوال المکرم سال ۱۳۹۶ هجری قمری دعوت حق را لبیک گفته و به جهان ابدی شتافتند.

(۸۴) حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ المدنی رحمہ اللہ

حضرت مولانا بدر عالم میرٹھی رحمہ اللہ زمانی کہ والد شان در بدایون افسر پولیس بودند، (در سال ۱۳۱۶ هجری قمری) به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در اله آباد در مکتب انگلیس ها حاصل کرده و از یک وعظ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ متأثر شده و شوق علوم دینی در وجود مبارک شان پیدا و در سال ۱۳۳۰ هجری قمری شامل مدرسه ی مظاهرالعلوم سہارنپور گردیدند.

حضرت مولانا رحمہ اللہ در سال ۱۳۳۶ هجری قمری از مدرسه ی مظاهرالعلوم سہارنپور فارغ و به حیث معین المدرس مقرر و پس از مدتی مدرسه را رها کرده و به دیوبند آمده و در دروس حدیثی حضرت مولانا شاہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ شرکت کرده و در سال ۱۳۳۹ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل نموده و (در سال ۱۳۴۰ هجری قمری) تدریس بعضی از کتاب ها به ایشان سپرده شد.

حضرت مولانا رحمہ اللہ در سال ۱۳۴۶ هجری قمری به همراهی حضرت شاہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ به دابھیل رفته و در آنجا به تدریس علوم مشغول شده و در ضمن مدت پنج سال، در درس حدیث حضرت شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ شریک می شدند.

حضرت مولانا رحمہ اللہ در زمان قیام دابھیل، تقریر درسی بخاری شریف، حضرت مولانا شاہ انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ را با حواشی مفید در چهار جلد ضخیم به نام «فیض الباری علی صحیح البخاری» تحریر کرده و جمعاً مدت ہفدہ سال در دابھیل تدریس نموده و در اخیر به صفت شیخ الحدیث مقرر گردیده و از اثر بیماری به بہاولپور تشریف بُردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۲ هجری قمری با «ندوة المصنفین دہلی» یکجا شد و کتاب «ترجمان السنۃ» را در چهار جلد ضخیم نگاشتند و از جاب ندوة المصنفین جاب و نشر گردیده و (در ضمن) بعضی کتاب‌های دیگر را نیز تصنیف کرده‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ (ابتدا شرف بیعت مولانا خلیل احمد سہارنپوری را حاصل کرده و سپس) به دست حق پرست حضرت مفتی عزیز الرحمن عثمانی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده و از نزد خلیفہی مجاز شان حضرت قاری محمد اسحاق میرتھی رحمۃ اللہ علیہ خرقہی خلافت پوشیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در اخیر عمر به مدینہی منورہ رفتہ و در پنجم رجب المرجب سال ۱۳۸۵ هجری قمری وفات و مرقد منور شان در گورستان بقیع الفرقد است.

(۸۵) حضرت مولانا محمد جلیل علوی کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد جمیل رحمۃ اللہ علیہ در کیرانه از توابع مظفر نگر در سال ۱۳۱۸ هجری قمری چشم به جهان هستی گشوده و تعلیم ابتدائی و قرآن کریم را در همان جا حفظ نموده و ایشان را در سن یازده سالگی پدر بزرگوار شان به دیوبند آورده به حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ تسلیم نموده و در سال ۱۳۳۱ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و بعضی کتاب‌ها را نزد حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ خوانده و بالآخره در سال ۱۳۳۹ هجری قمری از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل کردند.

زمانی کہ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ گرفتار و به مالٹا روانہ گردیدند، حکومت انگلیس‌ها بعضی حضرات علماء رحمہم اللہ را دستگیر نموده و حضرت مولانا کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ نیز مشمول آنان بودند. حکومت مزدور انگلیس‌ها به خاطر افشای بعضی اسرار حضرت کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ را بسیار شکنجہ نمودند، ولی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ مضبوط و ثابت قدم در مقابل آزارها و اذیت‌های آنان بودند.

مُوَحَّد چہ در پای ریزی دُرّش

چہ شمشیر ہندی بھی بر سرش

امید و ہراسش نہا شد ز کس

ہرین است بنیاد توحید و ہس

حضرت مولانا محمد جمیل رحمۃ اللہ علیہ پس از رهایی از زندان به اشارہ حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ بہ مدرسہ‌ی مظہر العلوم کراچی رفتہ و بہ تدریس مشغول و سپس در سال ۱۳۵۰ هجری قمری حسب دستور حضرت شیخ العرب والمعجم مولانا سید

حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ دوبارہ بہ دارالعلوم دیوبند تشریف آورده و بہ تدریس علوم مشغول گردیدند۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۷۴ ہجری قمری پس از رحلت شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ بہ حیث نائب ناظم تعلیمات مقرر شدند۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ بیعت نموده بودند و بسیاری از ایام عمر شان را مشتاقانہ در رکاب حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سپری نمودند۔

حضرت مولانا محمد جمیل رحمۃ اللہ علیہ بالآخرہ پس از چند سال بیماری، در ہفتم جمادی الاول سال ۱۳۸۸ ہجری قمری بہ دعوت حق لبیک گفتہ و بہ لقاء اللہ پیوستند۔

(۸۶) میر واعظ حضرت مولانا محمد یوسف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد یوسف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ در سیزدهم شعبان المعظم سال ۱۳۱۳ هجری قمری در کشمیر به دنیا آمده، تعلیمات ابتدائی را نزد پدر بزرگوار شان مولانا غلام شاه ثانی و مولانا حسین وفایی رحمہما اللہ حاصل کرده و شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و پس از چند سال تحصیل در سال ۱۳۴۰ هجری قمری فراغت حاصل کرده و پس از فراغت درسگاه دینی را به نام «اورینتل کالج» تأسیس و خدمات تعلیمی را برای مسلمانان فراهم کرده و در ضمن، در آنجا به تدریس علوم پرداختند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به سیاسیات دلچسپی خاص داشتند؛ و پس از آزادی پاکستان به آنجا سفر کرده و خدمات بزرگ علمی را انجام داده و ترجمه‌ی قرآن عظیم الشان به زبان کشمیری از شاهکارهای علمی شان (و اولین ترجمه‌ی قرآن مجید به زبان کشمیری) است.

حضرت مولانا محمد یوسف کشمیری رحمۃ اللہ علیہ در شانزدهم رمضان المبارک سال ۱۳۸۹ هجری قمری در هنگام افطار (در راولپنڈی) وفات کرده و با دهان روزه‌دار به سوی حق شتافتند.

زہی سعادت و زہی شرف

(۸۷) حضرت مولانا سید میا اختر حسین دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید میا اختر حسین رحمۃ اللہ علیہ فرزند بزرگ مولانا سید میا اصغر حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ در قصبه‌ی دیوبند در سال ۱۳۱۶ هجری قمری چشم به دنیا گشوده و حصه‌ی بزرگ زندگی شان را به کسب علوم در دارالعلوم دیوبند گذرانده و در سال ۱۳۴۱ هجری قمری دوره‌ی حدیث را ختم و فراغت حاصل نموده و پس از آن، در اول محرم الحرام سال ۱۳۴۲ هجری قمری به صفت معین‌المدرس مقرر گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۴۸ هجری قمری به صفت مدرس در درجه‌ی عربی تعیین و در اندک زمان ترقی نموده و در رجب المرجب سال ۱۳۸۳ هجری قمری در دور صدرات حضرت علامه ابراهیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ به درجه‌ی علیا، به تدریس کتاب‌ها پرداخته و نائب ناظم تعلیمات گردیده و سپس ناظم تعلیمات شدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ضمن تدریس به تصنیف و تألیف کتاب علاقه وافر داشتند و «سوانح حیات مولانا سید اصغر حسین» والد ماجد شان از تصانیف مشهور شان است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به‌روز یکشنبه در اول ذی‌الحجه الحرام سال ۱۳۹۷ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و به جهان ابدی شتافتند و پیکر مبارک شان را در قبرستان آبایی شان به خاک سپردند.

(۸۸) مجاهد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوهاروی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا حفظ الرحمن رحمۃ اللہ علیہ ابن مولانا شمس الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ در محله مولویان قصبه سیوهار از توابع بجنور در سال ۱۳۱۸ هجری قمری به دنیا آمده و پس از کسب علوم در مدرسه فیض عام سیوهار و مدرسه قاسمیه شاهی مرادآباد در سال ۱۳۲۱ هجری قمری شامل دیوبند گردیده و پس از خواندن کتابهای صدر، شمس بازغه و غیره در سال ۱۳۴۲ هجری قمری در دوره حدیث حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ شرکت نموده و از دارالعلوم دیوبند فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ را پس از فراغت، به مدراس فرستادند و در پیامیت مدت یک سال به درس و تدریس و تبلیغ مشغول بودند و کار تصنیف را از همین قریه آغاز کردند. در سال ۱۳۴۴ هجری قمری به صفت مدرس در دارالعلوم دیوبند مقرر گردیده و در سال ۱۳۴۶ هجری قمری به همراهی حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ به جامعه اسلامی دابھیل تشریف بُرده و در همان جا به مدت پنج سال به تدریس اشتغال داشتند. در سال ۱۳۵۲ هجری قمری به کلکته رفته و درس قرآن را شروع نموده و مدت پنج سال در آنجا این فریضه را انجام دادند. در سال ۱۳۵۷ هجری قمری حضرت مفتی عتیق الرحمن صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ ندوة المصنّفين را در دهلی تأسیس کرده و حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به دهلی آمده و «قصص القرآن»، «رسول کریم»، «فلسفه اخلاق»، «بلاغ المبین»، «اقتصادی نظام»، «حفظ الرحمن لمذهب النعمان» و دیگر کتابهای زیادی را نوشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۶۱ هجری قمری در جمعیت علمای هند به حیث ناظم اعلیٰ انتخاب گردیده و از اثر مبارزات سیاسی، چندین بار به زندان رفتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در کنار تصنیف و تألیف برای ملت و مُلک هندوستان، خدمات شایانی را انجام داده و خصوصاً خدمات شان پس از اگست سال ۱۹۴۷ میلادی (مطابق ۱۳۶۶ هجری قمری) قابل ستایش و تمجید است و نمی‌توان خدمات شان را با خدماتی دیگری مقایسه کرد و از این‌رو، ایشان را (مُجاهد ملت) لقب دادند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در اخیر به صفت عضو مجلس شورای دارالعلوم دیوبند مقرر گردیده و بالآخره در اول ربیع‌الاول سال ۱۳۸۲ هجری قمری، داعی اجل را لبیک گفته و به رفیق اعلی پیوستند و در قبرستان ولی اللّٰهی (حضرت شاه ولی‌الله محدث دهلوی رحمۃ اللہ علیہ) دفن خاک گردیدند.

برای تفصیل بیشتر حالات شان به کتاب «الجمعیۃ دہلی کا مجاہد ملت» رجوع کنید.^۱

۱ - همچنان به خاطر تفصیلات حیات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نظر کنید: الواح الصنادید حصہ اول، صفحات ۲۷۸ تا ۲۸۷.

(۸۹) حضرت مولانا محمد عثمان دربهنگوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد عثمان دربهنگوی رحمۃ اللہ علیہ در گروہ از توابع دربهنگہ در بیست و سوم ذی القعدة الحرام سال ۱۳۱۷ هجری قمری چشم بہ جهان هستی گشوده و تعلیمات ابتدائی را در مدرسہی امدادیہ دربهنگہ حاصل کردہ و شامل دارالعلوم دیوبند گردیدند. در سال ۱۳۴۲ هجری قمری کتابہای دورہی حدیث را نزد محدث العصر حضرت مولانا شاہ انور شاہ کشمیری، حضرت مولانا سید میا اصغر حسین، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی و حضرت علامہ محمد ابراہیم بلیاوی رحمہم اللہ ختم نمودہ و با درجہی ممتاز و عالی کامیاب گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت، در یک مدرسہ بہ صفت مدرس تقرر حاصل کردہ و بہ نسبت بعضی از ملحوظات از آنجا رنجیدہ شدہ و بہ تجارت کالا شروع نمودہ؛ اما وقتی مدرسہی رحمانیہ سوپول دربهنگہ تأسیس گردید، بانی مدرسہ حضرت مولانا محمد عارف ہر سنگھ پوری رحمۃ اللہ علیہ ایشان را ناظم و شیخ الحدیث مقرر کردہ و تأکید نمودند تا ملازمت مدرسہ را بکنند. از آن روز بہ بعد تا اخیر عمر بہ ملازمت مدرسہ مشغول ماندند و مشتاقانہ خدمت نمودہ و در ضمن کتابہای دورہی حدیث را تدریس کردہ و بسیاری از طلبان علم از محضر علمی شان کسب فیض نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با قطب عالم حضرت مولانا سید محمد علی صاحب مونگیری رحمۃ اللہ علیہ بیعت کردہ و بالآخرہ در سیزدہم صفر المظفر سال ۱۳۹۷ هجری قمری پس از چند روز بیماری دعوت حق را اجابت نمودہ بہ لقاء اللہ پیوستند.

(۹۰) سیدالملت حضرت مولانا سید محمد میا دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید محمد میا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۲۱ هجری قمری در صلح بلند شهر زمانی که پدر بزرگوار شان در (محکمه‌ی) آنجا ایفای وظیفه می‌نمودند، به دنیا آمده و در سال ۱۳۲۱ هجری قمری به عمر ده‌سالگی به درجہ‌ی فارسی شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۴۳ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در مدرسه‌ی حنفیه شهر آره (شاه‌آباد صوبه‌ی بهار) به صفت مدرس مقرر گردید و از آنجا به مدرسه‌ی شاه‌آباد رفته و به حیت مفتی و مدرس انجام خدمت نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در این زمان به صفت ناظم جمعیت علمای هند تقرر حاصل کرده و از درس و تدریس فاصله گرفته و در اخیر زندگانی، پس از وفات حضرت مولانا حفظ الرحمن رحمۃ اللہ علیہ از جمعیت علمای هند کنار رفته و در مدرسه‌ی امینیہ دهلی به حیت شیخ‌الحديث تعیین و تا اخیر عمر در آن مقام باقی ماندند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ضمن تدریس و امورات مدرسه، ذمه‌دار شعبه‌ی مباحث فقهی جمعیت علمای هند نیز بودند و خدمات تحریری جمعیت علمای هند، مرهون قلم این شخصیت فرزانه است. خدمات تحریری در نزد ایشان بسیار مهم بوده و از این‌رو دوستان و احباب حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ ایشان را «حیوان کاتب» می‌گفتند و از اثر این خدمات، چندین بار از طرف حکومت انگلیس‌ها روانه زندان و آزار و اذیت‌ها گردیدند.

کتاب‌های «سیرت محمد رسول‌الله»، «عهد زرین»، «تحریرک شیخ‌الہند»، «مشکوۃ الآثار»، «دینی تعلیم کا رسالہ»، «تاریخ الاسلام»، «پانی پت و بزرگان پانی پت» و غیرہ از جملہ تصنیفات شان است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از سال ۱۳۷۰ ہجری قمری تا اخیر عمر در مجلس شورای دارالعلوم بہ حیث عضو بودہ و بالآخرہ این فرزند فرزاندہی اسلام عزیز در شانزدهم ماہ شوال المکرم سال ۱۳۹۵ ہجری قمری وفات یافتہ و بہ رحمت ایزدی پیوستند (و در دہلی آسودہ خواب شدتند).

(۹۱) حضرت مولانا محمد ابن موسی افریقی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد ابن موسی رحمۃ اللہ علیہ در جوهانسبرگ افریقا در سال ۱۳۲۲ هجری قمری چشم به جهان هستی گشوده^۱ و غرض فراگیری دانش به هندوستان تشریف آورده و ابتدا در پالنپور (نزد حضرت مولانا نذیر احمد پالنپوری رحمۃ اللہ علیہ) به تحصیل علوم پرداخته و در سال ۱۳۴۲ هجری قمری شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در سال ۱۳۴۴ هجری قمری فراغت حاصل کرده و ایشان از معتقدین و ارادتمندان خاص حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت به پیشه‌ی تجارت مصروف گردیده؛ اما خدمات علمی در صدر قافله زندگی شان قرار داشته و مجالس علمی دابھیل و کراچی نتیجه‌ی علم دوستی حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ است و تمامی مخارج بر ذمہ‌ی ایشان بود.

کتاب «فیض الباری»، حاشیه (حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ بر بالای) «آثارالسنن» و اشاعت بعضی کتاب‌های دیگر، همه مرهون منت حضرت مولانا افریقی رحمۃ اللہ علیہ است. پس از ایشان فرزندان موصوف که از فارغان دارالعلوم بودند، همه‌ی شان مجالس علمی را زنده نگه داشته‌اند. (حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ مصنف ابن عبدالرزاق رحمۃ اللہ علیہ را به کمک مالی فرزندان حضرت مولانا محمد ابن موسی افریقی رحمۃ اللہ علیہ تصحیح و شائع ساختند).

۱ - وطن آبائی مولانا رحمۃ اللہ علیہ قصبه‌ی سملک ضلع سورت است. تاریخ دارالعلوم دیوبند ۱۵۲/۲.

حضرت مولانا محمد در بیست و یکم ذی القعدة الحرام سال ۱۳۸۲ هجری قمری (در جوهانسبرگ) داعی اجل را لبیک گفته و به رفیق اعلی پیوستند.

(۹۲) حضرت مولانا اسلام الحق کویاگنجی رحمته

حضرت مولانا اسلام الحق رحمته در کویاگنج از توابع اعظم گره در سال ۱۳۲۲ هجری قمری چشم به دنیا گشوده و تعلیمات ابتدائی را در وطن مألوف حاصل کرده و کتاب‌های متوسط را در جونپور، کانپور و دیگر مدارس وطن شان تکمیل و در سال ۱۳۴۱ هجری قمری در میندهو رفته و در آنجا مشکوة، هدایه اخیرین، شرح العقائد و غیره کتاب‌ها را خواندند.

حضرت مولانا رحمته در سال ۱۳۴۳ هجری قمری به دیوبند آمده و دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیده و در سال ۱۳۴۵ هجری قمری فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمته پس از فراغت در دارالعلوم مشو، به صفت مدرس مقرر گردیده و چندین سال در آنجا، فریضه‌ی درس و تدریس را انجام دادند و سپس در مدرسه‌ی مصباح العلوم کویاگنج به حیث مدرس تقرر و پس از سه سال به جامعه‌ی اسلامیہ دایهیل، مدرسه‌ی تعلیم الاسلام آنند گجرات و مدرسه‌ی احیاء العلوم مبارکپور به صفت استاد حدیث و شیخ الحدیث ایفای وظیفه نموده و در سال ۱۳۸۰ هجری قمری ایشان را به دیوبند خواستند و تا اخیر عمر به درس و تدریس مشغول شدند و در همین مدت بالای «ملاحسن»، «مبذی» و «مقدمه مسلم» شروحات نگاشتند.

حضرت مولانا رحمته صاحب استعداد عالی، مزاج یکرنگ، خلق خوش بوده و اخلاص و وفور علم از جبین مبارک شان هویدا بوده و در اخیر عمر بیمار گردیده و به وطن مألوف

رفته و در همان جا به تاریخ بیست و دوم ربیع الآخر سال ۱۳۹۲ هجری قمری وفات کرده
و به دیدار رفیق اعلی شتافتند.

(۹۳) حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ در یک قریه‌ی از مضافات شهر سوات پاکستان در روز پنجشنبه هنگام سحر در ششم ربیع‌الثانی سال ۱۳۲۶ هجری قمری در یکی خانواده سادات و اهل علم به دنیا آمده و قرآن عظیم‌النشآن را نزد پدر سرگودار و امامای خویش تعلیم گرفته و کتاب‌های ابتدائی صرف و نحو را در کابل خوانده و متوسطات را در کابل و پشاور تکمیل نموده و در سال ۱۳۴۵ هجری قمری به دارالعلوم دیوبند رفته و تا سال ۱۳۴۷ هجری قمری مشکوة را نزد حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی، جلالین شریف را نزد حضرت مفتی عزیز الرحمن عثمانی، مسلم الثبوت را نزد حضرت مولانا رسول خان هزاروی و مقامات حریری را نزد مفتی محمد شفیع عثمانی و کتاب‌های مختلف از علوم و فنون دیگر را نزد اساتید دیوبند رحمهم‌الله خوانده و در آخر با فاقله‌ی طالبان به همراهی حضرت مولانا شاه انور شاه کشمیری رحمۃ اللہ علیہ به دابھیل تشریف بُرده و در سال ۱۳۴۸ دوره‌ی حدیث را نزد حضرت مولانا کشمیری، مولانا شبیر احمد عثمانی و مولانا عبدالرحمن امروھی رحمهم‌الله به اتمام رسانیده و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت، چند ایام در پشاور به خدمت مردم مشغول گردیده و پس از مدتی ایشان را از آنجا به دابھیل خواستند و در ابتدا متعلق مجلس علمی شده و به همین سلسله به مصر (قاهره) تشریف بُرده و پس از عودت از آنجا در جامعه اسلامی دابھیل به صفت شیخ‌الحديث و صدرالمدرسين مقرر گردیده و مدت زیادی به درس و تدریس اشتغال داشتند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۹۵۱ میلادی مطابق ۱۳۷۰ هجری قمری، پس از آزادی به پاکستان آمده و در دارالعلوم اسلامیہ تندو الہیار به حبث شیخ التفسیر تقرر حاصل کردند. در سال ۱۹۵۳ میلادی مطابق ۱۳۷۲ هجری قمری از آنجا علیحدہ گردیدہ و در شہر کراچی مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاوان را تأسیس کردہ و این مدرسہ را ترقی علمی و تعلیمی دادہ و خود بہ حبث مدیر و شیخ الحدیث آن بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در پاکستان بر رد قادیانیت، فتنہی پرویزیت و فتنہی فضل الرحمانی، جہاد و کامیابی حاصل کردہ و در مجالس مختلف ممالک عرب شرکت نمودند. حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ با حضرت حاجی شفیع الدین صاحب نگینوی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کردہ و پس از آن با حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ متعلق شدہ و در اخیر با شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ تجدید بیعت نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در ضمن تدریس و مشاغل علمی از کاروان مصنفین و مؤلفین بازنماندہ و در این راستا قلم را بہ صفحات کاغذ بہ حرکت درآورده و زینت علم خویش را بہ زیور طبع آراستہ اند. از جملہ تألیفات و تصنیفات شان کتاب «معارف السنن» (تقریر درسی حضرت مولانا شاہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ استاد خویش را جمع کردہ و بہ جاب رسانیدند)، «نفحة العنبر» (زندگانی علامہ شاہ انور شاہ کشمیری)، «ہفۃ الاریب» و غیرہ کتابہای دیگر است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در روز دوشنبہ سوم ذی القعدة الحرام سال ۱۳۹۷ هجری قمری در شہر راولپندی وفات کردہ و جسد مبارک شان را بہ کراچی انتقال و دفن خاک کردند.^۱

۱ - همچنان بہ خاطر تفصیلات حیات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ نظر کنید: جمال یوسف، تألیف مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہم.

(۹۴) حضرت مولانا سید حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا سید حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۳۴ هجری قمری در قصبه‌ی دیوبند به دنیا آمده و پدر بزرگوار شان حضرت مولانا نبیه حسن صاحب متوفای ۱۲۵۱ هجری قمری رحمۃ اللہ علیہ که از علمای جید و استاد درجات عربی در دارالعلوم بودند، ایشان را شامل دارالعلوم نموده و از این‌رو تعلیم و تربیت شان را از اول تا اخیر در دارالعلوم تکمیل نموده و در سال ۱۲۵۴ هجری قمری دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیده و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت به ننی نال به تدریس شروع کرده و پس از چند سال دوباره به دارالعلوم دیوبند آمده و در شعبه‌ی فارسی به صفت استاد مقرر گردیدند و مدت مدیدی، کتاب‌های فارسی و ریاضیات را درس می‌دادند و حسب استعداد عالی و حایق‌العاده‌ی که داشتند، ترقی نموده و به تدریس درجات عربی گماشته شدند و دروس ایشان مفیول همه بود و در ضمن تدریس، چندین کتاب نیز تصنیف نموده که چاپ و نشر گردیده است.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در کنار خدمات علمی با حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ هم نموده و خلیفه محار ایشان گشته‌اند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در بهشت و یکم جمادی‌الاول سال ۱۲۸۱ هجری قمری هنگام مسافرت به الیمانی قادیان، دیوبند حق را احاطت نموده و به رفیق اعلی پیوستند.

(۹۵) حضرت مولانا عبدالاحد دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ در هنگام نماز تراویح در یازدهم رمضان المبارک سال ۱۳۲۹ هجری قمری به دنیا آمده و نام تاریخی شان را «اختر حسین» و نام عرفی ایشان را «عبدالاحد» نهادند.

پدر بزرگوار شان حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ استاد دارالعلوم دیوبند بودند و از این رو تعلیمات حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از اول تا آخر، در دارالعلوم دیوبند شده است. ایشان ابتدا قرآن کریم را حفظ نموده و پس از آن فارسی و سپس عربی و بالآخره در سال ۱۳۵۵ هجری قمری دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیده و در سال ۱۳۵۶ هجری قمری فنون را تکمیل نموده، از دارالعلوم فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۵۷ هجری قمری در شعبه‌ی عربی دارالعلوم مدرس مقرر گردیده و به‌زودی ترقی نموده و به حیث استاد حدیث تعیین شدند و در چند سال اخیر تدریس مسلم شریف را می‌نمودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۷۷ هجری قمری بار اول به سفر حج رفته و پس از آن پنج مرتبه به زیارت حرمین شریفین مشرف شده و با حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ بیعت کرده بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ دارای اخلاق حمیده، مهمان‌نواز و خوش برخورد بودند و به‌طور عام طالبان با ایشان بسیار مأنوس و خوش می‌بودند و هزاران طالب از محضر درسی شان استفاده کرده و ایشان در تلاوت و تدریس قرآن خیلی‌ها مشتاق بودند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۳۹۹ هجری قمری بیمار شده و از اثر این مرضی، بسیار ضعیف و پس از چند ایام دوباره صحت یاب گردیدند. در اول ذی القعدة الحرام سال ۱۳۹۹ هجری قمری تدریس مسلم شریف را آغاز و مدت چهار روز مسلسل ادامه دادند و در پنجم ذی القعدة الحرام یک بارگی طبیعت شان حراب شده و مدت نه روز بعد، به ساعت دو بجه شب چهارشنبه روح حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ به لقاء الله شتافت و پیکر مبارک شان در سوم اکتوبر ۱۹۷۹ میلادی مطابق ۱۳۹۹ هجری قمری به خاک سپرده شد و از ایشان تصانیف متعددی به یادگار مانده است.

(۹۶) حضرت مولانا محمد شریف حسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا محمد شریف حسن رحمۃ اللہ علیہ در نهم اگست سال ۱۹۲۰ میلادی مطابق ۱۳۳۸ هجری قمری در دیوبند به دنیا آمده و ابتدا قرآن کریم را نزد حافظ عبدالغالب صاحب رحمۃ اللہ علیہ حفظ کرده و مدت سه سال کتابهای فارسی و عربی را در (بهت) از توابع سهارنپور خوانده و متیاقی تعلیمات را در دارالعلوم دیوبند حاصل کرده و در سال ۱۳۵۸ هجری قمری دوره‌ی حدیث را تکمیل و فارغ التحصیل گردیده و دسار فضیلت را به سر مبارک بستند. در ماه شوال المکرم سال ۱۳۶۰ هجری قمری در مدرسه‌ی امدادالعلوم خانقاه تھانه بهون و در سال ۱۳۶۴ هجری قمری در مدرسه‌ی اشاعت العلوم بریلی به حیث شیخ الحدیث مقرر گردیده و سپس در جامعه اسلامیہ دابھیل به صفت شیخ الحدیث تشریف بردند و تا سال ۱۳۸۳ هجری قمری در آنجا درس بخاری و ترمذی می‌دادند. در سال ۱۳۸۳ هجری قمری مجدداً به دیوبند آمده و دروس درجه‌ی وسطی را به عهده گرفتند و پس از چند سال دروس درجه علیا را به وی سپردند.

پس از وفات حضرت مولانا سید فخرالدین احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جناب حضرت قاری صاحب محمد طیب فاسمی رحمۃ اللہ علیہ چند ماه بخاری شریف را تدریس و در سال ما بعد درس بخاری شریف به عهده حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ گذاشته شد و تا اخیر عمر بخاری شریف را تدریس کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در شب پانزدهم جمادی الآخر سال ۱۳۹۷ هجری قمری اثر بیماری ناگهانی قلب (به عمر ۵۹ سالگی) وفات کرده و در قبرستان فاسمی دفن خاک گردیدند.

(۹۷) حضرت مولانا شیخ محمد اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شیخ محمد اعظمی رحمۃ اللہ علیہ در سال ۱۲۴۲ هجری قمری در منوچهر اعظم گره به دنیا آمده و تعلیمات ابتدائی را در دارالعلوم منوچهر حاصل کرده و در سال ۱۳۶۱ به خاطر تکمیل دوره‌ی حدیث شامل دارالعلوم دیوبند گردیده و در شعبان سال ۱۳۶۲ هجری قمری دوره‌ی حدیث را به اتمام رسانیده و فراغت حاصل کردند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ از نزد حضرت مولانا شیخ الاسلام سید حسین احمد مدنی، حضرت علامه محمد ابراهیم بلیاوی، شیخ‌الادب مولانا اعزاز علی و دیگر اساتید رحمہم اللہ کسب علوم نموده و با وجود ذهانت و استعداد فطری در حصول علم بسیار محنت را متقبل می‌گردیدند و از سعی و تلاش پیگیرانه، از همه هم‌قطاران پیشی گرفته و ممتاز گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ پس از فراغت در دارالعلوم منوچهر به حیث مدرس مقرر گردیده و مدت هفت سال در آنجا تدریس کردند و پس از آن حسب مشورت حضرت شیخ‌الادب مولانا اعزاز علی رحمۃ اللہ علیہ از منوچهر به صفت شیخ‌الحدیث در مدرسه‌ی رحمانیه «روکی» از نواب سهارنپور آمده و مدت هفت سال قریضه‌ی علمی خویش را انجام دادند و موقع میرشد تا تمامی کتاب‌ها را تدریس نمایند. سپس از اثر درخواست امیر شریعت بهار و اریسه، حضرت مولانا منت‌الله رحمانی رحمۃ اللہ علیہ به جامعه رحمانی مونگیر تشریف برده و مدت پنج سال تدریس نمودند و در سال ۱۳۸۱ هجری قمری دوباره به دارالعلوم منوچهر رفته و به تدریس علوم مشغول گردیدند.

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ در بیستم ربیع‌الثانی سال ۱۳۹۰ هجری قمری داعی اجل را لبیک گفته و از دارفناء به دار بقاء شتافتند.

مختصری زندگانی مولانا ظفر الدین رحمۃ اللہ علیہ از رشیدی قلم یادگار بلخی

فقیہ ملت، استاد الاساتذہ حضرت مولانا مفتی محمد ظفر الدین مفتاحی رحمۃ اللہ علیہ فرزند منشی محمد شمس الدین در بیست و یکم شعبان المعظم سال ۱۳۴۲ هجری قمری در قریہ پورہ نودیہا ضلع درپہنگہ در بہار در یک خانوادہ معزز و صالح بہ دنیا آمدہ و پس از حاصل کردن تعلیمات ابتدائی (قرآن شریف و اردو) در زادگاہ شان، بہ مدرسہی محمودیہ راجپور نیال تشریف بُردہ و تعلیمات ابتدائی را تکمیل و از سال ۱۹۳۴ تا ۱۹۴۰ میلادی بہ مدرسہی وارث العلوم چہرہ بہار نزد پسر کاکای شان، مُربی کبیر حضرت مولانا عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ امیر پنجم شریعت بہار و اریسہ، شاگرد رشید حضرت مولانا عبدالشکور آہ مظفرپوری رحمۃ اللہ علیہ جہت فراگیری کتابہای فارسی و متوسطات رفتہ و پس از اکمال متوسطات بہ مدرسہی اسلامیہ شمس الہدی پتنہ بہ منظور حاصل کردن علوم رفتند.

جناب مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در نهم ماہ شوال المکرم سال ۱۳۵۹ هجری قمری در جامعہ مفتاح العلوم^۱ تشریف فرما شدہ و در نزد محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمی دیوبندی، مجاہد جلیل حضرت مولانا عبداللطیف نعمانی^۲ و دیگر اکابرین رحمہم اللہ دورہی

۱ - جامعہ مفتاح العلوم در سال ۱۳۲۷ هجری قمری بہ دستان مبارک مولانا ابوالحسن مٹو متوفای سال ۱۳۶۱ هجری قمری در جامع شاہی مٹو ناتہ بہنجن پو پی بہار تاسیس گردیدہ و نام تاریخی آن «شمس القبوض» است. رجوع کنید: فقیہ عصر میر کاروان ص ۷۱.

۲ - حضرت مفتی صاحب، بخاری، ترمذی را نزد حضرت محدث کبیر مولانا حبیب الرحمن اعظمی رحمۃ اللہ علیہ و مسلم و ابو داود را نزد حضرت مولانا عبداللطیف نعمانی رحمۃ اللہ علیہ خواندہ اند. رجوع کنید: فقیہ عصر میر کاروان ص ۷۹.

حدیث را تکمیل و در شمار المعظم سال ۱۳۶۳ هجری قمری مرتب حاصل و ...
فضیلت را از دستان مبارک حضرت مولانا فخر الدین متع شح الحدیث و ...
سر کردند.

حضرات میا جی محمد یوسف، حافظ محمد ما، مولانا عبدالرحمن سر ...
شریعت بهار و اریسه، محدث کبیر حضرت مولانا حبیب الرحمن عظمی، محمد ...
حضرت مولانا عبداللطیف نعمانی، مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا محمد حبیب عظمی
مولانا شمس الدین مثنوی، مولانا حلیم عطاء شاه صاحب، مولانا اسحاق سید سیدی، مولانا
محمد ناظم ندوی، مولانا حمید الدین، مولانا جنید الدین، مولانا شاه محمد حبیب، مولانا
طیب، مولانا نظیر، مولانا سید محمد علی و دیگر بزرگان رحمه الله از سادات ...
هستند.

حضرات مفتی محمد سلمان منصورپوری استاد حدیث و مفتی جامعه فاسه
مدرسه‌ی شاهی مرادآباد، مولانا محمد ولی رحمانی، مولانا محفوظ الرحمن شاهی حدادی،
مولانا سعید الرحمن اعظمی ندوی مهتم دارالعلوم ندوۃ العلماء لکهنو، مولانا محمد رسول
القاسمی دربھنگوی ثم حیدر آبادی، مولانا ابراهیم گجراتی، مولانا سمیع الله گوندوی، مولانا
ریاست علی شیر کوتی، مولانا عبدالله شکیل گیاوی، مفتی اختر امام عادل قاسمی سنی
پوری و غیره ... از جمله‌ی شاگردان شان هستند.

جناب مفتی صاحب رحمۃ اللہ پس از فراغت تحصیل علوم، از نزد حضرات مولانا ...
سلیمان ندوی سرپرست دارالمصنفین اعظم گره، مولانا سید مناظر احسن گیلانی و مفتی

عتیق الرحمن عثمانی ہائی ندوۃ المصنفین دہلی استفادہ کی اعظمی نمودہ و مدنی در دارالعلوم ندوۃ العلماء علم آموختہ و در ضمن تحصیل بہ تدریس نیز مشغول شدند۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پس از سیر و کسب علوم در مدارس مفتاح العلوم منو، نگرام، لکھنؤ و سانحہ مونگیر، در سال ۱۹۸۲ میلادی حسب دعوت حکیم الاسلام قاری محمد طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ بہ دارالعلوم دیوبند تشریف فرما شدہ و در سال ۱۹۸۳ میلادی در دارالافتاء بہ حیث مفتی مقرر گردیدند و تا سال ۲۰۰۸ میلادی بہ همین منصب باقی ماندند۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در مدارس وارث العلوم چہرہ، مفتاح العلوم منو، مدرسہ معدن العلوم نگرام لکھنؤ، مدرسہ معینہ سانحہ بیگو سرای، مدرسہ تعلیم الدین داہیل گجرات و دارالعلوم دیوبند تدریس نمودہ اند۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۴۵ کتاب بہ نام ہای ذیل: «اسوہی حسنہ»، «دینی عقائد»، «اسلام کا نظام مساجد»، «اسلام کا نظام عفت و عصمت»، «اسلام کا نظام امن»، «اسلام کا نظام تعلیم و تربیت»، «اسلام کا نظام تعمیر سیرت»، «جماعت اسلامی کی دینی رجحانات»، «اسلامی حکومت کی نقش و نگار»، «امارت شرعیہ دینی جد و جہد کا روشن باب»، «اسلامی نظام معشیت»، «تاریخ المساجد»، «جرم و سزا کتاب و سنت کی روشنی میں»، «مجموعہ قوانین اسلامی»، «زندگی کا علمی سفر»، «کشف الاسرار ترجمہ الدر المختار» (تا کتاب طلاق)، «درس قرآن مکمل»، «مسائل حج و عمرہ»، «تاریخی حقائق»، «مشامیر علمانی ہند کی علمی مراسلات»، «جامعہ طیبہ دارالعلوم دیوبند کا اجمالی تعارف»، «امارت شرعیہ کتاب و سنت کی روشنی میں»، «اضافات بر عناوین تفسیر حل القرآن»، «دارالعلوم دیوبند ایک عظیم مکتب فکر»، «اسلام کا نظام حیات»۔

«اسلامی زندگی کی آثار و نقوش»، «جنگ آزادی کا ایک مادگار مصر»، «حوسنیہ کتاب
ہندوستان میں نظام تعلیم و تربیت» مولانا گیلانی، «تحریک مودودیہ»، «خدمات
اسلامی»، «نفقہ مطلقہ کا شرعی حکم»، «نفقہ مطلقہ اور اسلام»، «در خواہ مودودیہ کی
صد سالہ خدمات کی نمائش»، «تذکرہ مشاہیر علمائے دیوبند» اقصیٰ کتب خانہ،
«حضرت نانوتوی ایک مثالی شخصیت»، «شیخ الہند کی علمی زندگی»، «کتاب جامع
کمالات شخصیت» (حضرت قاری محمد طیب قاسمی)، «تذکرہ مولانا عبد صغیر»،
«تذکرہ مولانا عبدالرشید رانی ساگری»، «حکیم الإسلام اور ان کی محنتیں»، «حضرت
مولانا گیلانی»، «تعارف مخطوطات دارالعلوم دیوبند» (دو جلد)، «تعارف محفوضات مدوہ
العلماء لکھنؤ»، «دارالعلوم کا قیام اور اس کا پس منظر» و غیرہ را تألیف نموده و حسب
دستور حکیم الإسلام مولانا قاری طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ «فتاویٰ دارالعلوم دیوبند» میں درج و درجہ
جلد تدوین و ترتیب نموده و شاہکار علمی شان را بہ یادگار گذاشتند۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ در دہم منی سال ۱۹۷۴ میلادی در لکھنؤ بہ دست
حقیرست شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ و منازل سلوک را طری
نمودہ و پس از وفات شیخ الاسلام مدنی رحمۃ اللہ علیہ بہ حضرت حکیم الإسلام مولانا قاری محمد
طیب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ رجوع و سلوک را تکمیل و بہ خلافت آن جناب مناز گردیدند۔

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ همچنان از حضرت مولانا فضل اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
تلمذ دوران حضرت مولانا سید محمد علی مونگیری رحمۃ اللہ علیہ بانی ندوۃ العلماء میں اہل خلاف
حاصل و جناب مولانا فضل اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جیہی شیخ سنوسی رحمۃ اللہ علیہ را تیرگاہ بہ حضرت
مفتی رحمۃ اللہ علیہ عطاء نمودند۔ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بر علاوہ ذوات فوق از حضرت حکیم

الأمت مولانا اشرف علی تھانوی ذریعہ مراسلات و از نزد حضرت مولانا سید سلیمان ندوی و دیگر اکابرین نیز کسب فیض نموده‌اند.

در اوصاف حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ چنین نگاشته‌اند: نظر مؤمنانه، دل عارفانه، زبان و قلم عالمانه، طرز بیان دلبرانه، تفکر ناصحانه، مزاج داعیانہ، روش تدریس فقیہانہ، وعظ و خطاب مصلحانہ، خلق و گفتار کریمانہ، اعمال و کردار حکیمانہ، شکل ظاہری فقیرانہ، ہمت شان غازیانہ، روش زندگی مجاہدانہ و بالآخرہ مرگ شان عاشقانہ بود.

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ پس از ۶۶ سال خدمت علمی در بیست و پنجم ماہ ربیع‌الاول سال ۱۴۲۳ ہجری قمری در وطن آبائی شان قریہ پورہ نودیہا درہنگہ بہار بہ سوی مولای حقیقی شتافتہ و نماز جنازہی شان بہ امامت پروفیسور مولانا سعود عالم قاسمی رحمۃ اللہ استاد شعبہ دینیات دانشگاه مسلم علیگر اداہ و بیکر مبارک شان را در احاطہی مدرسہی شمس العلوم بہ خاک سپردند.^۱

۱ - رجوع کنید: فقہ عصر میر کاروان، تذکرہ حضرت مولانا مفتی ظفر الدین مفتاحی رحمۃ اللہ مفتی اسبق دارالعلوم دیوبند، مرتبہی مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی مدظلہم.

توضیح: کتاب فقہ عصر میر کاروان، مجموعہ مقالات و رسائلی است کہ توسط حضرات علماء در بارہ حیات و خدمات علمی و تصنیفی جناب حضرت مفتی ظفر الدین صاحب مفتاحی رحمۃ اللہ در سال‌های متمادی تحریر شدہ و حضرت مولانا مفتی اختر امام عادل قاسمی صاحب مہتمم جامعہ ربانی مئوروا مدظلہم عالی، ہمہی آنها را در یک مجموعہ ۲۴۸ صفحہ‌یی جمع و تدوین نمودہ و از طرف ادارہی دعوت حق جامعہ ربانی مئوروا شریف سہتی پور بہار و اکادمی حضرت مفتی ظفر الدین رحمۃ اللہ شائع گردیدہ است. بسم اللہ یادگارہ بلخی

نام کتاب‌ها بہ خاطر مطالعہی بیشتر زندگانی علمائے دیوبند

برای تفصیل بیشتر حالات و زندگانی حضرات علمائے دیوبند بہ کتاب‌های آتی الذکر

رجوع کنید:

۱. ارواح ثلاثہ یعنی حکایات اولیاء [اردو] تألیف: مولانا اشرف علی تھانوی.
۲. اکابر علمائے دیوبند اتباع شریعت کی روشنی [اردو]، تألیف: مولانا محمد زکریا کاندھلوی.
۳. اکابر علماء دیوبند [اردو]، تألیف: حافظ محمد اکبر شاہ بخاری.
۴. اکابر کی زاہدانہ زندگی [اردو]، تألیف: مولانا سید حبیب اللہ مردانی.
۵. انار کی درخت تلی [اردو]، تألیف: مولانا محمد منصور احمد.
۶. اہل دل کی انمول واقعات [اردو] تألیف: مولانا محمد اسحاق ملتانی.
۷. بیس علمائی حق [اردو] تألیف: حافظ محمد اکبر شاہ بخاری.
۸. پچاس جلیل‌القدر علماء [اردو] تألیف: حافظ محمد اکبر شاہ بخاری.
۹. تاریخ دارالعلوم دیوبند [اردو] تألیف: سید محبوب رضوی.
۱۰. تذکرہ اولیائی دیوبند [اردو] تألیف: حافظ محمد اکبر شاہ بخاری.
۱۱. علمائی دیوبند کا تقویٰ [اردو]، تألیف: مولانا محمد زکریا کاندھلوی.
۱۲. اکابر کا مقام تواضع [اردو] تألیف: مولانا محمد صادق آبادی.
۱۳. دارالعلوم اور دیوبند کی تاریخی شخصیات [اردو] تألیف: مولانا خورشید حسن قاسمی رئیس دارالافتاء دارالعلوم دیوبند.
۱۴. عشق رسول اور علماء دیوبند [اردو] تألیف: أبوطلحہ اظہارالحسن محمود.

۱۵. علماء دیوبند کی واقعات و کرامات [اردو] تالیف: حافظ مؤمن خان عثمانی.
۱۶. علمائے حق کی واقعات و کرامات [اردو] تالیف: مولانا محمد اسحاق ملتانی.
۱۷. علمائے دیوبند کا تاریخی پس منظر [اردو] تالیف: حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی.
۱۸. بزرگ مردان اندیشہ و تاریخ [فارسی] تالیف: مولانا عبدالرشید ارشد، ترجمہ مولانا محمد امین حسین بر، نشر انتشارات شیخ الاسلام احمد جام.

حجۃ الاسلام

ختم ترجمہ سے بچہ شب یکشنبہ مورخ چہارم جوزای سال ۱۳۹۳ ہجری شمسی

مطابق بیست و ہفتم رجب المرجب ۱۴۳۵ ہجری قمری

